حُسامُ الحرمین
علیٰ
منحرِ الکفرِ والمین
(مسئلہ تکفیر اور عُلمائے حرمین شریفین)
تصنیف
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہٗ
www.jannatikaun.com

۷۸۶

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ان کا سچا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حجت الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین

۱۳۲۴ھ

مع ترجمہ اردو

مبین احکام و تصدیقات اعلام

۱۳۲۵ھ

خوشی و شادمانی اسے کہ سنے اور مانے۔ اور حسرت و پشیمانی اسے کہ نہ سنے یا سن کر حق نہ پہچانے۔

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

نوری دار الافتاء۔ مانا پار بہریا حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور۔ یوپی ۲۷۱۶۰۴

نسخۂ تازہ

از نوری دارالافتاء

۱۴۳۰ھ
۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ المختار وعلی الہ واصحابہ الاطہار۔

" حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْنِ " جسے خود امام اہل سنّت قدس سرہٗ نے ترتیب دیا کہ " خلاصہ فوائد فتوے " میں فرماتے ہیں

" ایک بندۂ خدا یہاں بین الحرمین بھی تصدیقات فتوی کی تلخیص وترتیب میں مصروف "

اس کی زیر نظر طباعت کو حتی الامکان اعلیٰ صحت کے ساتھ اور اصلی صورت میں پیش کرنے کی خاطر بالخصوص یہ نسخے سامنے رکھے گئے (۱) " طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ " کہ قدیم ترنسخہ ہے۔ (۲) طبع حزب الاحناف لاہور (۳) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ (۴) باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ کانپور ۱۳۸۷ھ۔

حواشی سب لائے گئے جن پر کوئی نام تحریر نہ تھا وہ بھی اور جن پر " مصحح " یا " مترجم " تحریر تھا وہ بھی۔

جدید حواشی جو لکھے گئے ان میں وسطی وطرفی رموز یہ ہیں

ن	نوری دارالافتاء
ق	القاموس المحیط
ت	تاج العروس
ص	صراح
م	المعجم الوسیط

سہولت کی خاطر بیشتر مقامات پر اعراب لگادیئے گئے۔ تقریظ ۳۲ صفحہ ۱۰۲ میں ہے تحرق بھا طوائف

الطغیان فیحوروا رمم۔ تحرق دعا کے حکم میں ہو تو " فیحوروا " بتقدیر اِن مجزوم ہے یعنی اِن یُحرَقُوا فیحوروا رِمَم ۔ اس وقت یحوروا فعل ناقص ہوگا اور یہ رِمَم رِمَّۃ کی جمع ، جس کا معنیٰ ہے بوسیدہ ہڈی۔ رہا فاء ۔ تو جزا جب مضارع ہو تو شرط خواہ کچھ ہو جزا میں فاء لانا نہ لانا دونوں جائز ہے۔ شرح جامی صـ۳۰۶ میں اس پر یہ آیات کریمہ تلاوت فرمائیں

اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفَیْنِ (پ۱۰ع۵)	اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے۔
وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ (پ۷ع۳)	اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلا لے گا۔

رہا یہ کہ اس صورت میں رِمَماً الف کے ساتھ چاہیے ؟ ہاں چاہیے مگر رعایتِ سجع کے لیے بغیر الف کے ہے جیسا کہ تقریظِ ثانی عشر[۱۲] میں اَلْاَعْصَار کی رعایت سے "حماۃً وانصار " بغیر الف کے ہے۔ اور تقریظ سابع عشر[۱۷] میں بَدْرًا کی رعایت سے الغر۱ کا ہمزہ ساقط ہوا ہے۔

یا

فاء عاطفہ ہے یحور ، تحرق پر معطوف ہے اور یحور کی ضمیر فاعل کا مرجع طوائف ہے بتاویل کل واحد یا مجموع بحیثیت مجموع جیسا کہ البشیر الکامل صـ۶۰ میں الجواب والجزاء وھو لایتحقق کے تحت ہے کہ

" یہ بھی احتمال ہے کہ ضمیر ھو کا مرجع الجواب والجزاء بتاویل کل واحد یا بتاویل المجموع من حیث المجموع ہو "

اور وا رَمَم فعل ماضی بمعنی بوسیدہ ہونا بتقدیر قد فاعل سے حال ہے۔ اور فک ادغام رعایت سجع کی خاطر ہے اس صورت میں یحور بمعنی یرجع ہے۔ ترجمہ سے یہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔

اور ایک صورت ہے

اَرَمَم کا یحور پر عطف ۔ اور عطف ماضی بر مضارع سے اس کا بمعنی مضارع ہو جانا ۔ مگر اس صورت میں یحور " ہلاک ہو جائیں " کے معنیٰ میں ہوگا اور یہ معنیٰ فعل میں نہیں ملتا ۔ البتہ حَوْر بمعنی " ہلاک " لغت میں ہے۔

بجنوری وادیبی اذہان کی طغیانی تابشہائے حسام الحرمین کی دید کے لیے مطالبہ کُناں تھی لہذا " تابشِ شمشیر حرمین " کی تمہید ضروری خیال ہوئی واللہ تعالیٰ ھو المستعان بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین ۔ چہار شنبہ ۹ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ
۷ / ۱ / ۲۰۰۹ء

کلمۂ تحسین

حضرت علامہ مولینا مفتی شاہ محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ المختار وعلی آلہ واصحابہ الاطہار۔

علمائے حرمین محترمین نے جن میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی جیسے اردو داں عالم جلیل بھی ہیں بالاتفاق فتوے دیئے کہ دیوبندیہ اپنے کلماتِ کفر وتوہین کے سبب کافر ومرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ دیوبندیہ اپنی عباراتِ کفریہ کے عربی ترجمہ میں جو علمائے حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا گیا فنی صرفی نحوی یا محاورہ کی کوئی خامی نہ دکھلا سکے — ہزار ہاتھ پیر مار کر بھی اپنی عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نکالنے سے عاجز وقاصر رہے اور اپنی عبارات کے متعین فی الکفر ہونے پر اپنے عجز وسکوت سے بھی رجسٹری کر گئے۔ ہندوستان وپاکستان کے علمائے اہلسنت نے بھی عباراتِ دیوبندیہ کو متعین فی الکفر ہی جانا اور مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ کا دیوبندیہ کو مستحق مانا "الصوارم الہندیہ" اس پر گواہ کافی ہے۔

مگر ظفر آدیعہ جیسے ابنائے زمانہ — جن کے اذہان، باطل پرستوں کی بے مغز تحریروں سے مسحور اور بازاری لغتوں کی تقلید جامد سے ورا رجن کی رسائی نہیں۔ وہ دین اسلام ومذہب اہلسنت میں رخنہ ڈالنے کو یہ شوشہ چھوڑتے کہ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہلِ سنت کی انفرادی تحقیق ہے اور چوں کہ گزشتہ باطل پرستوں کی طرح نام کا سرمایہ بھی ان کے پاس نہیں — ناچار عباراتِ تفویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل کے استفسار کے پردے میں اپنا منھ چھپاتے ہیں۔

تبرائی روافض جیسے ادوار ماضیہ کے مبتدعین جن کی تکفیر میں علمائے اہل سنت مختلف ہوئے — کیا ان مبتدعین کے کلماتِ ضلال میں محتمل احتمال تاویل تک ان تہی دامنوں کا دستِ ادراک

عہ ساکن مبارکپور اعظم گڑھ یوپی۔ ۱۲ منہ

رسا ہے ؟ — ہاں تو ہر ہر عبارتِ ضلال میں اظہار تاویل کا ذمہ لیں اور نہیں تو غالی روافض زمانہ منکرانِ ضروریاتِ دین کے بارے میں کیا خیال ہے ؟ — کیا اگلوں میں احتمال تاویل ان پچھلوں کی عدمِ تکفیر کے لیے ڈھال ہے ؟ — مسلمانوں کے لیے تو ان کے رب کی امان ہے ۔ اپنے دنیوی وقار کو داغدار ہونے سے بچانے والا کوئی باطل پرست کبھی ایسا احمقانہ قول نہ کرے گا ۔

ویسے تقویت وصراط دہلوی میں محتمل احتمال تاویل امام اہل سنت قدس سرہٗ کی تحریراتِ پُرتنویر نیز " صمصام سنیت بگلوئے نجدیت " ۱۳۱۶ھ تصنیف علامہ قاضی عبدالوحید فردوسی شاگرد رشید حضرت تاج الفحول علامہ شاہ عبدالقادر بدایونی (علیہما الرحمۃ) اور " جمال الایمان والایقان ۱۳۶۹ھ بتقدیسِ محبوب الرحمٰن " تصنیف شیر بیشۂ سنت حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عیاں ہے ۔

مگر اس تک رسائی کے لیے ایمانی آنکھ اور تائید وتوفیق ربانی سے موفق ومؤید ذہن درکار ہے — وہ یہ ابنائے زمانہ کہاں سے لائیں — خود " تحقیق الفتویٰ " جو ان تہی دستوں کی منتہائے سند ہے کلماتِ دہلوی کو لازم الکفر ومتبیّن فی الکفر ہی بتاتی ہے جیساکہ " کشف نوری " مطبوعہ ۱۳۱۸ھ اور " تحقیق جمیل " مطبوعہ ۱۳۲۳ھ میں اس کا بیان شافی وکافی ہے —

اور کچھ نہیں تو — عدم وجدان احتمال وجدان عدم احتمال نہیں — اور جو عدم سے دوچار ہے اسے صاحب وجدان کا دامن تھامے بغیر دین میں چارہ نہیں وعلی من لم یمیز ان یرجع لمن یمیز لبراءۃ ذمتہ[1] — مگر ہے یہ کہ ان ابنائے زمانہ کو ایک مبتدی طالب علم کی سی بھی سمجھ نہیں مسئول کا کوہِ گراں برسوں سے دم پر سوار، کوئی علمی بات منہ سے نکلنا دشوار — آفتابِ حق انھیں دکھائی نہیں پڑتا، حقِ واضح انہیں سوجھائی نہیں دیتا تو پاگی ہے اسے جو دلوں کو الٹ دیتا ہے ۔

" تابشِ شمشیرِ حرمین " میں فقیہ مبصر حضرت علامہ اسرار احمد صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے " حسام الحرمین " کی ایسی تابشوں کو جلوہ دیا جنھوں نے بجنوری وادیبی پُنشوں کی منتہائے سعی کو ریزہ ریزہ کردیا نیز امام اہلِ سنت قدس سرہٗ کے فیضان سے تھانوی " اطلاق[2] " کے علاوہ تفسیر جلالین سے

---

[1] فتاویٰ رضویہ ہفتم ص۲۸۳ بحوالہ درمختار ۔ ۱۲ / [2] ص۵۲ تا ص۵۵ ۱۲

بجنوری استدلال کے ردّ بلیغ کے ساتھ ساتھ روایتِ منقولۂ جلالین کو مفاہیم حقّۂ طاہرہ سے لفظ بہ لفظ تطبیق دے کر وہ پاکیزہ معنیٰ کیا جو ایسی تصریح و توضیح کے ساتھ اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا۔ "تابشِ شمشیرِ حرمین" کو میں نے از اول تا آخر بامعان نظر و غور کامل دیکھا تو اس کو تحقیقِ حق کے ساتھ بخوبی موصوف پایا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کے مؤلّف کو جزائے خیر کرامت فرمائے کہ انھوں نے دشمنانِ دین کی سرکوبی فرماکر قلوب مومنین کو شفا اور صدور منکرین کو زیادتِ غیظ و شقا بخشی فرحم اللہ من شفی واستشفی واغنیٰ وکفیٰ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ عبدہ المفتاق الیہ المتوکل علیہ **محمّد کوثر حسن** السنی الحنفی القادری الرضوی اصلح اللہ احوالہ وجعل الیٰ خیرٍ مآلہ وبمثلہ[2] لکل مؤمن ومؤمنۃ آمین یاارحم الرّحمین بجاہ حبیبک الامین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ وابنہ الصّلاۃ والتسلیم الیٰ یوم الدین والحمد للہ ربّ العلمین۔

۲۷؍محرم الحرام روز جمعہ سید الایام ۱۴۲۵ھ نوری دارالافتاء بہریا۔

---

[1] اس کے لیے صـ۵۷ تا صـ۶۵ ملاحظہ فرمائیں۔۱۲ [2] دعوت لہ بخیر (تاج العروس صـ۴۰۵ ج۱۹)۔۱۲

تابشِ شمشیرِ حرمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِالتَّبْجِیْلِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان سے زیادہ معظّم کیا اور اُن کی تعظیم و توقیر کو رکنِ ایمان بلکہ جانِ ایمان بنایا ارشاد فرماتا ہے

اے نبی بیشک ہم نے تمھیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔	اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ؕ (پ ۲۶ع ۹)

یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے — خود فرماتا ہے — اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو — معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی سچی تعظیم کرے وہ مسلمان ہے اور جو ان کی تعظیم سے منھ پھیرے وہ مسلمان نہیں ۔ پھر یہاں اپنے محبوب کو خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا فرمایا یعنی محبوب جو تمھاری تعظیم کرے اسے فضلِ عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ گستاخی و بے تعظیمی سے پیش آئے اسے دردناک عذاب کا ڈر سناؤ۔

حمد اسی کے وجہِ کریم کے لیے ہے جس نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں لوگوں کے آواز اونچی کرنے یا چلّانے کو آخرت کی تباہی بتایا ۔ فرماتا ہے

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے	یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ

لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ (پ۲۶ع۱۳)	حضور بات چلاّ کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاّتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

نیز ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ۵ع۸)	جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

ان کی بیعت کو اپنی بیعت فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (پ۲۶ع۹)	بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر۔

اور بے شمار اُمور میں اپنے حبیب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا فرماتا ہے

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱ع۱۶)	اونھیں دولت مند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

اور فرماتا ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ (پ۱ع۱۳)	اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول۔

اور فرماتا ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۲۶ع۱۳)	اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو اونھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝ (پ۲۲ع۲)	رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۔

اور فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ (پ۲۸ع۳)	تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ ورسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۔

اور فرماتا ہے

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ۱۰ع۱۴)	اللہ ورسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انہیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انہیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ ورسول سے تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۔

اور فرماتا ہے

اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (پ۱۰ع۱۱)	جب خلوص رکھیں اللہ ورسول کے ساتھ ۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ (پ۲۲ع۴)	بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا وآخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ذلّت کی مار ۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے

یہ عظیم عزّت ، بلند رفعت اور یکتا قدر ومنزلت اللہ نے اپنے محبوب کی بنائی ــــــ پھر جو بدنصیب اس سے اپنی آنکھیں اندھی کرلے اور ان کی شان میں گستاخی کی زبان کھولے اس کے کافر وبے ایمان ہونے پر خود ہی مہر فرمادی ــــ ارشاد فرماتا ہے

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ۔ (پ۱۰ ع۱۴)	خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔

ابن جریر وطبرانی وابوالشیخ وابن مردویہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں ــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا ــــ عنقریب ایک شخص آئے گا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا ــــ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اسے بلا کر فرمایا ــــ تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں ــــ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا ــــ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا ــــ اس پر اللہ عزوجلّ نے یہ آیت اتاری کہ ــــ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کُفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے

یعنی

نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ کلمۂ کفر ہے اور اس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مسلمانی کا مدّعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو کافر ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ۰ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ط (پ۱۰ ع۱۴)	اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ، امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں

انه قال فی قوله تعالیٰ ولئن سالتهم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب ۔ قال رجل من المنفقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا ومایدریه بالغیب ۔

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی، اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں ؟

اس پر اللہ عزّ وجلّ نے یہ آیتِ کریمہ اتاری کہ ـــــ کیا اللہ ورسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گیے ۔ (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴) " ـــــ (تمہید ایمان ص۲۲، ۲۳)

یعنی

محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ ـــــ وہ غیب کیا جانیں ـــــ کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ ـــــ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گیے

(تمہید ایمان ص۲۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

یعنی

جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا ہو اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی ۔

اور درود نامحدود ہو اُس محبوب ربِّ ودود اور ان کے اصحاب و آلِ مسعود پر جن کی محبتِ اقدم، مدارِ ایمان ہے ـــــ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ ٱقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ	محبوب ! فرمادو کہ اے لوگو! تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے

أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَ جِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللهُ بِأَمْرِهِ ۗ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ۝ (پ۱۰ ع۹)

مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔

یعنی جسے دنیا جہان میں کوئی معزز کوئی عزیز کوئی مال کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور وہ خود فرماتے ہیں

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

تم میں کوئی مسلمان نہ ہوگا جب تک میں اسے اس کے ماں، باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ـــــ اس نے تو یہ بات صاف فرما دی کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے ہرگز مسلمان نہیں۔" (تمہید ایمان ص ۳، ۴)

بارگاہِ الٰہی میں جن کی یہ عظیم عزت، بلند رفعت اور رفیع قدر و منزلت ہے دنیا جہان کے سب پیاروں اور پیاری چیزوں سے بڑھ کر جن کی محبت دل میں رکھنے پر آخرت کی سرخروئی اور کامیابی مرتب ہے، ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ میں **وہابیہ دیوبندیہ** نے وہ سخت و شدید **گستاخیاں** کیں اور خود اپنی **چھاپی ہوئی کتابوں** میں لکھیں کہ الامان والحفیظ ـــــ ان کی ملعون گستاخیوں اور صریح کفروں میں سے ایک ان ہی کے بدالفاظ میں یہ ہے

ـــــ "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے" ـــــ (ص ۳)

"اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" (ص۱۴)

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" (ص۲۵) ("تحذیر الناس" مصنفہ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند)

حالانکہ صحابہ، ائمہ اور پوری امت مرحومہ نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ سمجھا اور مانا ہے کہ حضور آخری نبی ہیں، حضور سب میں پچھلے نبی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بکثرت احادیث صحیحہ میں خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کا یہی معنیٰ ارشاد فرمایا ہے ——— دیوبندیہ نے اسی معنیٰ کو عوام اور ناسمجھ لوگوں کا خیال بتایا یعنی تمام صحابہ وائمہ حتیٰ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام اور ناسمجھ لوگوں میں گن دیا ——— یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت وشدید گستاخی اور کیسا ملعون کفر ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار بالاجماع کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے

اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔

اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا، سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے۔

دیوبندیہ نے اس عقیدۂ دینیہ ضروریہ کا اپنی کتاب "تحذیر" میں صاف صریح انکار کرکے صریح کفر اختیار کیا۔

وہابیہ دیوبندیہ کی دوسری ملعون گستاخی

ان ہی کے بد الفاظ میں یہ ہے

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و

ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے "

("براہین قاطعہ" مصنفہ ومصدقہ مولوی رشید گنگوہی وخلیل انبہٹی ص۵۱)

حالانکہ اللہ عزوجلّ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کو خود بیان فرما رہا ہے ارشاد فرماتا ہے

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (پ۵ ع۱۴)	اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اور فرماتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ۱۴ ع۱۸)	اور ہم نے تم پر یہ کتاب اتاری ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو۔

اور وہ محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے رب کی عطا کی ہوئی اس نعمت یعنی اپنی وسعتِ علم کو یوں بیان فرما رہے ہیں

" جامع ترمذی شریف وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث میں باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَرَاَيْتُهٗ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كتفی فوجدت بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ۔	میں نے اپنے رب عزوجلّ کو دیکھا اس نے اپنا دستِ قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں

هٰذا حدیث حسن سألتُ محمد بن اسمٰعیل عن هٰذا الحدیث فقال صحیح۔	یہ حدیث حسن صحیح ہے میں نے امام بخاری سے اس کا حال پوچھا فرمایا صحیح ہے۔

اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی معراج منامی کے بیان میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ | جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب میرے علم میں آگیا۔

(انبا المصطفٰے بحال سر و اخفٰی صہ ۱۳۱۸ھ)

اور دوسری روایت میں ہے

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ | جو کچھ مشرق و مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا۔

(الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ صہ ۲۶)

مگر دیوبندیہ کی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **عداوت** دیکھو کہ دیوبندیہ ابلیس کے علم پر تو ایمان لاتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور ابلیس کو علم میں حضور سے معاذ اللہ زیادہ بتاتے ہیں یہ دیوبندیہ کی کیسی سخت و شدید توہین اور ملعون گستاخی ہے۔

"نسیم الریاض" میں فرمایا

مَنْ قَالَ فُلَانٌ اَعْلَمُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فَهُوَ سَابٌّ حُكْمُهُ حُكْمُ السَّابِّ۔ | **جو کسی کو حضور اقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **سے زیادہ علم والا بتائے وہ حضور کو گالی دیتا ہے اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔**

وہابیہ دیوبندیہ کی تیسری ملعون گستاخی ان ہی کی ملعون عبارت میں یہ ہے

"آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے (الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔"

(حفظ الایمان صہ ۸ مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی)

اس عبارت میں علم غیب کی دو ہی قسمیں کیں۔ ایک کل علم غیب — دوسرے بعض علم غیب

کل علم غیب کو عقلی ونقلی دلیلوں سے حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے باطل بتایا ـــــــ رہا بعض علم غیب تو اسے حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے باطل نہیں بتایا بلکہ حضور کے بعض علم غیب کے لیے یوں منھ بھر کر بک دیا کہ ـــــــ اس بعض علم غیب میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو زید و عمرو یعنی ہر خاص وعام شخص کو بلکہ ہر صبی ومجنون یعنی ہر ایک بچے ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں اور چارپایوں کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتنی گھنونی گالی اور کھلی گستاخی ہے جو دیوبندیہ کی زبان وقلم سے نکل رہی ہے دیوبندیہ کس ناپاک جرأت وجسارت سے حضور اقدس صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے علم پاک اور عام انسانوں بچوّں پاگلوں اور جانوروں کی معلومات میں برابری کر رہے اور بُری تشبیہ دے رہے ہیں ـــــــ ـــــــ اتنی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ عام انسان وغیرہ وہ مخلوقات جن کا انھوں نے نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات اگر معلوم ہوگی بھی تو **محض ظنّی وتخمینی ہوگی گمان** کے طور پر ہوگی۔

غیب کی باتوں کا علم یقینی تو اصالۃً خاص انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو غیب کی جن باتوں پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بتانے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (پ ۲۹ ع ۱۲)	اللہ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اور فرماتا ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ ۴ ع ۹)	خدا اس لیے نہیں کہ اے عام لوگو! تمھیں اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جس کو چاہے چُن لیتا ہے۔

وہابیہ دیوبندیہ نے اپنی کتاب "حفظ الایمان" میں قرآن عظیم کو جھٹلایا ـــــــ بچوّں پاگلوں کی ایک دو حرفی معلومات اور حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علم کے چھلکتے دریاؤں میں

کچھ فرق نہ کیا اور صاف بک دیا کہ ـــــ بعض علم غیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام انسانوں، تمام بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے معاذ اللہ۔

اللہ اللہ اے مسلمان تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ

کیا یہ الفاظ ایسے تھے کہ اللہ جل جلالہ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کے صریح گالی سخت دشنام ہونے میں کسی کلمہ گو کو ادنیٰ شک ہو سکے ـــــ خدارا ذرا صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھ کر آنکھیں بند کرکے کانوں میں انگلیاں دے کر گردن جھکا کر اسلامی دل کی طرف متوجہ ہو کر غور کر دیکھو ـــــ کیا یہ کلمات

(کہ [۱]شیطان کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے ـــــ [۲]نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے نبی نہیں ان کے بعد اور نبی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ـــــ [۳]جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تھا ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔)

کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے نکل سکتے ہیں کیا ان کا کہنے والا مسلمان ہو سکتا ہے کیا اس کہنے والے کو جو مسلمان گمان کرے خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ ـــــ نہیں نہیں لاکھ بار نہیں ـــ مسلمان کا ایمان آپ ہی انہیں سنتے ہی فوراً گواہی دے گا کہ یہ سب کلمات یقیناً کفر ہیں اور ان کے قائل قطعاً کافر ہیں۔

اے عزیز! ایمان، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مربوط (اور جڑا ہوا) ہے اور آتشِ جاں سوزِ جہنم سے نجات اُن کی الفت پر منوط (و موقوف ہے) جو اُن سے محبت نہیں رکھتا واللہ کہ ایمان کی بو اُس کے مشام تک نہ آئی، وہ خود فرماتے ہیں

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔	تم میں سے کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

محبوب بھی کیسا جانِ ایمان و کانِ احسان، جس کے جمالِ جہاں آرا کا نظیر کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب! جسے اس کے مالک نے تمام جہان کے لیے رحمت بھیجا، کیسا محبوب! جس نے اپنے تنِ نازک پر ایک عالم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب! جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کردیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں منہمک اور لہو ولعب میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لیے شب و روز گریاں و ملول۔

شب، کہ اللہ جل جلالہٗ نے آسائش کے لیے بنائی، اپنے تسکین بخش پردے چھوڑے ہوئے موقوف ہے، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مستِ خوابِ ناز ہے اور جو محتاج بے نوا ہے اُس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی میں دراز، ایسے سُہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم بے گناہ، پاک داماں، عصمت پناہ اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز آستانۂ عزت پر رکھے ہے کہ الٰہی! میری امت سیاہ کار ہے، درگذر فرما اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ سے بچا۔

جب وہ جانِ راحت کانِ رأفت پیدا ہوا، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کیا اور رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا جب قبر شریف میں اتارا، لبِ جاں بخش کو جنبش تھی، بعض صحابہ نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِیْ فرماتے تھے، بعض روایات میں ہے فرماتے ہیں جب انتقال کروں گا، صور پھونکنے تک قبر میں اُمّتی اُمّتی پکاروں گا۔

قیامت کے روز کہ عجب سختی کا دن ہے، تانبے کی زمین، ننگے پاؤں، زبانیں پیاس سے باہر، آفتاب سروں پر، سائے کا پتہ نہیں، حساب کا دغدغہ، مَلِکِ قہار کا سامنا، عالَم اپنی فکر میں گرفتار ہو گا، مجرمانِ بے یار دامِ آفت کے گرفتار، جدھر جائیں گے سوا نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ کچھ جواب نہ پائیں گے، اُس وقت یہی محبوب **غمگسار** کام آئے گا۔ **قفلِ شفاعت** اُس کے

زور بازو سے کھل جائے گا، عمامہ سرِ اقدس سے اُتاریں گے اور سر بسجود ہو کر "امتی" فرمائیں گے۔
یہ محبوب تو ایسا ہے کہ بے اِس کی کفش بوسی کے جہنم سے نجات میسر نہ دنیا و عقبیٰ میں کہیں ٹھکانہ
متصور۔ **جانِ برادر!** اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار جبار جلّ جلالہٗ سے لڑائی نہ باندھ۔"
(مختصراً "قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ص ۴۳، ۴۶)

سنو مسلمان وہ ہیں جنہیں قرآن عظیم فرماتا ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ پ ٤

تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے اُن کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی ان کی اپنی طرف کی روح سے۔

حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر رچاؤ جو اُن کی جناب عالم پناہ میں گستاخی کرے اگر تمہارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان اور لاکھ دل کے ساتھ اس سے بیزاری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو۔ الٰہی کلمہ گویوں کو سچا اسلام عطا کر صدقہ اپنے حبیب کریم کی وجاہت کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

— وہابیہ دیوبندیہ کی وہ صریح تو ہینیں اور ناقابل تاویل ملعون کفر ہی تھے جن کی وجہ سے امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے "المعتمد المستند" میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے بارے میں بھی یہ احکام لکھے کہ

"یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر و غرر اور فتاویٰ خیریہ مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے"۔ (حسام الحرمین ص ۹۰)

نیز "تمہید ایمان" میں فرمایا

——— "مسلمانوں کا علاقہ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا و رسول ہے جب تک ان دشنام دہوں (گستاخی کرنے والوں) سے دشنام (گستاخی) صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا ——— جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین و دشنام دہیِ ربّ العٰلمین و سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمۂ دین کی تصریحیں سُن چکے کہ مَنْ شَكَّ فِیْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَرَ جو ایسے کے معذّب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے ——— اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکمِ کفر دیا اور شائع کیا وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ" (تمہید ایمان صـ۴۵)

"المعتمد المستند" سے وہابیہ دیوبندیہ اور قادیانیہ کی تکفیر کے بیان والا حصّہ ان کی اصل کتابوں اور فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت ۲۱؍ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۳ھ[1] روز پنجشنبہ کو اس وقت کے مکہ مکرمہ کے علمائے اہلِ سنّت کے سامنے نیز ۵؍ ربیع الآخر شریف ۱۳۲۴ھ[2] کو مدینہ طیبہ کے علمائے اہلِ سنّت کے سامنے پیش کر کے ان حضرات سے استفتاء کیا گیا کہ

——— "آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں، اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا ـــ جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے" ———

ان حضرات نے نہایت خوش اسلوبی اور جوش دینی سے "المعتمد المستند" کی تصدیقیں فرمائیں اور وہابیہ دیوبندیہ قادیانیہ کے قطعی اجماعی کافر و مرتد ہونے کے فتاوے دیئے جنہیں "حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین" میں دیکھا جا سکتا ہے۔

---

[1] حسام الحرمین صـ۹۲ وشمع منور رہ نجات صـ۱۳۵ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی ۱۲

[2] شمع منور رہ نجات صـ۱۳۵ نیز چار تصدیقات مدینہ طیبہ میں ۵، ۷ اور ۸ ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ کی تاریخیں ہیں ۱۲ منہ

نیز ہندوستان پاکستان کے ڈھائی سو سے زیادہ علماء و مشایخ نے وہابیہ دیوبندیہ کی تکفیر پر جو مہر تصدیق ثبت کیں وہ " الصوارم الہندیہ " میں موجود ہیں۔

ان دونوں مبارک کتابوں کو رد کرنے اور اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے وہابیہ دیوبندیہ نے " المہند " اور " براءۃ الابرار " جیسی مکر و فریب، افترا و بہتان اور جھوٹ سے لبریز کتابیں لکھیں " **شمع منور رہِ نجات** " شیر بیشہ سنت حضرت علامہ مولانا مفتی شاہ **حشمت علی** خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ مبارک کتاب ہے جو بھدرسہ ضلع فیض آباد میں کی ہوئی آپ کی تقریروں کا خلاصہ ہے وہابیہ دیوبندیہ نے فیض آباد **کورٹ** میں جب آپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا تو یہی خلاصہ خود تحریر کر کے آپ نے کورٹ میں پیش فرمایا اور **وہابیہ دیوبندیہ پر ڈگری حاصل کی۔**

اسی مبارک کتاب " شمع منور رہِ نجات " میں آپ فرماتے ہیں

" وہابیت دیوبندیت کے پرچارک جگن پور ڈاکخانہ رونا ہی ضلع فیض آباد کے اردو ٹیچر عبد الرؤف خاں نے پانچ سو اڑتالیس [۵۴۸] صفحات کی جو یہ مبسوط و ضخیم کتاب " براءۃ الابرار عن مکائد الاشرار " چھ سو سولہ [۶۱۶] وہابیوں دیوبندیوں کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور میں رنگون کے وہابیہ دیوبندیہ کے روپئے سے جو اپنے وقت میں مالداری کے لحاظ سے شداد و قارون کے یادگار ہیں چھپوا کر شائع کرائی ہے اسی کتاب کے صفحہ ۳۰۰ سے ۳۱۰ تک میں آپ کو مولوی ابو الوفا شاہجہاں پوری صاحب کا فتویٰ ابھی دکھا چکا ہوں ملاحظہ فرمایئے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ٹیچر صاحب لکھتے ہیں

" ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت ہے اور محفلِ میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے "

اَلْکِبْرِیَاءُ لِلّٰہِ ان وہابیوں دیوبندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت و دشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور

شیطان ملعون کے لیے تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نصِّ قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے صرف محفل میلاد اقدس ہی میں تشریف لانے کا نصِّ قطعی سے ثبوت ہونے کا قطعاً انکار کر دیا اور طُرّہ یہ کہ اسی کفری مضمون کو "براہینِ قاطعہ" کی اس صفحہ ۵۱ والی کفری عبارت کا مطلب بتایا ہے۔

نان پارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں جو معرکۃ الآرا **مناظرہ** دیوبندی کفریات پر میں نے مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی کے ساتھ کیا تھا اس میں جب یہ عبارت میں نے پیش کی تو مولوی ٹانڈوی صاحب بھونچکا ہو کر مبہوت رہ گیے کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۵۱ سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے اس لیے اس کتاب میں اس عبارت کا صحیح مطلب نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ البتہ "براہین قاطعہ" کے صفحہ ۵۱ پر یہ پوری کامل عبارت درج ہے وہاں اس کا صحیح مطلب بالکل واضح ہے۔ میں نے فوراً "براہین قاطعہ" کا صفحہ ۵۱ کھول کر ان کے آگے رکھ دیا اور کہا براہِ کرم وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجیے۔ مولوی ٹانڈوی نور محمد صاحب چُندھیا سے گیے اور کچھ جواب نہیں دے سکے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولیس کو اندیشۂ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلوا کر بذریعۂ پولیس یہ زبردست مناظرہ بند کرا دیا اور اِس طرح لاجواب اعتراضات قاہرہ سے اپنا پیچھا چھُڑا لیا۔

کہنا یہ ہے کہ اس کتاب "براءۃ الابرار" پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ ۶۱۶ وہابیہ دیوبندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں جو اس کتاب کے مضامین کو درست مانتے ہیں ان سب حضرات کا عقیدہ اس عبارت سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان لعین کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت مانتے ہیں لیکن جو شخص رسول اللہ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو یہ مانے کہ جہاں محفل میلاد شریف ہوتی ہے وہاں بحکم الٰہی تشریف فرما ہوتے ہیں اس بے چارے کو یہ حضرات وہابیہ دیوبندیہ مشرک و بے ایمان جانتے ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لیکن پیچھا تو پھر بھی نہیں چھوٹا۔ میں ابھی سُنا چکا ہوں کہ وہابیوں دیوبندیوں کے عین اسلام "تقویۃ الایمان" کا فتویٰ ہے کہ

"جو کسی نبی و ولی کو پیر و شہید کو کسی امام اور امام زادے کو کسی بھوت اور پری کو کسی جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے خواہ یہ حاضر و ناظر ہونے کی صفت اس کے لیے ذاتی مانے یا اللہ کی دی ہوئی مانے دونوں صورتوں میں شرک و کفر ثابت ہے"

تو اب بے چارے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ چھ سو سولہ ۶۱۶ حضرات مولویان **وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام "تقویۃ الایمان" کے فتوے سے مشرک و کافر ہوگئے** ــــ لہذا **"براءۃ الابرار"** کتاب ساری کی ساری **مردود و نامعتبر ہوگئی** کیوں کہ **مشرکوں کی تصنیف** ہے۔ سچ ہے چاہ کن را چاہ در پیش[1] وَلَا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ بُرا مکر کرنے والے کا مکر خود اسی پر پلٹ پڑتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

(شمعِ منور رہ نجات صـ۱۱۶ تا صـ۱۱۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

نیز فرماتے ہیں

"موضع بسڈیلہ ڈاکخانہ دودھارا ضلع بستی کے مناظرے میں بھی مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری صاحب نے جو جلسۂ مناظرہ میں وہابیوں دیوبندیوں کے صدر بنے ہوئے تھے یہی (براءۃ الابرار نامی) ناپاک کتاب مناظر وہابیہ دیوبندیہ مولوی عبد اللطیف مئوی صاحب سے میرے آگے پیش کروائی میں نے باعانۃ اللہ تعالیٰ وبعنایۃ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس پر اتنا ہی رد کر دیا کہ اس کے صفحہ ۵۰ پر ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اور شیطان رجیم دونوں کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کو نصِ قطعی سے ثابت لکھ دیا ہے تو خود وہابیوں **دیوبندیوں کے عین** اسلام **"تقویۃ الایمان"** ہی کے **فتوے** سے یہ کتاب **"براءۃ الابرار" مشرک** و کافر کی **تصنیف** اور **مردود مطرود و نامعتبر** ہوگئی۔

---

[1] کنواں کھودنے والے کو خود کنویں کا سامنا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

میں نے جو یہ مختصر رد کیا تھا اس کا جواب نہ مولوی ابوالوفا صاحب دے سکے نہ مولوی عبداللطیف صاحب دے سکے ــــــ اس مناظرے میں پچاسی (۸۵) مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وعلیٰ حبیبہٖ والہ الصلوٰۃ والسلام ''۔ (شمع منورہ نجات ص۱۴۱)

"حسام الحرمین" میں علمائے حرمین شریفین کے سامنے دیوبندی گستاخیوں کی اصل عبارتیں پھر ان کے محاورۂ عرب کے مطابق صحیح صحیح ترجمے ان کی اصل کتابوں سمیت پیش کر کے علمائے حرمین شریفین سے استفتاء کیا گیا دیکھئے "حسام الحرمین" ص ۴۳، ۴۴

یا سادا تنا بینوا نصراً لدین ربکم ان ھؤلاء الذین سماھم ونقل کلامھم (وھا ھو ذا نبذ من کتبھم کالاعجاز الاحمدی وازالۃ الاوھام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الگنگوھی فی فوتو غرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہ خلیل احمد الانبھتی و حفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات مضروب بخطوط ممتازۃ علیٰ عباراتھا المردودات) ھل ھم فی کلماتھم ھذہٖ منکرون لضروریات الدین، فان کانوا وکانوا کفاراً مرتدین، فھل یفترض علی المسلمین اکفارھم کسائر منکری الضروریات، الذین قال فیھم العلماء الثقات، من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔	اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزّوجلّ کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا (اور ہاں یہ ہیں کچھ **ان کی کتابیں** جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کہ **ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں**) آیا یہ لوگ **اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں** اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

اس استفتاء میں قابل غور یہ بات ہے کہ دیوبندیہ کا **منکر ضروریات دین** ہونا پوچھا گیا اور

منکرِ ضروریات دین اسی کو کہتے ہیں جو انکارِ ضروریات کا **التزام** کرے ضروریاتِ دین کا صراحۃً انکار کرے اور بنابریں اس کی **تکفیر**، **قطعی کلامی اجماعی** ہو جیساکہ استفتاء کے الفاظ اس پر صاف ناطق ہیں کہ فرمایا

کسائرِ منکری الضروریات: الذین قال فیہم العلماء الثقات: مَنْ شَکَّ فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر۔	جیساکہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔

جواب میں **علمائے حرمین شریفین** نے "المعتمد المستند" پر **تقریظیں** لکھیں، **تصدیقیں** فرمائیں تو **دیوبندیہ** اور ان کی **بولیوں** پر جو **احکام** "**المعتمد المستند**" میں امام اہل سنّت قدس سرّہٗ نے لکھے ازراہِ **تقریظ وتصدیق** وہ سب **احکام**، **دیوبندیہ** اور ان کے اقوال پر **علمائے حرمین شریفین کی طرف سے بھی ہوئے** ـــــ یعنی علمائے حرمین شریفین کے نزدیک بھی استفتاء میں مذکور دیوبندیہ کی بولیاں دیوبندیہ کے الفاظ وکلمات معنیٔ کفر میں صاف صریح متعین ناقابل تاویل ہیں اور دیوبندیہ اپنی ان بولیوں میں ضروریات دین کا صراحۃً التزاماً انکار کرنے والے ہیں ـــــ دیوبندیہ کا کفر، کفر صریح اور اس کفر کی بنا پر دیوبندیہ کی تکفیر، **تکفیر قطعی کلامی اجماعی** ہے کہ جو دیوبندیہ کے اقوال پر آگاہ ہو کر دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ـــــ حتّٰی کہ بعض علمائے حرمین شریفین نے مزید وضاحت کے لیے خود اپنے الفاظ میں یہ دہرایا کہ

ھو کما قال ذٰلک الھمام یوجب ارتدادھم۔	واقعی جس طرح مصنّف بلند ہمّت نے بیان کیا ان **لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں۔**

(حسام الحرمین صـ۱۴۴ تقریظ مولانا علی بن حسین مالکی)

مانقلہ من الاقوال الفظیعۃ عن اھل ھٰذہ البدعۃ الشنیعۃ کفر صراح۔	وہ **ہولناک بولیاں** جو اُن بُری بدمذہبی والوں سے (امام اہلسنّت نے) نقل کیں وہ **صریح کفر ہیں۔**

(حسام الحرمین صـ۱۶۵ تقریظ مولانا سید احمد جزائری)

قد اطلعت علیٰ کلام المضلین الحادثین الاٰن فی بلاد الھند فوجدته موجبا لردتھم ۔	میں ان گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے تو میں نے پایا کہ **ان کے اقوال** ان کے **مرتد** ہوجانے کو **واجب** کر رہے ہیں ۔

(حسام الحرمین صد ۱۳۲ تقریظ مولانا محمد جمال بن محمد)

من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطة فی ھذہ الرسالة لاشبھة انه من الکفرة لدیٰ کل عالم من المسلمین ۔	جو ان **اقوال کا معتقد** ہو جن کا حال اس رسالے میں مشرح لکھا ہے وہ **بیشک بالاجماع کافر ہے** ۔

(حسام الحرمین صد ۹۶، ۹۷ تقریظ مولانا ابوالخیر میرداد)

مگر " المہنّد " " حسام الحرمین " کے بالکل برعکس ہے " المہنّد " میں حفظ الایمان و براہین و تحذیر کی عبارتوں، ان کے ترجموں کا نام ونشان تک نہیں بلکہ " المہنّد " نے دیوبندی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں **الٹا اقرار کفر اپنوں کے سر دھر دیا** ۔

وہ کیسے ؟ ــــــ گوش شنوا و دیدۂ انصاف سے سنیے دیکھیے ــــــ شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ و الرضوان فرماتے ہیں

ــــــ " مولوی خلیل احمد انبہٹی صاحب نے غضب بالائے غضب تو یہ ڈھایا، ستم بر ستم تو یہ توڑا کہ " المہنّد " میں نہ تو حفظ الایمان تھانوی کی اس عبارت صد ۸ کا عربی ترجمہ دیا نہ " براہین قاطعہ " گنگوہی کی اس عبارت صفحہ ۵۱ کا عربی ترجمہ لکھا نہ " تحذیر الناس " نانوتوی کے صفحہ ۳ و ۱۴ و ۲۸ کی ان عبارتوں کے عربی ترجمے لکھے ــــــ بلکہ ــــــ بالکل نئی نئی انوکھی نرالی عبارتیں لکھدیں جو دنیا بھر کی کسی " حفظ الایمان " کسی " براہین قاطعہ " کسی " تحذیر الناس " میں قطعاً نہیں اور کمال بے باکی کے ساتھ کسی عبارت کو لکھ دیا کہ ــــــ یہ ہماری " براہین قاطعہ " کے مضمون کا خلاصہ ہے ــــــ کسی عبارت کو کہدیا کہ ــــــ یہ " تحذیر الناس " کے مضمون کا خلاصہ ہے ــــــ کسی عبارت کو لکھنے کے بعد کہدیا ــــــ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا ۔

کہنا یہ ہے کہ اگر مولوی انبہٹی صاحب کے نزدیک ان عبارات " حفظ الایمان " صد ۸ و " براہین قاطعہ " صد ۵۱

و "تحذیرالناس" صہ۳ صہ۱۴ صہ۲۸ میں کوئی کفر نہ تھا تو ان کو ڈر کس بات کا تھا۔ ان پر لازم تھا کہ وہی اصل عبارتیں علمائے حرمین طیبین کے سامنے پیش کرتے ان کے صحیح ترجمے عربی میں لکھتے پھر ان عبارتوں کے جو صحیح مطلب ان کے نزدیک تھے وہ بتاتے اور پھر ان حضرات سے پوچھتے کہ ان عبارتوں کے یہی مطلب ہیں یا نہیں؟ اور یہ عبارتیں کفر سے پاک ہیں یا نہیں؟ ــــــ اور جب مولوی انبہٹی صاحب نے ایسا نہیں کیا تو ثابت ہوگیا کہ خود مولوی انبہٹی صاحب کو بھی قطعی یقین تھا کہ عبارات "حفظ الایمان" صہ۸ و "براہین قاطعہ" صہ۵۱ و تحذیرالناس" صہ۳ صہ۱۴ صہ۲۸ میں یقیناً کفریات بھرے ہوئے ہیں۔ اگر پھر انہیں عبارتوں کو علمائے حرمین شریفین کے سامنے عربی میں ترجمہ کرکے پیش کر دیا جائے گا تو پھر وہی کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے صادر ہوں گے جو "حسام الحرمین شریف" میں صادر ہو چکے ہیں۔ ــــــ اسی لیے اور صرف اسی لیے مولوی انبہٹی صاحب اس بات پر مجبور ہوئے کہ اُن اصل عبارتوں کو چھپائیں اُن کے عربی ترجمے بھی علمائے حرمین کریمین کو نہ دکھائیں اور بالکل نئی نرالی انوکھی عبارتیں اپنے جی سے گڑھ کر پیش کر دیں اور کہہ دیں کہ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس کے مضامین کے یہی خلاصے یہی مطالب ہیں ــــــ پھر مولوی انبہٹی صاحب کی اس حرکت پر مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب کے بھی تصدیقی دستخط ہیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی اسی مایۂ ناز کتاب "المهنّد" ہی سے ثابت ہوگیا کہ حفظ الایمان صہ۸ و براہین قاطعہ صہ۵۱ و تحذیرالناس صہ۳ صہ۱۴ صہ۲۸ کی ان عبارتوں میں خود تھانوی و انبہٹی صاحبان کے نزدیک بھی یقیناً کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت ہے اور ان کے لکھنے والوں پر کافر مرتد بے دین وہابی ہونے کے جو فتوے حسام الحرمین شریف میں صادر فرمائے گئے ہیں وہ قطعاً بلاشبہہ حق و صحیح و درست ہیں" ــــــ (شمع منور رہ نجات صہ۱۴۲ تا ۱۴۴)

یہ قاہر رَدّ شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اوّلاً "رادّ المهند" صہ۲۰ میں فرمایا پھر اندیر سورت میں دیوبندی مولوی محمد حسین کے ساتھ اسی کے مدرسہ محمدیہ میں مناظرہ کرتے ہوئے یہ قاہر رَدّ فرمایا جس میں مزید فرمایا کہ ــــــ "ورنہ اسی بات پر فیصلہ ہے کہ "حسام الحرمین شریف" میں حفظ الایمان تھانوی و براہین قاطعہ گنگوہی

تحذیر الناس نانوتوی کی جن عبارتوں پر مکّہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے کفر و ارتداد و بے دینی و وہابیت کے فتوے دیئے ہیں "المہنّد" کی اصل عربی میں ان عبارتوں کے عربی ترجمے اور "المہنّد" کے اردو ترجمے میں وہ اصل عبارتیں دکھا دیجیے "۔ (شمعِ منورہ بجات صفحہ)

دیوبندی مولوی ابوالوفا شاہجہاں پوری کے ساتھ فیض آباد کورٹ کے مناظرہ میں بھی حضرت شیر بیشۂ سنّت نے یہی قاہر رَد فرمایا۔ اور پھر راندیر میں دیوبندیہ کی اِس قاہر رَد پر کیا حالت ہوئی اس کا تذکرہ فرمایا کہ

"مولوی راندیری صاحب ان عباراتِ حفظ الایمان و براہین قاطعہ و تحذیر الناس میں سے نہ تو کسی عبارت کا عربی ترجمہ "المہنّد" کی اصل عربی میں اور نہ کوئی اصل عبارت "المہنّد" کے اردو ترجمے میں دکھا سکے اور نہ کبھی کوئی وہابی دیوبندی مولوی صاحب قیامت تک دکھا سکتے ہیں اور مدرسہ محمدیہ تو اس وقت وہابی دیوبندی مولوی صاحبوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان میں کے مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں ۔ مولوی عُزَیْر گل کابلی، مولوی مہدی حسین شاہجہانپوری، مولوی ابراہیم راندیری، مولوی احمد اشرف راندیری، مولوی اسمٰعیل بسم اللہ، مولوی اسمٰعیل صادق، مولوی عبدالرحیم راندیری صاحبان سب کے سب خاموش و دم بخود رہ گیے فللّٰہ الحمد وعلی حبیبہ والہ الصلوٰۃ والسّلام "۔ (شمعِ منورہ بجات صفحہ)

"المہنّد" کی مُہروں کا حال

"المہنّد" نے علامہ برزنجی کے رسالہ "تثقیف الکلام" کے اوّل سے ایک عبارت نقل کی اور ایک عبارت بیچ میں سے نقل کی اور ایک عبارت آخر میں سے نقل کی اور باقی رسالہ پورے کا پورا ہضم کر لیا اور اس کو "المہنّد" کی تقریظ بتایا ۔ کیسے یہ کُھلا ہوا فریب اور دھوکا ہے یا نہیں؟۔

برزنجی صاحب کے اس رسالہ پر تیئیس مہریں تھیں وہ تیئیس مہریں سب کی سب "المہنّد" پر اتار لیں کیا یہ انبہٹی صاحب کا ڈبل فریب نہیں۔ کیا ہر شخص اس طرح اپنی کتاب پر دنیا بھر کی کتابوں سے مہریں نہیں اتار سکتا ہے ۔ اسی "المہنّد" کے صفحہ ۶۶ و ۶۷ پر مفتیٔ مالکیہ اور

ان کے بھائی صاحب کی تقریظیں چھاپی ہیں اور بمصداق چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد[۱] - یہ بھی لکھ دیا کہ

"مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے اون کی نقل کر لی گئی تھی سو ہدیۂ ناظرین ہے"

کیا انبھٹی صاحب سے سیکھ کر اسی طرح ایک شخص اپنی تحریر پر دنیا بھر کے موافق و مخالف تمام علما کی تقریظیں چھاپ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان حضرات نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تصدیقات کو بحیلۂ تقویت کلمات واپس لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقلیں کر لی گئیں تھیں سو ہدیۂ ناظرین ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے انبھٹی صاحب کا مکر و فریب معلوم کرنے کے بعد اپنی تقریظوں کو واپس لے لیا تو وہ "المہند" کے مقرظ و مصدق ہی نہیں رہے پھر ان کی تصدیق چھاپنا کتنی بڑی بے ایمانی ہے اور اگر مخالفین کی خوشامد کی وجہ سے انھوں نے حق کو چھپایا تو وہ حضرات معاذ اللہ حق پوش باطل کوش ٹھہرے پھر بھی ان کی تقریظ کو چھاپنا کتنی بڑی بد دیانتی ہے" (مناظرہ ادری ص۱۱۵ تا ص۱۱۶)

یہ رد بالغ "رد المہند" میں ۳۶ ویں، ۳۷ ویں نمبر کے تحت بھی ص۱۱۹ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

"المہند" کی حالتِ زار

"مکہ معظمہ کے مفتی حنفیہ کے دستخط اور مہر "المہند" پر نہیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر انبھٹی جی کی مکاری کھل گئی اور انھوں نے اس کی تصدیق نہیں فرمائی حالانکہ "حسام الحرمین" میں ان کی تقریظ موجود ہے۔

حضرت شیخ الدلائل مولانا مولوی شاہ عبدالحق صاحب الٰہ آبادی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریظ شریف "حسام الحرمین" میں موجود ہے اور "المہند" پر ان کے دستخط بھی نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الدلائل عربی اردو دونوں زبانیں جانتے اور دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے بخوبی واقف تھے اگر انبھٹی جی ان کی خدمت میں

---

[۱] یہ چور کتنا دلیر ہے کہ ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

حاضر ہوتے تو ان کی ساری دجالی کا لفافہ حضرت ہی کھول ڈالتے اس لیے ان کے دستخط بھی نہیں لیے گئے یہ بھی کذابی کی دلیل ہے۔

مدرسہ صولتیہ جو مکہ مکرمہ میں تھا اس کے مدرسین اکثر دیوبندیہ کے عقائد سے واقف تھے ان میں کے بعض حضرات نے "حسام الحرمین" پر تقریظ لکھی مگر "المہند" میں ان میں سے کسی کے دستخط بھی نہیں یہ بھی کذابی کی دلیل ہے"۔۔۔۔

(راد المہند ص۱۱۷، ۱۱۸ شائع کردہ از بمبئی)

"المہند" کی دن دھاڑے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش

"۔۔۔ جب انبہٹی جی نے دیکھا کہ کھایا اور کال بھی نہ کٹا اس قدر کذب و فریب کے بعد بھی حرمین شریفین سے کچھ زائد مہریں نہیں ملیں تو فوراً اپنے جرگہ کے دیوبندیوں سے ہی تقریظیں لکھوا کر ان کے ترجمے کر کے چھاپ دیں اور اس طرح "حسام الحرمین شریف" کی نقل اتاری مگر بات تو یہ ہے کہ

"المہند" نقل میں ہے کچھ نہ کم آنچہ آدم می کند بوزینہ ہم

جس قدر دیوبندی وہابیوں کی تقریظیں "المہند" پر ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) محمد حسن دیوبندی (۲) احمد حسن امروہی (۳) عزیز الرحمن دیوبندی (۴) دیوبندی دھرم کے حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی (۵) محمود حسن دیوبندی (۶) قدرت اللہ مراد آبادی (۷) حبیب الرحمن دیوبندی (۸) قاسم نانوتوی لخت جگر محمد احمد نانوتوی (۹) غلام رسول مدرس دیوبند (۱۰) سہول مدرس دیوبند (۱۱) عبد الصمد بجنوری مدرس دیوبند (۱۲) محمد اسحٰق نہٹوری (۱۳) ریاض الدین میرٹھی (۱۴) امام الوہابیہ کے نئے خلیفہ اور جمیعۃ الوہابیہ کے صدر کفایت اللہ شاہجہانپوری (۱۵) ضیاء الحق مدرس امینیہ دہلی (۱۶) محمد قاسم مدرس امینیہ دہلی (۱۷) عاشق الٰہی میرٹھی (۱۸) سراج احمد مدرس سردھنہ ضلع میرٹھ (۱۹) محمد اسحٰق میرٹھی (۲۰) حکیم مصطفٰے بجنوری (۲۱) رشید احمد گنگوہی کے دلبند مسعود احمد گنگوہی (۲۲) محمد یحییٰ سہسرامی مدرس مظاہر علوم سہارنپور (۲۳) کفایت اللہ گنگوہی (۲۴) عبد الرحیم رائے پوری ۔۔۔۔۔ ملاحظہ ہو جنے ہوئے دیوبندیوں وہابیوں سے تقریظیں لکھوائیں اور ترجمہ کے ساتھ چھپوائیں تاکہ دیکھنے والا سرسری نظر سے دیکھ کر تو شبہہ میں پڑ جائے کہ آہا "المہند" پر بھی بہت سے علماء کی مہریں ہیں "۔۔۔۔۔ (راد المہند ص۱۱۶)

"المہند" پر حرمین طیبین کی قابلِ اعتماد ایک مہر بھی نہیں

"۔۔۔ "المہند" پر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کی کل اکتیس ۳۱ مہریں ہیں ان میں دو ۲ تو مفتی مالکیہ اور ان کے

بھائی صاحب کی مُہریں فرضی ثابت ہوئیں اور ایک مُہر مفتی برزنجی کی ان کے رسالہ سے اتاری گئی ہے تیئیس[۲۳] اس کے ساتھ کی "المھند" پر نہیں علامہ برزنجی کے رسالہ[لہ] پر ہیں اور ایک محمد صدیق افغانی کی ہے ایک کسی محب الدین مہاجر کی ہے تو "المھند" پر حرمین شریفین کی نہ رہیں مگر تین مُہریں" ــــ (رادّ المھند ص۱۱۹)

پھر حاشیہ میں فرمایا

ـــ "ان تین کا بھی حال یہ ہے کہ علامہ شنقیطی نے تو "المھند" ہی کا رَد لکھا اور احمد رشید خاں نواب میں نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ بھی کوئی المھندی ہیں انبہٹی جی کی تلبیس ہے کہ نواب کو نام کے بعد ڈال دیا۔ اب رہے علامہ محمد سعید بابصیل تو ان کی تقریظ پوری نقل نہیں کی بلکہ کتر بیونت کاٹ چھانٹ کر کے خلاصہ لکھا جس کا صفحہ ۲۰ پہ اقرار بھی ہے تو "المھند" کے پاس ایک سر بھی قابلِ اعتماد نہیں رہی۔ ۱۲ منہ" ــــ (رادّ المھند ص۱۱۹)

پھر آگے فرمایا

ـــ "یہی "المھند" تھی جسے راندیر کے دیوبندیہ لے کر بہت ناز سے اچھلتے تھے کہ "المھند" میں حرمین شریفین کی پچاس مُہریں ہیں جب اصل واقعہ انہیں اچھی طرح کھول کر دکھا دیا گیا تو سب ساکت و مبہوت ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ انبہٹی جی "المھند" کے ساتھ ردِّ وہابیہ میں بھی کوئی رسالہ لکھ کر لے گئے تھے جن پر "المھند" کا جادو چل گیا اُن سے "المھند" پر تقریظ لکھوائی اور جہاں فریب و مکر سے کام بنتا نہ دیکھا وہاں رَدِّ وہابیہ کا رسالہ پیش کر کے اس پر تقریظ لکھوائی اور ہندوستان آ کر وہ سب مہریں "المھند" پر چھاپ دیں۔ چنانچہ دمشق کے علامہ شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

ـــ "خاصانِ خدا میں سے جناب عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لیے" ــــ

اسی طرح علامہ شیخ محمود رشید عطار کی تقریظ میں یہ عبارت موجود ہے

[لہ] یعنی "تثقیف الکلام" جس کے اول آخر اور بیچ سے ایک ایک عبارت نقل کر کے اسے "المھند" کی تصدیق بتایا جیسا کہ ص۲۲ پر "مناظرہ ادرہی" اور "رادّ المھند" سے گذرا۔ ۱۲ منہ

" میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر، پس پایا اس کو جامع ہر باریک وباعظمت مضمون کا۔ جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر "

ان دونوں عبارتوں سے صاف ثابت ہوگیا کہ ان دونوں صاحبوں نے کسی ایسے رسالہ پر دستخط کیے تھے جو وہابیوں کے رد میں تھا اور ظاہر ہے کہ " المھند " وہابیوں کے رد میں نہیں بلکہ دیوبندیوں کے اوپر سے وہابیت کا الزام دور کرنے میں ہے تو ظاہر ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے " المھند " پر مہریں نہیں کیں بلکہ انبھٹی جی نے ردِ وہابیہ کے رسالہ پر حاصل کیں اور اس پر سے " المھند پر اتارلیں ؎

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم ٭ تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(۴۰) جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ انبھٹی جی نے رسالہ ردِ وہابیہ پر بھی کچھ مہریں لیں اور اس پر سے " المھند " پر اتارلیں تو اب جتنی تقریظیں ایسی ہیں جن میں مضمون کا تذکرہ نہیں صرف اتنا لکھ کر تصدیق کردی ہے کہ ہم نے یہ رسالہ دیکھا اسے صحیح پایا وغیرہ وہ سب اعتبار کے قابل نہیں رہیں کیا معلوم وہ مہریں بھی ردِ وہابیہ ہی کے رسالہ پر سے " المھند " پر اتاری گئی ہوں "

" المھنّد " کی دجّالیاں مکّاریاں

" ہاں اشرفعلی تھانوی وخلیل احمد انبھٹی ومرتضیٰ حسن دربھنگی ومبلغ وہابیہ ایڈیٹر انجم عبدالشکور کاکوروی ومحمد حسین راندیری وغلام نبی تارا پوری واحمد بزرگ ڈابھیلی اور تمام وہابی دیوبندی صاحبان آپ لوگ ملاحظہ فرمائیے آپ صاحبوں کی مایۂ ناز " المھند " کیسی کیسی دجالیاں کررہی ہے

[۱] اپنے دھرم کے پیشواؤں کی اصل عبارتیں پیش نہ کرنا [۲] اپنا عقیدہ اپنی مذہبی کتابوں کے خلاف بتانا۔ [۳] چھپی ہوئی کتابوں کے مضمون سے انکار کرجانا۔ [۴] خلاصہ کے نام سے بالکل نیا مضمون لکھنا جن کے معنیٰ کا بھی ان کتابوں میں پتہ نہیں۔ [۵] ایک نئی عبارت گڑھ کر اسے اپنی کتابوں کی عبارت بنا دینا۔ [۶] جو مضمون اصل کتابوں میں ہے اس پر کفر کا فتویٰ دے دینا۔ [۷] جو ان کی کتابوں میں چھپے ہوئے مضمون کے مطابق عقیدہ رکھے اسے [۸] ملحد [۹] زندیق [۱۰] ملعون [۱۱] کافر [۱۲] مرتد کہنا۔ [۱۳] جس بات کو ان کی کتابوں میں شرک یا بدعت سیئہ یا حرام لکھا ہے اسے اعلیٰ درجہ کی عبادت [۱۴] جنت کے درجے حاصل ہونے کا ذریعہ [۱۵] نہایت ثواب [۱۶] بلکہ واجب کے قریب [۱۷] نہایت پسندیدہ [۱۸] اعلیٰ درجہ کا مستحب (لکھ دینا)

علم غیب کے حکم کو لفظ عالم الغیب کا اطلاق بنانا [۱۹] انکار تخصیص کو اقرار تخصیص بنانا [۲۰] انکار فرق کو طلب فرق بنانا۔ [۲۱] ایسا کے لفظ کو اڑا دینا [۲۲] جھوٹ بول کر علمائے حرمین کو دھوکے دینا [۲۳] حضور اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالیاں دینا [۲۴] علماء کی مُہریں لے کر "المهند" کی عبارت بدل ڈالنا [۲۵] دیوبندی جرگہ کے مولویوں کی تقریظیں چھاپنا [۲۶] مُہریں چھاپ کر کہہ دینا کہ ان کی اصل ہمارے پاس نہیں [۲۷] دوسرے رسالہ سے "المهند" پر مُہریں اتار لینا [۲۸] ردّ وہابیہ کے رسالہ پر مُہریں لے کر "المهند" پر اتار لینا وغیرہ وغیرہ۔ [۲۹]

ارے بولو بولو جلد بولو کیا اسی کا نام حقانیت ہے کیا اسی "المهند" پر اُچھلتے کودتے ناچتے تھے کیا اسی "المهند" کو حسام الحرمین شریف کے سامنے پیش کرتے تھے ارے شرم! شرم!! شرم!!! خدا سے ڈرو۔ دیوبندی دھرم سے توبہ کرو۔

مسلمانو! للہ انصاف! ایسے ناپاک تقیوں ایسے ملعون جھوٹوں فریبوں اور ناپاکیوں بے باکیوں چالاکیوں عیاریوں مکاریوں دغابازیوں خباثتوں شناعتوں شرارتوں سے اگر انبہٹی جی نے اپنے موافق فتاویٰ حاصل کر بھی لیے ہوں تو کیا اس سے دیوبندیوں کا کفر اٹھ سکتا ہے ہرگز نہیں ——— پھر کچھ معلوم ہے یہ ناپاک حرکتیں کسی جاہل دیوبندی کی نہیں بلکہ ایسی خبیث ملعون کتاب کا مصنف دیوبندی دھرم کا سرغنہ خلیل احمد انبہٹی ہے اور اس پر تصدیق کرنے والا دیوبندی دھرم کا بڑا گرو طائفۂ وہابیہ کا حکیم الامۃ اشرفعلی تھانوی ہے پھر اس پر بہت بڑے چھوٹے چنگی پوٹے وہابیوں دیوبندیوں کی تصدیقیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ اور تقیہ اور فریب جس پر سنیوں کا بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے وہی دیوبندیت کے تاج کا سب سے اعلیٰ موتی ہے فَلَعْنَةُ اللہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔

پیارے بھائیو! اب تم خود ہی انصاف کرلو، **حسام الحرمین** شریف میں تو **دیوبندیوں کی اصل عبارتیں** لکھی گئی ہیں جن پر علمائے کرام و مفتیان عظام مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ نے بالاتفاق کفر و ارتداد کے فتوے دیئے لیکن "المهند" میں ان کفری عبارتوں میں سے کسی ایک کا بھی پتہ نہیں تو اب تم خود ہی سمجھ لو کہ "حسام الحرمین شریف" حق و صحیح اور "المهند" جھوٹی ناپاک ملعون فضیح ہے یا نہیں!! (رد المهند صفحہ ۱۱۹ تا صفحہ ۱۲۳)

ایک سہل بات

"المهند" میں شائع شدہ تصدیقات میں

نہ تو یہ ہے کہ

ـــــ تھانوی، گنگوہی، انبہٹی ونانوتوی صاحبان، حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات قطعیہ کے (معاذاللہ) لکھنے اور قائل ومعتقد ہونے کے باوجود مسلمان ہیں

اور نہ یہ ہے کہ

ـــــ حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی میں کفریاتِ قطعیہ یقینیہ نہیں ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

ـــــ حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارات کی بنا پر تھانوی وگنگوہی وانبہٹی ونانوتوی صاحبان کے خلاف **حسام الحرمین** میں جو فتاوے صادر فرمائے گئے وہ (معاذاللہ) غلط اور ناقابل عمل ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

ـــــ حسام الحرمین میں جو ہمارے فتاوے ہیں وہ ہمیں دھوکہ دے کر ہم سے لیے گئے ہیں ہم نے ناواقفی بے علمی میں لکھے ہیں۔

اور نہ یہ ہے کہ

ـــــ حسام الحرمین والے فتاوے ہم نے واپس مانگ لیے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے۔

اور نہ یہ ہے کہ

ـــــ اب مولوی خلیل انبہٹی صاحب نے ہمارے سامنے حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس اور فوٹو فتوائے گنگوہی کی عبارتیں بعینہا وبالفاظہا پیش کیں، ہم نے ان عبارتوں میں غور کیا اور سمجھا کہ وہ عبارتیں کفر نہیں ان عبارتوں کا قائل ومصنف ومعتقد اور مصحح ومصدق کافر نہیں۔ مرتد نہیں۔ گمراہ نہیں۔

جب "المہند" میں یہ **تفصیل نہیں** یہ توضیح نہیں اور **ہر گز نہیں** ہے[1] تو وہ "حسام الحرمین" کا جواب تو کیا ہو سکے گی اس سے **"حسام الحرمین"** کی **حقانیت وصداقت** کے روئے روشن پر ذرہ برابر **آنچ بھی نہیں آسکتی**۔

---

[1] جیسا کہ محبوب ملت حضرت علامہ مولٰنا محبوب علی خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے "لاجواب تحقیق واقعیت المہند" ص۹۰ ۱۳۹۸ھ میں افادہ فرمایا۔ ۱۲ منہ

"دیوبندیہ وہابیہ اگر سچے ہوتے تو اس فتویٰ کے حکم سے برارت کی صرف یہی صورت ہوسکتی تھی کہ اپنی وہ تمام اصل عبارتیں جنھیں علمائے اہل سنت کفر بتاتے ہیں اور جن پر "حسام الحرمین شریف" میں کفر کا فتویٰ لیا گیا سب کی سب بعینہا بلاکم وکاست بغیر کسی قسم کی تغیر و تبدیل و تحریف اور کمی بیشی کے علمائے کرام حرمین طیبین کے سامنے پیش کردیتے ـــــ پھر جس قدر چاہتے اُن کی تاویلیں بھی عرض کرتے علمائے کرام ان عبارتوں کو ملاحظہ کرتے ان کی تاویلوں پر نظر فرماتے پھر اگر کفر ہوتا تو کفر کا فتویٰ دیتے کفر نہ ہوتا تو صاف لکھ دیتے کہ ان عبارتوں میں کفر نہیں ان کے لکھنے والے کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اس قسم کا اگر فتویٰ لاتے تو بیشک وہ اعتبار کے قابل ہوتا ـــــ مگر انبیٹھی جی نے اپنے دیوبندی پیشواؤں کی کفری عبارتوں میں سے ایک بھی نہیں پیش کی بلکہ سب کی سب اپنی اندرونی جیب میں چھپالیں اور جھوٹی عبارتیں گڑھ کر پیش کیں" ـــــ (رادّ المہند صہ ۱۲۴، ۱۲۵)

آخر انبیٹھی صاحب نے ایسا کیوں کیا

حضرت شیر بیشۂ سُنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

"انبیٹھی جی اور سارے کے سارے **دیوبندی** وہابی سب کے سب **جانتے تھے** کہ ضرور ضرور بیشک بلاشبہہ ان کی ان **ملعون عبارتوں** میں قطعاً یقیناً اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی **توہین** اور گستاخی اور ضروریاتِ دین کا انکار اور کفر و ارتداد ہے۔ اگر وہی اصل عبارتیں پیش کردیں گے تو پھر وہی کفر و ارتداد کا فتویٰ لگے گا جو "حسام الحرمین شریف" میں پہلے لگ چکا ہے۔ ہزار بہانے کریں گے ایک نہیں چلے گا لاکھ تاویلیں گڑھیں گے ایک نہیں سُنی جائے گی اسی لیے اُن اصل عبارتوں کو پیش کرنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نئی عبارتیں گڑھ کر پیش کرنی پڑیں تو "المہند" **سے ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی یہ عبارتیں کفر اور ان کے لکھنے والے کافر مرتد ہیں** وللہ الحمد۔

ارے وہابیو دیوبندیو دیکھو اے حق کا غلبہ کہتے ہیں کہ تمہاری ہی "المہند" تمہارے ہی ہاتھوں سے تمہاری ہی گردنوں پر چل گئی اور دیوبندیت کا کام تمام کرگئی۔ یہ "المہند" کیا ہے گویا حسام الحرمین شریف" کی صیقل ہے۔ حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے" ـــــ (رادّ المہند صہ ۱۲۸)

مسلمانو!

اس دنیا میں جہاں

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (پ۵ع۷)	ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا نُور پُر سرور ہے وہیں

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ (پ۵ع۷)	اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔

کا بھی ظہور ہے۔

کافروں کے لیے

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ط (پ۳ع۲)	اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں، وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں۔

کی قہری مار ہے ——— اور

ایمان والوں کے لیے

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۵ (پ۳ع۲)	اللہ والی ہے ایمان والوں کا۔ انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

کی بشارت ہے

اور حق کا طالب نامراد نہیں رہتا

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط (پ۲۱ع۲)	اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے۔

دیوبندیہ قتال فی سبیل الطاغوت سے کب باز آتے ہیں اگرچہ ہر بار منھ کی کھاتے اور ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں ——— فتح ونصرت اور غلبہ وشوکت تو نصیبۂ اہل حق ہے

اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی۔	اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

دیوبندیہ اپنی انہیں طاغوتی کوششوں سے ایک اندھیری یہ ڈالتے ہیں کہ

"حسام الحرمین شریف" میں پہلے "تحذیر الناس" کے صفحہ ۱۴ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۲۸ والی عبارت لکھی ہے پھر صفحہ ۳ والی عبارت لکھی ہے اور اس طرح مقدم و مؤخر کر کے مسلسل ایک عبارت بنا کر کفری معنی پیدا کر لیے گئے ہیں۔

سرخیل گروہ اہل حق حضرت شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں

"موضع ادری ڈاکخانہ اندارا ضلع اعظم گڑھ کے مناظرہ میں پھر شہر گیا کے مناظرے میں بھی مولوی منظور سنبھلی صاحب نے یہی اعتراض کیا ــــــ میں نے جواب دیا کہ ــــــ "تحذیر الناس" صفحہ ۳ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے وصفِ مبارک خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ کے اس ضروری دینی معنیٰ کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم تمام انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کے مبعوث ہو چکنے کے بعد مبعوث ہوئے ہیں اور حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصّلاۃ والسّلام بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہیں۔ عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال اور اہلِ فہم یعنی سمجھ دار لوگوں کے نزدیک غلط و باطل بتایا۔ یہ ایک عقیدۂ ضروریہ دینیہ کا انکار اور ایک مستقل کفر ہے۔

"تحذیر الناس" صفحہ ۱۴ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے زمانۂ اقدس میں کسی اور نئے نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال و غیر ممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

ــــــ "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو تو بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" ــــــ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے زمانۂ مبارک میں اور نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اسے ختمِ نبوت کے خلاف نہ ٹھہرانا' یہ ایک دوسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کی تکذیب اور دوسرا مستقل کفر ہے۔

"تحذیر الناس" صفحہ ۲۸ والی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے بعد بھی جدید نبی کے پیدا ہونے کے شرعاً محال اور ناممکن ہونے کا انکار کیا اور صاف لکھ دیا

ــــــ "اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا" ــــــ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے بعد جدید نبی کے پیدا ہونے کو شرعاً جائز و ممکن بتانا اور اس کو ختمِ نبوت کے مخالف نہ ٹھہرانا یہ ایک تیسرے عقیدۂ ضروریۂ دینیہ کو جھٹلانا اور تیسرا مستقل کفر ہے تو ہر ایک عبارت میں ایک ایک کفر کا ہے۔ لہٰذا اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں لکھی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے۔

اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں نقل کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے ۔ اگر پہلے صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں درج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے ۔ اگر پہلے صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۱۴ والی عبارتیں تحریر کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے ۔ اگر پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۳ والی پھر صفحہ ۲۸ والی عبارتیں مندرج کی جاتیں تو بھی تین کفر ہوتے ۔ اور اب کہ پہلے صفحہ ۱۴ والی پھر صفحہ ۲۸ والی پھر صفحہ ۳ والی عبارتیں پیش کی گئی ہیں اب بھی وہی تین کفر ہیں **ہر ایک عبارت الگ الگ کفری معنیٰ میں مستقل اور متعین ہے** ۔ ترتیب بدل جانے سے کفری معنیٰ پیدا نہیں ہوئے بلکہ **ہر ایک عبارت کفری معنیٰ بتانے میں ایسی صریح نص مفسر** ہے کہ ان تینوں عبارتوں میں سے کسی عبارت میں کسی اور اسلامی معنیٰ کا قطعاً کوئی احتمال ہی نہیں پھر ترتیب بدل جانے پر آپ کا اعتراض لغو اور مہمل و بے کار ہوگیا یا نہیں ۔

اس لاجواب قاہر جواب پر ادری کے مناظرے میں مولوی منظور سنبھلی صاحب کو قطعاً ساکت و صامت ہی ہونا پڑا تھا اور ان کی حمایت و امداد کے لیے ضلع اعظم گڑھ و ضلع گورکھپور و ضلع بلیا و ضلع جون پور کے جو ڈیڑھ سو وہابی دیوبندی مولوی صاحبان ادری کے جلسۂ مناظرہ میں جمع ہوگئے تھے ان میں سے بھی کوئی صاحب اس قاہر و لاجواب ایراد کا کوئی جواب نہیں دے سکے تھے ۔

کمال حیاداری یہ ہے کہ مناظرۂ گیا میں بھی وہی بات اپنی پرانی بوسیدہ جس کی دھجیاں برسوں پہلے اڑا چکا تھا پھر میرے آگے پیش کر دی اور میں نے پھر اپنا وہی قاہر و زبردست ایراد کچھ توضیح و تمثیل کے اضافے کے ساتھ اس پر نازل کر دیا اور مولوی منظور سنبھلی صاحب کو اس جواب کے جواب سے پھر **عاجز و مبہوت** ہی ہونا پڑا اور گیا کے اس جلسۂ مناظرہ میں مولوی عبدالقدوس و مولوی ولایت حسین و مولوی ناظر امام وغیرہم پینسٹھ وہابی دیوبندی مولوی صاحبان مولوی منظور سنبھلی صاحب کی امداد و اعانت کے لیے موجود تھے اُن میں سے بھی کسی صاحب سے اس لاجواب جواب کا کچھ جواب نہیں دیا جا سکا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔" (شمع منور رہ نجات صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۰)

ایک اندھیری دیوبندیہ نے یہ بھی ڈالی کہ

"اعلیحضرت نے "حسام الحرمین" میں عبارت "حفظ الایمان" کا لفظی ترجمہ پیش کر دیا اس لفظی ترجمہ کی وجہ سے علمائے حرمین نے کفر کا فتویٰ دے دیا اور ..... انبھٹی صاحب کا مقصد یہ تھا کہ علمائے حرمین

"حفظ الایمان" کی عبارت کا پُورا پُورا صحیح مطلب سمجھ کر علیٰ وجہ البصیرۃ فتویٰ دیں اس لیے ....تھانوی کے کلام کا خلاصہ اور مطلب اپنے لفظوں میں لکھ کر اس پر فتویٰ لیا آپ کے **اعلیٰحضرت کا پیش کیا ہوا ترجمہ بیشک صحیح اور مطابقِ اصل ہے** مگر لفظی ہونے کی وجہ سے توہین ہوگیا اور "المہند" میں پیش کیا ہوا ترجمہ بامحاورہ ہے اس لیے توہین نہ ہوا"۔

موضع ادری ضلع اعظم گڑھ میں مولوی منظور سنبھلی نے یہ اعتراض کیا تھا ـــــــ اس کے جواب میں حضرت شیر بیشۂ سنّت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا

ـــــــ "المہند" پر میرے لاجواب اعتراضات کے جواب سے عاجز ہوکر مولوی سنبھلی صاحب نے یہ تو قبول دیا کہ "حسام الحرمین شریف" میں عبارت تھانوی کا جو ترجمہ پیش کیا گیا ہے وہ صحیح اور مطابقِ اصل ہے مگر اتنے ہی پر اکتفا کرتے تو ہمارا اُن کا اتفاق ہوجاتا لیکن افسوس کہ اتنا کہنے کے بعد پھر احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھتی ہے تو تھانوی کے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے یوں کہتے ہیں کہ یہ بامحاورہ نہیں لفظی ترجمہ ہے اسی وجہ سے یہ مصیبت تھانوی صاحب پر آگئی کہ اُن پر خدا و رسول جلّ جلالہٗ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے گھروں سے کُفر کا فتوے لگ گیا۔ الحمدللہ وَالْحَقُّ

مَاشَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ[1] ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

اب میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ اس بات کا ثبوت دیں کہ وہ ترجمہ عربی محاورے کے خلاف ہے اور وہ کون سی بات ہے جس پر اصل عبارت تھانوی دلالت نہیں کرتی مگر ترجمہ اس پر دلالت کر رہا ہے آپ نے جو جملہ کانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ثم علیہا وبارک وسلم تحت علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ پیش کیا ہے اُس پر قیاس مع الفارق ہے۔ عربی میں کسی معظّم کے لیے واحد کی ضمیر بولنا توہین نہیں اردو میں واحد کی ضمیر سے اگر مقصود اظہار عظمت ومحبّت نہ ہو تو توہین ہے۔ عربی کانت فلانۃ تحت فلان کے یہی معنٰی ہوتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی اردو میں اس رشتہ کو یوں نہیں بتاتے کہ فلاں عورت فلاں کے نیچے تھی بلکہ یہی کہتے ہیں کہ فلاں عورت فلاں مرد کی بیوی تھی ان وجوہ سے اس جملہ کا لفظی ترجمہ توہین ہوگیا۔ لیکن عبارتِ "حفظ الایمان" میں یہ لفظ ہے

---

[1] اور حق وہ ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔ ۱۲ منہ

"اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے"

اس کا عربی ترجمہ صرف یہی ہے

"ای خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ"

عبارت تھانوی میں یہ ہے ــــ "ایسا علم غیب" ــــ عربی میں اس کا ترجمہ اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا کہ ــــ مثل ھذا العلم بالغیب ــــ پھر اب آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں ــــ پہلے آپ یہ بتا دیتے کہ عربی محاورے میں اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے تھا اور اس پر کلام عرب سے دلائل پیش کرتے اس کے بعد یہ کہنا کچھ زیبا تھا کہ ترجمہ بامحاورہ نہیں۔

رہا آپ کا ترجمہ "المہند" کو بامحاورہ بتانا تو یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے جس کے بولنے کی انبہٹی صاحب کو بھی ہمت نہ ہوسکی ورنہ وہ اپنی گڑھی ہوئی عبارت کے مقابل اصل عبارت "حفظ الایمان" لکھ دیتے، کوئی ان کا کیا کر لیتا، یہی نا کہ اہل انصاف اس کذب وفریب پر لعنت الٰہی کا تحفہ بھیجتے تو وہ اب کیا کریں گے۔

آپ نے بزور زبان یہ کہہ دیا کہ "المہند" اور "حفظ الایمان" دونوں کی عبارتوں کے مطلب میں کچھ فرق نہیں۔ سنیئے "حفظ الایمان" میں ہے

ــــ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا" ــــ

اور "المہند" میں ہے

ــــ "علم غیب کا اطلاق"[1] ــــ

کہیے ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوا یا نہیں۔ حکم اور اطلاق دونوں کے درمیان فرقِ عظیم ہے یا نہیں؟

"حفظ الایمان" میں ہے

ــــ "ایسا علم غیب تو حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے" ــــ

"المہند" میں ہے

ــــ "بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید وعمرو بلکہ ہر بچے اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے"

---

[1] حکم کا معنیٰ "اطلاق" گڑھنے پر آگے صـ پر تفصیلی رد آرہا ہے۔ ۱۲ منہ

"حفظ الایمان" میں لفظ "ایسا" حرف تشبیہ تھا۔ "المهند" کی عبارت میں تشبیہ پر دلالت کرنے والا کون سا لفظ ہے جو اصل کفر تھا اوسی کو اڑا دیا۔ کہیے فرق ہوا یا نہیں؟ "۔۔۔ (روداد مباحثہ اہلسنت و وہابیہ ص۱۱ تا ص۱۱)

پھر دیوبندیت کا وہ سپوت پیدا ہوا جس نے ایمان کے ساتھ ساتھ عقل و فہم کی آنکھ پر بھی ٹھیکری رکھ لی۔ جس مکر کے کرنے اور جس جھوٹ کے بولنے میں دیوبندیہ کو شرم خلق آڑے آئی۔ دیوبندیت کا یہ سپوت اس مکر و زور پر بھی اقدام کر گیا بلکہ **دیوبندیہ کو تو اقرار ہی کرتے بنی تھی** کہ ـــــــ "حسام الحرمین" میں پیش کردہ "حفظ الایمان و براہین و تحذیر" کا ترجمہ صحیح اور اصل کے مطابق ہے ـــــــ دیوبندیت کے اس سپوت نے ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند[ع] کا نقشہ کھینچ دیا اور اپنی کتاب انکشاف مکر و باطل مسمّیٰ بہ غلط "انکشاف حق" میں لکھ گیا

"ـــــــ تحذیر الناس و حفظ الایمان و براہین قاطعہ کے کلام کو وہ حضرات (علمائے حرمین شریفین) نہیں پہچانتے تھے ان کے سامنے ان کی زبان میں جو **مضمون** بنا کر پیش کیا گیا اس پر ان حضرات نے حکم کفر دیا۔ جو مضمون ان حضرات کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس مضمون کو جس مسلمان کے سامنے بھی پیش کیا جائے گا اگرچہ وہ مسلمان کم علم ہو اُس کو تو وہ بھی یقیناً کفر ہی بتلائے گا اُس کے کفر ہونے میں کسی کو شبہہ نہیں ہو سکتا مگر کلام تو اس میں ہے کہ وہ مضمون ان عبارات کا قواعد شرعیہ و اصول علیہ کے مطابق ہے نہیں "ـــــــ (انکشاف ص۳۰۵)

بصیرت کا یہ اندھا اپنی بصارت اور نحو و صرف و عربی دانی سے بھی کورا تھا یا ہو گیا تھا کہ اُسے "حسام الحرمین" میں "حفظ الایمان و براہین و تحذیر" کی اصل عبارات اور اصل کے مطابق اُن کے ترجمے نظر نہ آئے حالانکہ اس کے سگے اپنے دیوبندیہ اس کا اقرار دے چکے۔

پھر حضرات علمائے حرمین شریفین کے سامنے استفتار میں تکفیر دیوبندیہ سے متعلق "المعتمد المستند" کا کلام ہی نہیں پیش کیا گیا بلکہ ـــــــ فوٹو فتوائے گنگوہی سمیت دیوبندیہ کی **اصل کتابیں** حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس بھی **حاضر کی گئیں**۔ "تمہید ایمان" میں ہے

"ـــــــ ایک فوٹو (فتوائے گنگوہی) علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع کتب دیگر دشنامیاں گیا تھا۔" (تمہید ایمان ص۴۴)

خود "حسام الحرمین" کے استفتار میں ہے

ھا ھو ذا انبذ من کتبھم کاعجاز الاحمدی و	ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی اعجاز احمدی اور

ع باپ سے اگر نہیں ہو سکا بیٹے نے پورا کر دیا۔ ۱۲ منہ

ازالۃ الاوہام للقادیانی وصورۃ فتیا رشید احمد الگنگوھی فی فوتوغرافیا والبراھین القاطعۃ حقیقۃ لہ ونسبۃ لتلمیذہٖ خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان لاشرفعلی التانوی معروضات ؛ مضروب بخطوط ممتازۃ علی عباراتھا المردودات ؛	ازالۃ الاوہام اور فتوائے رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہین قاطعہ کہ درحقیقت اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے اور اشرفعلی تھانوی کے "حفظ الایمان" کہ ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیے گئے ہیں۔ (حسام الحرمین صد ۴۳،۴۴)

پھر علمائے حرمین شریفین میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر الہ آبادی بھی ہیں جو اردو زبان سے واقف ہیں ـــــ نیز ایک معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص بھی دیکھ سکتا، سمجھ سکتا ہے کہ استفتاء میں دیوبندیہ کا عقیدہ اپنے لفظوں میں پیش کر کے اس کے متعلق استفسار نہیں کیا گیا بلکہ خود دیوبندیہ کی **بولیاں** پیش کر کے صاف صاف ان **بولیوں** کے بارے میں پوچھا گیا

ھل ھم فی کلماتھم ھذہٖ منکرون لضروریات الدین	آیا یہ لوگ اپنی ان **بولیوں** میں ضروریات دین کے منکر ہیں۔

(حسام الحرمین صـ۱۷)

نیز صرف قول و عقیدہ کے متعلق بھی سوال نہیں کیا گیا بلکہ **قائلین کے نام** لے کر ان کا حکم پوچھا گیا

تو یہ کور دیدہ کیا کہے گا

کیا یہ کہے گا کہ ان حضرات نے یہ **اطمینان** کیے بغیر کہ استفتاء میں پیش کی ہوئی حفظ و براہین و تحذیر کی بولیاں ان اصل کتابوں کے مطابق ہیں ـــــ اور یہ **غور** کیے بغیر کہ ـــــ ان بولیوں میں کسی طرح کا کوئی اسلامی پہلو نہیں ـــــ دیوبندیہ کی بولیوں کو کفر صریح اور دیوبندیہ کو ایسے کافر و مرتد قرار دے دیا کہ جو دیوبندیہ کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ـــــ حاشا کہ وہ **علمائے ربانیین** بے غور و اطمینان کے **نام بنام** ایسا سخت حکم فرمائیں۔

خود "حسام الحرمین" میں ہے حضرت مولانا علی بن حسین مالکی علیہ الرحمہ مدرس مسجد حرام فرماتے ہیں

حضرۃ المولی احمد رضا خان ؛ اطلعنی علی وریقات بین فیھا کلام من حدث فی الھند	حضرت مولیٰ احمد رضا خاں تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں ان گمراہوں کے کلام بیان کیے جو ہند میں

من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ، وخلیل احمد وخلافھم من ذوی الضلال والکفر الجلی ، وان منھم من تکلم فی حق رب العلمین ، ومنھم من الحق النقص باصفیائه المرسلین ، وانه قد ابطل کلام کل من ھؤلاء المضلین ، برسالة بدیعة رفیعة واضحة البراھین ، وامرنی بالنظر فی کلام ھؤلاء القوم ، وماذا یستحقونه من اللوم ، فنظرت اطاعة لامرہ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذلك الھمام یوجب ارتدادھم فھم یستحقون الوبال ، بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ،

(حسام الحرمین صـ۱۴۴)

نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد قادیانی ورشید احمد و اشرفعلی وخلیل احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی اور کھلے کفر والے ہیں اور یہ کہ ان میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العلمین کی شان میں کلام کیا اور ان میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا اور یہ کہ مصنف نے ان سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نو طرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں۔ اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے ان لوگوں کے اقوال میں نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ واقعی جس طرح مصنف بلند ہمت نے بیان کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کفر واجب کر رہے ہیں تو وہ سزاوار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔

اللہ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے کتنا صاف تر فرمایا

" النظر فی کلام ھؤلاء القوم "

ان لوگوں کے کلام میں غور کروں۔

اور مکر باطل کی جڑ کیسی کاٹ ڈالی کہ

" نظرت فی کلامھم . . . .
یوجب ارتدادھم "

ان لوگوں کے اقوال میں غور کیا ان لوگوں کے اقوال ان کا کافر ہونا واجب کر رہے ہیں۔

نیز شیخ المالکیہ مدینہ طیبہ حضرت مولانا سید احمد جزائری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

فقد اطلعت علی ما تضمنه ھذا السؤال مع الامعان ، الذی عرضه حضرة الشیخ احمد رضاخان ، متع اللہ المسلمین بحیاته ، ومتعه بطول العمر

استفتا جو حضرت جناب احمد رضا خاں نے پیش کیا اس کے اندر جو کچھ تھا میں نے نہایت غور سے دیکھا۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر

والخلود فی جناتہ ؛ فوجدت ما نقلہ من	اور اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے تو میں نے پایا کہ وہ
الاقوال الفظیعۃ ؛ عن اھل ھذہ البدعۃ	ہولناک **بولیاں**، ہولناک **اقوال صریح کفر ہیں** جو
الشنیعۃ ؛ کفر صراح ؛	ان بُری بدمذہبی والوں سے انھوں نے نقل کیے ۔

یہی وہ **غور و خوض** اور **اظہار حکم شرعی** ہے جس کی گذارش تمام **علمائے حرمین شریفین** سے استفتار میں کی گئی تھی جسے ان حضرات نے باحسن وجوہ **شرفِ قبول بخشا** ــــــ مگر کور دیدہ کو کچھ نظر نہ آیا اور کیسے نظر آئے جب کہ اس کا مقصود تو صرف یہ تھا کہ ــــــ کسی طرح اس کے اور اس کے اپنوں کے کفر پر پردہ پڑے اور عام مسلمانوں کو اپنے جال میں گرفتار کرنے کا موقع ہاتھ آئے ۔

اب کہ وہ مضمون مضمون کی رٹ لگانے والا کور دیدہ تو درگور ہوا اس کے اتباع واذناب چشم انصاف رکھتے ہوں تو ــــــ شمشیر حرمین کی ان تابشوں کے لیے جو ان حضرات کے کلام باصواب کاشف حجاب دافعِ شک وارتیاب سے ہویدا ہیں ۔ چشمِ انصاف کے دریچے کھولیں ــــــ اور ــــــ مکر باطل وفریب کفر کے دلدل سے نکلیں ــــــ ورنہ ــــــ اپنے اس کور دیدہ کی مضمون مضمون کی رَٹ کو بیٹھ کر روئیں ــــــ جسے گستاخان بارگاہِ رسالت پر فریفتہ ہو کر حمایت کفر وارتداد کے نشہ میں چور ہو کر اس کی کچھ پروا نہ رہی تھی کہ ــــــ عالم اسلام وسنیت ہی میں نہیں بلکہ دنیائے علم وفہم میں بھی کیا کچھ اس کی رسوائی ہوگی اور جہالت وعشق احبار دیوبندیت سے دنیا اسے مطعون کرے گی ــــــ وہ مفید ومضر کی تمیز سے آنکھیں بند کر کے "حسام الحرمین" میں مولینا شیخ ابو الخیر میرداد کی تقریظ سے "انکشاف" صہ ۲۰۹ میں یہ جملے نقل کرلایا

ــــــ "فان من قال بھذہ الاقوال معتقدا لھا کما ھی مبسوطۃ فی ھذہ الرسالۃ لاشبھۃ انہ من الکفرۃ الضالین اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

ــــــ "جس شخص نے یہ اقوال کہے ان پر اعتقاد رکھتے ہوئے جیسے کہ اس رسالہ میں بسط کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں وہ بیشک کافروں گمراہوں میں سے ہے" ــــــ

اور پھر اس پر اپنی جہالت وحماقت اور شقاوت وغباوت کی جولانی دکھاتے ہوئے یوں بول پڑا

ــــــ "اس میں صاف تصریح ہے کہ جو مضمون فاضل بریلوی نے اپنے رسالہ میں لکھ کر پیش کیا ہے اس مضمون پر

حکم کفر کی تصدیق فرما رہے ہیں اور یہ بھی فرما رہے ہیں کہ اگر قائل اس کا معتقد ہو کیونکہ رسالہ میں ان علمائے دیوبند کو اس مضمونِ خبیث کا معتقد بتایا گیا ہے ۔ اب ذرا غور کیجیے وہ جب صاف صاف تبری و تحاشی کے ساتھ متعدد بار اس کا انکار کر چکے اور اس مضمون کو خود کفری مضمون بتا چکے اور ایسے مضمون کے قائل باعتقاد بلکہ بغیر اعتقاد کو بھی کافر خارج اسلام بتا چکے اور اس عبارت کا مضمونِ صحیح بھی بیان کر چکے تو یہ حکم کفر حسب ارشاد علمائے حرمین بھی ان لوگوں پر کیسے ہو گیا"۔ (انکشاف ص۲۰۹)

اس جہالت و حماقت کی کوئی حد ہے ـــــ حضرت مولینا میر داد علیہ الرحمہ تو فرما رہے ہیں کہ ـــــ جو ان بولیوں کا معتقد ہو کافر ہے ـــــ اور یہ کور دیدہ لے اڑا کہ ـــــ بنائے ہوئے مضمون پر حکم کُفر کی تصدیق ہے ـــــ منقول اقوال دیوبندیہ ـــــ اور ـــــ بنائے ہوئے مضمون ـــــ میں تمیز نہیں اور اکابر علمائے حرمین شریفین اور امام اہلسنت کے کلام کو جانچنے پرکھنے کی ہوس ؟ ع

ایں خیال ست و محال ست جنون

رہا دیوبندیہ کا دن دوپہر کے سورج کا انکار کرنا یعنی اپنی بولیوں میں کفر و توہین ہونے سے منکر ہونا تو **اولاً** "صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ـــــ ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے ـــــ مثلاً زید نے

کہا کہ خدا دو ہیں اس میں یہ تاویل ہو جائے کہ لفظ خدا سے بحذف مضاف حکم خدا مراد ہے یعنی قضا دو ہیں مبرم و معلق جیسے قرآن عظیم میں فرمایا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَ اللّٰہُ ای اَمْرُ اللّٰہ ـــــ عمرو کہے میں رسول اللہ ہوں اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنیٰ مراد ہے یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی ایسی تاویلیں زنہار مسموع نہیں ۔ شفا شریف میں ہے

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل	صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا ۔

شرح شفائے قاری میں ہے

ھو مردود عند القواعد الشرعیۃ ۔	ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے ۔

نسیم الریاض میں ہے

لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا ۔	ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور وہ ہذیان سمجھی جائے گی۔

فتاویٰ خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے

و اللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر۔

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور معنی یہ لے کر میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا یہ تاویل نہ سنی جائے گی"۔ (تمہید ایمان ص ۳۷، ۳۸)

تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر ـــــ متعذر حقیقت میں تاویل نہیں ـــــ تحویل و تحریف ہے بزعم مرتکب یا تجریداً متعذر پر بھی تاویل کا اطلاق ہے۔ اور ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل۔ صریح و متعین المعنی لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔ یہاں تاویل سے تاویل متعذر ہی مراد ہے یعنی متعین میں قائل جو کچھ بات بنائے گا وہ تاویل متعذر ہی ہوگی۔ کیونکہ تاویل متعذر نہ ہو بلکہ تاویل قریب یا بعید ہو تو پھر متعین متعین نہیں رہے گا۔

ثانیاً دیوبندیہ نے بزور زبان اپنی بولیوں میں جو تاویلات یعنی تحریفات کیں ان کا بھی رد رسائل اہل حق مثلاً تمہید ایمان، وقعات السنان، ادخال السنان، الاستمداد، الموت الاحمر وغیرہ سے پا چکے اور جواب سے عاجز و ساکت و مہر بہ لب رہے ـــــ تو اپنی بولیوں کا مطلب کفر و توہین ہونا خود بھی قبول دیا۔

اور ضرور دیوبندیہ ان بولیوں کے معتقد ہیں اس لیے کہ ان بولیوں کے بکتے وقت لکھتے وقت دیوبندیہ سوتے نہ تھے، پاگل نہ تھے، شراب پیے ہوئے نہ تھے اور جب وہ بولیاں نہیں ہیں مگر کفر و توہین۔ تو یقیناً کفر و توہین ہی ان کی مراد اور ان کا اعتقاد ہوا ـــــ تو مولینا میر داد ممدوح نے جو معتقد الہا فرمایا۔ دیوبندیہ کا حال واقعی ہوا ـــــ اور وہ بسط البنانی تکفیر بھی کہ

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے، میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں"۔ (بسط البنان ص ۲۱)

خود تھانوی جی کی تکفیر ہوئی ـــــ اور خود ان کے اپنے منہ سے ہوئی۔ تو مولانا میر داد علیہ الرحمہ کے معتقداً لہا فرمانے سے **بجنوری جی** یا دیوبندیہ کو کیا نفع ملا؟

پھر علامہ شیخ صالح کمال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ سے یہ نقل کیا

"فہم والحال ما ذکرت مارقون من الدین اھ"۔

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

"یعنی تم نے جو حال ان کا بیان کیا ہے اگر وہ ایسے ہی ہیں تو بیشک وہ لوگ دین سے باہر ہیں"

یہاں بھی یہ کندۂ ناتراشیدہ ترجمہ عبارت میں اور بعد میں بھی اگر لگا کر والحال کو شرط بنا کر خوب لے اڑا۔ اس جاہل گنوار کو تمیز نہ ہوئی کہ **والحال** شرط مشعر عدم جزم ہے **یا بعد جزم، بیان مبنائے حکم تکفیر ہے۔**

اگر علم و فہم کی کچھ بھی بینائی ہوتی تو اسی سے متصل اوپر کے جملے بھی دیکھتا جن میں علامۂ موصوف نے بلاشرط صاف فرمایا

وان ائمة الضلال الذین سمیتم کما قلت ومقالك فیهم بالقبول حقیق فهم والحال ماذکرت مارقون من الدین۔	اور بیشک گمراہی کے وہ **پیشوا** جن کا تم نے **نام** لیا **ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا** اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوارِ قبول ہے اور ان کا جو حال تم نے بیان کیا اس پر وہ کافر اور دین سے باہر ہیں۔

یعنی وہ دیوبندیوں کی تکفیر حتماً جزماً فرما رہے ہیں اور والحال سے دیوبندیہ کی تکفیر جزمی حتمی کی **بنا** بتا رہے ہیں یعنی دیوبندیہ نے اپنی "حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی" میں جو صریح و متعین و ناقابل تاویل کفریات و کلمات توہین بکے ان کی وجہ سے وہ کافر ہیں ____ مگر بجنوری جی کو یہ سمجھ کہاں ____ اگر تھوڑی بہت تھی تو بھی نثارِ دیوبندیت ہوگئی۔

پھر علامہ برزنجی مرحوم کی تقریظ سے بجنوری جی نے یہ جملہ نقل کیا

____ "هذا الحکم لهؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم هذه المقالات الشنیعة اھ"

اور اس کا ترجمہ یہ کیا

____ "یعنی یہ حکم کفر ان فرقوں ____ اور اشخاص پر جب ہے کہ جب ان سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں"۔

علامہ موصوف نے صاف صریح مقالات (بولیاں) فرمایا اور انہیں بولیوں کو شنیعہ (گندی خراب) کہا تھا اس کا ترجمہ تو کوردیدہ "مقالات" کر گیا مگر فوراً ہی بحکم الکفرة ملة واحدة یہود سے ترکہ میں ملی احبار پرستی کی رگ پھڑک اٹھی تو "یعنی" کا پچھ لگا کر "مقالات مطابقۂ اصل" کو "مضامین مخترعہ غیر" بنایا اور یوں بول پڑا

"یعنی جو مضمون رسالہ میں لکھ کر پیش کیا گیا؟ اس کے ثبوت شرعی ہو جانے پر حکم کفر ہے" ____ (انکشاف ص۲۱)

اس اندھیر کی کوئی حد ہے؟ وہ "مقالات شنیعہ" فرمائیں اور یہ کوردیدہ "مضامین مخترعہ" لے اڑے

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

نیز علامہ محمد بن حمدان محرسی مالکی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقریظ " حسام الحرمین " سے یہ نقل کیا

____ " وھؤلاء ان ثبت عنھم ما ذکرہ ھذا الشیخ من ادعاء النبوۃ للقادیانی وانتقاص النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلا شک فی کفرھم ۔ یعنی جو کچھ اس شیخ (یعنی فاضل بریلوی) نے ان لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے ادعائے نبوت قادیانی اور تنقیص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی سے ۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان کے کفر میں کچھ شک نہیں " ____

پھر اس پر اپنی جہالت کی ترنگ میں کہا

____ " صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ ہم اپنے لیے ثابت ہو جانے کا دعویٰ نہیں کرتے بلکہ فاضل بریلوی کے بیان کردہ مضمون کے لیے فرما رہے ہیں ۔ اگر یہ ثابت ہو جائے اور کوئی شبہ کلام ومتکلم اور تکلم میں باقی نہ رہے اس وقت یہ حکم کفر ہے " (الکشاف ص۲۱)

بجنوری جی کو علم سے کچھ لگاؤ رہ گیا تھا ؟ یا سب دیوبندیت پر نچھاور کر دیا تھا ؟ ____ یہ شبہہ فی الکلام شبہہ فی التکلم شبہہ فی المتکلم بجنوری جی سمجھتے بھی تھے یا سنی سنائی رٹی رٹائی پر شیخی بگھارنے کے عادی تھے اگرچہ اس کے نتیجے میں جہالت وغباوت کے القاب ان کا نصیبہ اور رسوائی کے ہار ان کے زیب گلو بنیں ۔

سنو ! اشخاص متعینہ کی تکفیر جیسے موضوع عظیم الخطر پر تقریظ وتصدیق میں علامہ مالکی ممدوح کا ان شرطیہ فرمانا غایت احتیاط کی تعبیر ہے نہ کہ تفریح والتزام ادعائے عدم جزم جس سے بجنوری جی نے تعبیر کی ۔

ورنہ بجنوری جی کے ہمنوا ذرا بتائیں تو ____ جہاں شبہہ فی الکلام ہو شبہہ فی التکلم ہو شبہہ فی المتکلم ہو ____ وہاں ایک **صالح دیندار متقی مخلص مفتی** کی شرعی ذمہ داری کیا ہے ؟ ____ کیا یہی ذمہ داری ہے کہ ____ اگر لگا کر شخص متعین ومتشخص پر تکفیر جیسا حکم عظیم الخطر اپنے قلم اپنے مہر ودستخط سے لکھ کر شائع کرنے کے لیے فریق مخالف کے ہاتھوں میں تھما دے ؟ ____ بجنوری جی کو خوف خدا نہیں کہ ایمان ہی نہیں مگر شرم خلق بھی رخصت ہو گئی تھی ؟ کہ مسلمانوں کو دھوکا دیتے اور ____ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور ____ کا مظاہرہ کرتے کچھ حیا نہ آئی ۔

مسلمانو ! تم نے کچھ سمجھا ؟ ____ یہ کور دیدہ تمہارے خوف سے علمائے حرمین شریفین کے خلاف

کُھلم کُھلا کچھ بولنے کی جرأت نہ کرسکا ــــــ مگر دل کی دبی زبان پر آہی گئی اور پردے پردے میں یہ کور دیدہ جہالت کا پلندہ ــــــ ان حضرات محققین کو معاذ اللہ ــــــ غیر ذمہ دار، نااہل، اور بے ثبوت کافی کلمہ گویوں کی تکفیر کرنے والا ــــــ بتا گیا۔

آخر مقالہ ع۲ میں بجنوری نے علامہ عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مدرس مسجد کریم نبوی کی تقریظ "حسام الحرمین" سے یہ نقل کیا

ــــ" امابعد فاذا ثبت وتحقق مانسب لھؤلآء القوم وھم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الامبیتوی واشرفعلی التھانوی واتباعھم مماھومبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرھم "۔

پھر یعنی سے اس کا مطلب یہ بیان کیا

ــــــ " یعنی جب ثابت اور متحقق ہو جائے جو کچھ اس شیخ نے ان لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے (یعنی فاضل بریلوی نے جن لوگوں کی طرف جو مضامین منسوب کیے ہیں اگر یہ مضامین واقعی طور پر ان سے ثابت اور متحقق ہو جائیں تو بیشک ان لوگوں پر حکم کفر ہوگا "ــــ (انکشاف ص۲۱)

اور "حسام الحرمین" کے ترجمہ " مبین احکام وتصدیقات اعلام " میں جو ثبت وتحقق کا ترجمہ صیغۂ ماضی سے کیا گیا اس پر بجنوری جی تلملا اٹھے اور لکھا کہ

ــــــ " یہ بالکل خلاف واقعہ ہے نہ مولانا شلبی کی یہ مراد۔ نہ یہ ترجمہ قاعدۂ اکثریہ اغلبیہ کے موافق "ــــــ

"مضامین مضامین" کا تلفظ پر فریب وجہالت نما تو اس کے مُنھ کو ایسا لگا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں بیسوں جگہ کتاب میں اسے دہرا گیا پھر بھی اسے اندیشہ لگا ہوا ہے کہ مسلمان اہل ایمان اس کی اس جہالت وفریب میں مبتلا نہ ہوں گے اور لاکھ " مضامین مضامین، مطلب مطلب چلاتا رہے مسلمان اس کی ایک نہ سنیں گے اور عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دلوں میں بٹھائے ہوئے اس کو اور اس کے سگے دیوبندیوں کو کافر مرتد ہی مانیں گے۔

ہم یہاں اس کی اس ہوس اور اس کے مبلغ علم کی کچھ زیادہ ہی خاطر کر دیں۔ علامہ شلبی موصوف نے کیا فرمایا

فاذا ثبت وتحقق مانسب لھؤلآء القوم مما ھو مبین فی السوال فعند ذلک یحکم بکفرھم۔	جب کہ ثابت و متحقق ہوا وہ جو استفتاء میں ان لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا تو بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے۔

اب "حسام الحرمین" کے استفتا ر میں دیکھ لیجیے کہ دیوبندیہ کی نسبت کیا بیان کیا گیا ہے ——
استفتا ر میں دیوبندیہ کی "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کی بولیاں ہیں —— ان بولیوں کا عربی میں ترجمہ ہے —— اس ترجمہ میں بجنوری جی بھی کوئی فنی صرفی نحوی غلطی دکھانے سے عاجز رہے یہ عجز بجنوری جی کی طرف سے بھی اقرار ہوا کہ استفتا ر میں کفریات وکلمات دشنام دیوبندیہ کا ترجمہ صحیح اور مطابق اصل ہے —— جیساکہ ان کے سگے دیوبندیہ اس کا صریح اقرار پہلے ہی دے چکے —— نیز بجنوری جی اور تمام دیوبندیہ اس ترجمہ میں محاورہ کی بھی کوئی غلطی نہ دکھا سکے تو اس ترجمہ کا بامحاورہ ہونا بھی ان کے اور تمام دیوبندیہ کے نزدیک ثابت ومسلم ٹھہرا[ل] اور وہ دیوبندی بولیاں نہیں ہیں مگر صاف صریح متعین ناقابل تاویل کفر وتوہین' جس ان کے قائلین دیوبندیہ نے قطعاً یقیناً ہرگز ہرگز انکار نہ کیا اور نہ رجوع کیا تو شبہہ فی الکلام شبہہ فی التکلم' شبہہ فی المتکلم میں سے کس کا رفع زمانہ آئندہ کے لیے باقی رہا؟ —— کہ "فاذا ثبت وتحقق" کا ترجمہ مستقبل سے کیا جاتا —— اور کیا جاتا تو بھی دیوبندیہ کو اس سے کیا نفع پہونچ سکتا تھا —— دیوبندیہ صریح کفر بک چکے اور کافر ہو لیے اب کسی مفتی شرع کو اس کا ثبوت یقینی بہم نہ پہنچنے سے دیوبندیہ کا صریح کفر مٹ تو نہیں جائے گا —— اور اس مفتی شرع کے ثبوت وتحقق کی قید لگادینے سے دیوبندیہ مسلمان تو نہ ہو جائیں گے۔

رہی عبارات دیوبندیہ میں وہ مکابرانہ مزورانہ مطلب آفرینی جس سے بجنوری جی نے "انکشاف" کے صفحات سیاہ کیے ان میں اکثر بلکہ سب دیوبندی پس خوردہ ہیں جس کے پرخچے متعدد رسائل میں اڑا دیے گیے کسی چھوٹے بڑے دیوبندی حتیٰ کہ تھانوی صاحب کو بھی ان قاہر ردوں کے جواب کی سکت نہ ہوئی اور یوں عبارات "حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفتوائے گنگوہی" کا کفر وتوہین میں متعین ہونا یعنی ان عبارتوں میں کسی صحیح قابل قبول اسلامی پہلو کی گنجائش نہ ہونا —— تھانوی اور سارے دیوبندیہ نے خود ہی قبول دیا۔
یہاں ان تمام مطلب آفرینیوں کے رد کی حاجت نہیں —— "وقعات السنان' ادخال السنان'

ل "قطع وبرید وتبدیل وتحریف" کے دیوبندی پس خوردہ بجنوری افترا کا جواب صفحہ ۳۰ تا ۳۹ میں "شمع منورۂ بجات" صفحہ ۳۵ تا صفحہ ۴۱ سے گذرا۔ ۱۲

الاستمداد ' الموت الاحمر اور قہر واجد دیان '' جیسی کتابیں ان مطلب آفرینیوں کے رَد کے لیے کافی ووافی ہیں تاہم بعض مطلب آفرینیوں کی جن میں بجنوری جی نے اپنا خون پسینہ بہایا ہے خبرگیری یہاں مناسب ہے۔

تھانوی عبارت میں لفظ " حکم '' سے اطلاق کا معنیٰ پیدا کرنے کے لیے بمصداق

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

بجنوری جی نے بزعم خویش بڑی اونچی اڑان بھری اور '' شرح ام البراہین '' مطبوعہ مصر صـ۳۳ پر علامہ شیخ ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے حاشیہ سے یہ نقل کیا

" اعلم ان الحکم یطلق عند اھل العرف العام علی اسناد امر الی الاٰخر ایجاباً وسلباً ویطلق عند المناطقۃ علی ادراک ان النسبۃ واقعۃ اولیست بواقعۃ وتسمّٰی حینئذٍ تصدیقا ویطلق علی النسبۃ التامۃ الخ جان لو کہ لفظ حکم کا اطلاق اہل عرف عام کے نزدیک ایک امر کی اسناد دوسرے امر کی طرف ایجاباً یا سلباً پر ہوتی ہے اور منطقیوں کے نزدیک ادراک نسبت واقعہ یا غیر واقعہ پر۔ اس وقت اس کا نام تصدیق ہوگا اور اسی کلمۂ حکم کا اطلاق نسبتِ تامہ پر بھی ہوتا ہے" (انکشاف صـ۱۲۹)

اس میں " حکم " کے تیسرے معنیٰ یعنی النسبۃ التامۃ کا اول تو مطلب گڑھا

" پوری پوری نسبت کرنا " (انکشاف صـ۱۲۹)

پھر اس جہالت پر یہ چُنائی چُنی کہ

" صاحب حفظ الایمان کا کلام علم غیب کی نسبت تامہ پر ہے جو اطلاق[1] عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے " (انکشاف صـ۱۲۹)

---

[1] یہ اطلاق کی بناوٹ بھی بجنوری جی کی اپنی کمائی نہیں بلکہ وہی تھانوی پس خوردہ ہے تھانوی جی نے " بسط البنان " میں یہ بناوٹ گڑھی تھی جس پر رَد کرتے ہوئے " وقعات السنان " صـ۲۶ میں فرمایا ——— " اوّلا سائل کا سوال کہ وہ بھی انہیں کا خانہ ساز تھا اس کی عبارت ملاحظہ ہو جس میں صراحۃً یہ الفاظ موجود کہ ——— " زید کا عقیدہ کیسا ہے " (حفظ الایمان صـ۲) ——— نہ یہ کہ صرف لفظ (عالم الغیب کے اطلاق) کو پوچھتا ہو اگرچہ معنیٰ صحیح ہوں اسے یہ رسلیا (بسط البنان) والا یوں بناتا ہے کہ ——— " سوال میں مقصود اصل مسئلہ کی تحقیق نہیں ہے بلکہ عالم الغیب کے اطلاق کو پوچھا ہے " (بسط البنان صـ۲۶) ——— تھانوی صاحب دیکھیے یہ بلید کیسا کذاب دزد بکف چراغ (سنایت جھوٹا چور ہاتھ میں چراغ لیے ہوئے) ہے ——— سائل تو صاف صاف عقیدہ کو پوچھتا ہے یہ نری اطلاق لفظ پر ڈھالتا ہے " ۱۲ منہ

بجنوری صاحبان! **اوّلاً** التامۃ کے معنیٰ میں وہ تکرار "پوری پوری" کس لغت یا اصطلاح میں ہے؟

ثانیاً اس پر یہ چینائی کہ ——— "علم غیب کی نسبتِ تامہ اطلاقِ عالم الغیب ہی سے ہوتی ہے"

——— کیسی ڈھٹائی ہے؟

کیا حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو **عالم بالغیب، عالم بالغیوب، عالم الاسرار والخفایا** وغیرہ کہنے سے حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف علم غیب کی نسبت تامّہ نہیں ہوتی؟

ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ نسبتِ تامّہ، نسبتِ ناقصہ کی مقابل ہے اگر سنّی مسلمان کہتا ہے کہ ——— حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم غیب داں ہیں رازوں کو جانتے ہیں، پوشیدہ باتوں کو جانتے ہیں ——— تو اس میں ہرگز نسبتِ ناقصہ نہیں اور جب ناقصہ نہیں تو بیشک بالیقین **نسبتِ تامّہ** ہے اور **اطلاق عالم الغیب نہیں** ہے ——— تو حصر کہاں رہا؟

مگر بجنوری جی کو ایک نوسکھ طالب علم کے برابر بھی سمجھ نہیں ——— یا تھی مگر عشقِ دیوبند کفر و توہین کے ہاتھوں مجبور ہوکر اس طوق جہالت کو اپنے گلے کا ہار بنایا کہ ——— علم غیب کی نسبتِ تامّہ کا اطلاق عالم الغیب میں حصر کیا۔

اہل عقل و انصاف کے لیے مقام، مقام عبرت ہے کہ ——— ایک باطل پرست، باطل کی حمایت پر کمربستہ ہوتا ہے تو یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ——— حق دلیلوں سے وہ باطل کو حق ثابت کرے ——— لامحالہ ایک باطل کے لیے کئی باطل کا ارتکاب کرتا ہے اور ایک جھوٹ کو سچ کرنے کے لیے سو جھوٹ بولتا ہے۔

ثالثاً ہاں بجنوری جی نے یہاں تھانوی پس خوردہ والی ایک بڑی عیاری پہلے ہی کی وہ یہ کہ حفظ الایمانی **سوال نہ لکھ کر اس کا خلاصہ** لکھا تاکہ من مانی مطلب آفرینی کی راہ ہموار رہے۔ لکھتے ہیں

"اصل واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب سے استفتاء کیا گیا تھا جو چند سوالات پر مشتمل تھا آخری سوال اس کا یہ تھا جس کا **خلاصہ** یہ ہے۔ زید کہتا ہے کہ علم غیب کی دو قسمیں ہیں ایک بالذات اس معنی کر اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ دوسرے بالواسطہ اس معنی کر رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم عالم الغیب تھے اس سوال کے جواب میں مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اس بات پر کہ حق تعالیٰ کے سوا

دوسرے کو عالم الغیب نہیں کہہ سکتے دو دلیلیں بیان کی ہیں " ——— (انکشاف ص۱۲۵، ص۱۲۶)

کیوں بجنوروی صاحبان اس سوال میں صراحۃً صاف صاف یہ الفاظ نہ تھے کہ

——" زید کا یہ **عقیدہ** کیسا ہے ؟ " ——— (حفظ الایمان ص۲)

یہ تو بجنوری جی کی منظور نظر " حفظ الایمان " ہے جو ببانگ دہل پکار رہی ہے کہ تھانوی جی سے ——— حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی عالم الغیب **ماننا** ——— **اعتقاد کرنا** پوچھا گیا تھا ——— بجنوری جی اس **سباق** کے خلاف ——— عالم الغیب کے **اطلاق** (علم الغیب کہنے) ——— کی طرف جواب کا رُخ پھیر رہے ہیں ؟ ——— زبان سے تو خوف آخرت و دین و دیانت کے وہ بلند بانگ دعوے ——— اور عملاً مکر و زور و خیانت و بددیانتی کا یہ عالم ؟ ——— حکم کے تین معانی بجنوری جی نے خود نقل کیے اور پھر جہالت کی یہ ترنگ کہ

——" سائل کا سوال عالم الغیب کے بارے میں ہے علم غیب کے بارے میں نہیں ۔ دوسرے یہ کہ اگر کلام علم غیب کے بارے میں کرتے تو یوں کہتے کہ آپ کی ذات مقدسہ کے لیے علم غیب ثابت کرنا یا علم غیب ماننا " ——— (انکشاف ص۱۲۶)

کیوں بجنوری مَنشو ! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے اور حضور کے لیے علم غیب ماننے میں فرق ہے ؟ ——— کیا حکم کے تین معانی جو بجنوری جی نے نقل کیے ان میں سے دوسرا معنیٰ ' تصدیق و اعتقاد و اذعان نہیں جس کا ترجمہ ماننا ہے ؟

اب تو آپ لوگوں کو کھلا کہ **سوال عقیدہ** سے ہے اور اس کے جواب میں " حکم " ، بجنوری جی کے نقل کردہ معانی حکم میں سے دوسرے معنیٰ میں ہے یعنی اعتقاد و اذعان و تصدیق کیونکہ حکم کا یہی معنیٰ سوال اور سباق کے مطابق ہے ۔

رابعاً **اطلاق** از قبیل **تلفّظ** ہے اور بجنوری جی اپنے جاہلانہ استدلال میں حکم کے جن معانی کی نقل لائے وہ سب از قبیل **معانی و مفاہیم** ہیں اول و آخر کی تعبیر نسبۃ اور النسبۃ سے ہے ——— اور نسبت بولی نہیں جاتی ——— سمجھی جاتی ہے ——— اور **معنیٰ اوسط** کا مسکن **قلب** ہے وہ بھی از قبیل **لفظ** نہیں **زبان** اس کی **مظہر** ہے ولہذا کہتے ہیں اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ تو ان تینوں

معانی میں سے کسی بھی معنی کے اعتبار سے **اطلاق پر حکم** کا اطلاق صحیح نہ ٹھہرا ـــــ تو بجنوری جی نے کھایا

اور کال بھی نہ کٹا ـــــ ہاں بجنوری محنت و مشقت نے بجنوری جی کے نام علم پر پانی ضرور پھیر دیا۔

اب تشبیہ و برابری پر بجنوری جی نے جو **لیز** کی ہے اس پر کچھ سُن لیجئے بجنوری جی لکھتے ہیں

ـــــ " مولوی اشرفعلی صاحب کی عبارت میں نہ تشبیہ ہے نہ برابری " ـــــ (انکشاف صـ۱۳۹)

ہم ابھی ثابت کیے دیتے ہیں کہ **دونوں** ہیں مگر پہلے یہ **تو سنیے** دروغ گو را حافظہ نہ باشد بجنوری جی نے یہیں

صـ۱۳۹ میں دو جگہ تھانوی تشبیہ و برابری پر مَعاذ اللہ اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ پڑھا یعنی تشبیہ و برابری کے کفر ہونے کا

اقرار کیا ـــــ اور دو صفحہ آگے صـ۱۴۳ پر کہا

" تشبیہ مان ہی لی جائے تو بھی تنقیص و توہین نہیں پائی جاتی ہے " ـــــ

تو پھر دو صفحہ پہلے وہ کیوں کہا تھا کہ

" یعنی معاذ اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو ان مذکورہ اشیاء (یعنی بچوں پاگلوں جانوروں)

کے علم کے ساتھ تشبیہ ہے یا برابر کیا ہے " ـــــ (انکشاف صـ۱۲۹)

ہاں یہ کہیے کہ وہ مسلمانوں کے ڈر سے کہا تھا ورنہ **دلی عقیدہ** تو یہی ہے کہ یہ تشبیہ توہین نہیں، تنقیص نہیں،

گستاخی نہیں، کفر نہیں۔

بجنوری جی لکھتے ہیں

" لفظ "ایسا" ہر جگہ تشبیہ کے لیے ہی نہیں بولا جاتا " ـــــ (انکشاف صـ۱۲۹)

اور پھر یہ مثال دے کر کہ

" زید نے ایسا گھوڑا خریدا جو اسے پسند آیا " ـــــ (انکشاف صـ۱۳۹)

یوچھتے ہیں

" یہاں لفظ "ایسا" کو کس کی تشبیہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے " ـــــ (انکشاف صـ۱۳۹)

جی اس کی تشبیہ کے لیے ہے جسے بجنوری جی نے اپنے بطن فریب ماب میں چھپا رکھا بجنوری جی مہارتِ

علم و فن کے آسمان چھوتے مظاہروں کے باوجود اردو زبان کے **قواعد** سے بھی جاہل تھے ـــــ **سنیے** ـــــ

جہاں مشبہ و مشبہ بہ دونوں صراحۃً یا حکماً مذکور ہوں وہاں لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے آتا ہے، تشبیہ ہی کے لیے متعین ہوتا ہے اس کی مثال وہ نہیں جو بجنوری جی نے دی بلکہ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی کہے بجنوری جی نے تھانوی صاحب کی جو تھوڑی بہت حمایت کی ہے اس میں بجنوری صاحب کی کیا خصوصیت ہے ایسی تھوڑی بہت حمایت تو دربھنگی و ٹانڈوی وا جودھیا باشی نے بھی کی ہے۔

اب تو بجنوری مُنشو ! کچھ شرما کر فرار و جہالت سے گریزاں ہو کر مانو گے کہ تھانوی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب اور (دیوبندی دھرم میں) بچوں پاگلوں جانوروں کے علم غیب مشبہ و مشبہ بہ ہیں اور لفظ " ایسا " تشبیہ ہی کے لیے ہے۔

یہ تو تھی تھانوی عبارت میں تشبیہ ، اب برابری بھی دیکھ لو

تھانوی نے یہ تشبیہ دے کر اس پر تفریع کی کہ

" تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے " ــــــ (حفظ الایمان ص۸)

بجنوروی صاحبان گوش شنوا سے کھتے ہوں تو سُنیں ــــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب کریم جل جلالہ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے اگر ان کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے ــــــ تو اس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ **دیوبندی دھرم** میں پاگلوں جانوروں کو ایک آدھ بات جو غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو بھی عالم الغیب کہنا صحیح ہو جائے ــــــ تو اس کے سوا تم اور کیا کہہ سکتے ہو کہ ــــــ یہ لازم اس لیے آیا کہ ــــــ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس ــــــ اور پاگل چارپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں ایک برابر ہیں یا فرق ہے بھی تو بہت معمولی۔ لہٰذا جیسے وہ اطلاق عالم الغیب صحیح ہونے کی علت ہو گیا یہ بھی ہو جائے گا ــــــ تو صاف کُھل گیا کہ ــــــ بے ادب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بچوں پاگلوں جیسا علم مانتے اور علیت اطلاق کو اس پر متفرع جانتے ہیں۔

اب تو نہ کہو گے کہ

ــــــ " برابری کے معنی کس قاعدے سے متعین ہوئے " ــــــ (انکشاف ص۱۳۹)

انتباہ

تھانوی صاحب کو یہ سب اور اس سے بہت زائد ان کی کفری عبارت کا مطلب ان کے جیتے جی کھول کھول کر دکھا دیا گیا۔ سیکڑوں سوالات و ضربات ان کے سر پر نازل کیے گئے جن کے جواب سے عاجز و ساکت رہ کر "حفظ الایمان" میں کفر بکنے کے بعد "بسط البنان و تغییر العنوان" میں بے تعلق باتیں لاکر اور نئے کفریات بک کر تھانوی جی نے اپنی عبارت کا وہی مضمون وہی مطلب ہونا خود بھی قبول دیا جس پر "حسام الحرمین اور الصوارم الہندیۃ" میں فتوائے تکفیر ہے اور یوں اپنی عبارت "حفظ الایمان" کو متعین فی الکفر بتا کر اپنے کفر پر خود اپنے ہاتھوں رجسٹری کرلی ـــــ اور ان کی حمایت میں بجنوری جیسوں کے واویلوں اور "فلاں نے تکفیر نہیں کی" جیسے پوچ اور لچر استدلال بلکہ افتراء و بہتان نے نادان دوستی کا کام کیا اور تھانوی صاحب کو ان کے کفر پر اور جما دیا۔ اور ان کے پیچھے ان کے حامیوں کا دین و ایمان بھی تباہ و برباد ہو گیا۔ بجنوری منش سوچتے ہیں یہ واویلے اور فلاں و فلاں کی چیخ پکار تھانوی صاحب سے کفر اٹھا دیں گے؟ ـــــ ہرگز نہیں ـــــ یہ اللہ کا دین ہے اور وہ اپنے سچے وعدہ سے اپنے بندوں کو توفیق دے گا جو اس کے دین کی مدد کو اٹھیں گے ـــــ تھانوی وغیرہ مرتدین کے فتنۂ توہین کے مقابلے میں سینہ سپر ہوں گے اور کلمۂ حق سے ان مرتدین کے مکر و بناوٹ کی ہر اندھیری کافور کر کے ان دلدادگانِ توہین کا کافر و مرتد ہونا بے خوف و خطر بیان کریں گے۔

اہلِ عقل و انصاف خود فیصلہ کرلیں کہ

بجنوری جی کی جہالتیں، سفاہتیں اور افتراءت و بہتانات کی ترنگیں آشکارا ہو جانے کے بعد ان کی زبانی یا بے ثبوت و حوالہ تحریری نقل و روایت کس درجۂ اعتبار و شمار میں ہو سکتی ہے۔

اور مسلمان اپنے اسلاف کا یہ ارشاد یاد کرلیں

فَاعْلَمْ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكَ عَلَى الْحَقِّ وَلَا جَعَلَ لِلشَّيْطَانِ وَتَلْبِيْسِهِ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اِلَيْنَا سَبِيْلًا اَنَّ مِثْلَ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ اَوَّلًا لَا تُوْقَعُ فِىْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ رُبَّمَا اِذْ هِىَ حِكَايَةٌ عَمَّنْ

اے عزیز اللہ پاک ہمیں اور تمہیں حق پر ثابت قدم رکھے اور ایسا کرے کہ شیطان کو ہم تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ملے اور ہمارے عقیدۂ حقہ پر باطل کی اندھیری ڈالنے کے لیے وہ ہمارے قریب نہ آسکے یقین رکھو کہ اس طرح کی حکایت اوّل تو کسی مومن کے

اِرْتَدَّ وَكَفَرَ بِاللّٰهِ وَنَحْنُ لَا نَقْبَلُ خَبَرَ الْمُسْلِمِ الْمُتَّهَمِ فَكَيْفَ بِكَافِرٍ افْتَرَىٰ هُوَ وَ مِثْلُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ هٰذَا وَالْعَجَبُ لِسَلِيْمِ الْعَقْلِ يَشْغَلُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ سِرَّهٗ وَقَدْ صَدَرَتْ مِنْ عَدُوٍّ كَافِرٍ مُبْغِضٍ لِلدِّيْنِ مُفْتَرٍ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

(شفا شریف ص۱۱۵)

دل میں کسی طرح کا شک نہیں ڈالے گی اس لیے کہ یہ حکایت وہ بیان کر رہا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور کافر و مرتد ہوگیا ہم کسی ایسے مسلمان کی خبر قبول نہیں کرتے جس پر تہمت ہو تو کافر کی کیسے قبول کریں گے حالانکہ اس نے اور اس جیسوں نے اس سے بھی بڑا افتراء[1] کیا۔ تعجب ہے کہ عقل سلیم رکھنے والا ایسی حکایت کی طرف دھیان کیوں دیتا ہے جب کہ وہ ایسے کی زبان سے نکلی ہے جو دشمن ہے کافر ہے دین سے دشمنی رکھنے اور اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء کرنے اور بہتان باندھنے والا ہے۔

دیوبندیہ کے کفر پر پردہ ڈالنے کی بجنوری جی کی ایک ناکام کوشش

صاحبِ جلالین پر خامہ فرسائی

بجنوری جی لکھتے ہیں

"فقیر نے سوال یہ کیا تھا کہ اس بیان میں[2] صاحب جلالین میں کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص نہیں نکلی کہ انھوں نے وحیِ الٰہی کی قرارت میں القاء شیطان اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک پر القائے مدح اصنام جو کہ سراسر شان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ہے بیان کیا۔ (انکشاف ص۲۳۲) . . . . . . کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر بتوں کی مدح بالقائے شیطان جاری ہونا ماننا توہین نہیں ہے (ص۲۳۳) . . . . . تفسیر جلالین میں تینوں مقامات مذکورہ میں اس مضمون کو صراحۃً بیان کیا۔" (ص۲۳۴)

اس میں **بجنوری** جی نے اپنے بقول جس بیان میں **اپنے منھ توہین مانی** اور صرف توہین کے الفاظ ہی نہیں،

---

[1] قولہ "بڑا افترا" یعنی کفر و گستاخی۔ ۱۲ منہ

[2] "انکشاف" میں یوں ہی ہے۔ ۱۲ منہ

توہین کا صراحۃً مضمون[1] مانا اور اس بیان کو صاحب جلالین کا قول کہا اور صراحۃً صاحب جلالین کو اس کا قائل ٹھہرایا کہ لکھا

______ " تفسیر جلالین میں اسی مضمون کو صراحۃً بیان کیا " ______ (انکشاف صـ۲۲۳)

اور پھر بجنوری جی صاحب جلالین کے ویسے ہی مدح خواں رہے اس سے **بجنوری جی کا یہ دھرم** صاف آشکارا ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے (معاذ اللہ) اور صرف الفاظ نہیں بلکہ توہین کا مضمون بیان کرے اور مضمون اشارۃً کنایۃً نہیں بلکہ صاف صریح ہو ۔ بجنوری جی کے نزدیک یہ نہ کفر ہے نہ گمراہی ہے نہ کوئی گناہ ______ اور ______ وہ توہین کا صراحۃً مضمون لکھنے ، بیان کرنے والا بجنوری جی کے نزدیک نہ کافر ہے نہ گمراہ نہ مجرم ہے ______ جس کا صاف مطلب ہے کہ ______ بجنوری جی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کفر نہیں اور اس جرم ملعون سے بجنوری جی کے نزدیک کسی مدعیِ اسلام شخص کے اسلام پر کچھ آنچ نہیں آتی ______ یہ ہے بجنوری جی کے **دل کی دبی** ______ جو توہین کو کفر اور توہین کرنے والے کو کافر ماننے کے ہزار **ریائی اقراروں** کے باوجود بجنوری جی کے منھ سے **پھوٹی پڑ رہی** ہے ۔

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں سُنّی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور حضور کے صدقے حضور سے نسبت رکھنے والوں کی تعظیم ہمارے دلوں میں پیری ہوئی ہے کلمۂ اسلام کا احترام ہم ہی جانتے ہیں

---

[1] دیوبندیوں کی عبارات میں **توہین کے مضمون** ہونے کا بجنوری جی جگہ جگہ انکار کیے ہیں اسی سلسلے میں اپنا بھرم رکھنے کے لیے " انکشاف " صـ۲۲۳ پر لکھا

______ " جو **مضامین** خبیثہ ان عبارات کے فرض کیے گئے ہیں ان **مضامین** خبیثہ کے **کُفر** اور اس کے **قائل کے کافر** ہونے میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا " ______

یعنی بجنوری جی باور کرا رہے ہیں کہ ______ توہین کے مضمون پر وہ تکفیر کرتے ہیں ______ مگر یہ بجنوری جی کے وہی ہاتھی دانت ہیں جو دکھانے کے ہوتے ہیں کھانے کے نہیں ______ یہاں بجنوری جی نے اپنا دھرم صاف کھول دیا کہ ______ توہین کے کھلے ہوئے صراحۃً مضمون پر بھی وہ تکفیر نہیں کرتے ۔ ۱۲ منہ

ـــــــ اور جسے بارگاہ رسالت کا یقیناً گستاخ جانتے ہیں اسے بالیقین کافر مرتد مانتے ہیں ـــــــ

ہم بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ ببانگ دہل اعلان حق کرتے ہیں کہ ـــــــ صاحب جلالین نے نہ تو ہرگز ہرگز توہین وتنقیص کے الفاظ کہے نہ معاذ اللہ توہین وتنقیص کا صراحۃً یا اشارۃً مضمون کیا۔ **صاحب جلالین نے یہاں اپنا کوئی قول وکلام ہرگز نہ لکھا** ـــــــ بلکہ صاحب جلالین نے جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ ایک روایت تھی جسے نقل کر دیا ـــــــ اور **نقلِ روایت مستلزم اعتقاد وقبول نہیں** ـــــــ

ـــــــ تو صاحب جلالین بالجزم کسی مضمون توہین کے قائل وقابل بالالتزام نہیں ہوئے ـــــــ اور کوئی شک نہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں جہاں ظاہر، نص، مفسّر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں ـــــــ اسی طرح روایات احادیث میں جہاں ظاہر، نص، مفسّر، محکم ہیں وہیں خفی، مشکل، مجمل، متشابہ بھی ہیں ۔

اور یہ روایت اقسام اوائل سے نہیں ـــــــ بلکہ اقسام اواخر میں قسم "**مشکل**" سے ہے۔

ولہٰذا علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کی تعبیر "مشکل" سے کی کہ فرمایا ـــــــ

لنا فی الکلام علی مشکل ھذا الحدیث ماخذین (شفا شریف ثانی صفحہ ۱۰۱)	اس مشکل حدیث پر کلام میں ہمارے لیے دو ماخذ ہیں۔

اور قرآن کریم وحدیث صحیح میں جو "مشکل" ہو اس کا اولین حکم یہ ہے

اعتقاد الحقیقۃ فیما ھو المراد (نور الانوار صفحہ ۹۰)	مشکل کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس سے شارع کی جو بھی مراد ہے حق ہے۔

اور ثانیاً مشکل کا حکم یہ ہے

ثم الاقبال علی الطلب والتامل فیہ الی ان یتبین المراد (نور الانوار صفحہ ۹۰)	وہ کلمہ مشکل کس کس معنیٰ میں آیا ہے اسے تلاش کرے اور کافی غور وخوض کرے کہ ان میں سے یہاں کس معنیٰ میں ہے یہاں تک کہ مراد ظاہر ہو۔

تو صاحب جلالین علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس روایت کو نقل فرمانا محض اہل علم وصاحبان بصیرت کے سامنے

روایت کو پیش کر دینا ہے تاکہ بر تقدیر صحت روایت وہ حضرات اپنی طلب و تامل سے روایت کی حقیقی و واقعی مراد تک پہونچیں ——— **تو صاحب جلالین ظناً بھی کسی مضمون توہین کے قائل و قابل نہیں ہوئے۔** محشی جلالین نے صاحب جلالین کا یہی مقصد سمجھا لہٰذا حواشی میں کافی تفصیل سے رد و تاویل کا ذکر کیا اور حکم مشکل، طلب و تامل کی نظر حکم بھی کرتی ہے کہ روایت مذکورہ

——— " قد قرأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سورۃ النجم بمجلس من قریش بعد اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝ بالقاء الشَّیْطٰنِ علی لسانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعر بہ تلک الغرانیق العلیٰ ۞ وان شفاعتھن لترتجیٰ ۞ ففرحوا بذلک ثم اخبرہ جبرئیل بما القاہ الشیطان علی لسانہ من ذلک فحزن فسلی بھٰذہٖ الآیۃ لیطمئنّ " ——— (جلالین ص۲۸۴)

میں **قرأ کا مفعول بہ محذوف ہے** اور وہ "بقیۃ السورۃ" ہے اور " تلک الغرانیق " الخ قرأ کا مفعول بہ نہیں بلکہ **القاء مصدر کا مفعول بہ ہے** علیٰ لسانہ میں **علیٰ** بمعنیٰ **بائے الصاق** ہے[1] اور **لسان** بمعنیٰ **تکلم** ہے جیساکہ تاج العروس میں ہے یا **لسان** بمعنیٰ **نغمہ** ہے جیساکہ شفا شریف ثانی ص۳۰۱ میں ہے

——— " محاکیا " نغمۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "

پھر علامہ علی قاری نے "نغمۃ" کی تفسیر **لہجہ و آواز** سے کی اور علامہ شہاب الدین خفاجی نے فرمایا

الظاہر انّہ اُرید بہ ھُنا الصوت مُطلقاً (نسیم الریاض چہارم ص۹۸)	ظاہر یہ ہے کہ نغمہ سے یہاں مطلقاً آواز مراد ہے۔

تو علیٰ لسانہ **کا معنیٰ ہوا** ——— " حضور کی تلاوتِ آیت سے ملاکر[2] " جیساکہ تفسیر خزائن العرفان

---

[1] تاج العروس ص۳۷۶ میں مررت بہ کے الصاق مجازی کی تفسیر کرتے ہوئے بحوالہ صحاح کانک الصقت المرور بہ (گویا تم نے اپنا گزرنا اس سے ملایا) یعنی الصقت متعدی لائے ہیں ولہٰذا تفسیر خزائن العرفان پ۱۷ع۱۴ سورۂ حج زیر آیت ۵۲ یہی تعبیر اختیار کی فرمایا

[2] " شیطان نے مشرکین کے کان میں دو کلمے ایسے کہہ دیئے " ۱۲ منہ

میں ہے ـــــ یا یہ معنیٰ ہوا ـــــ حضور کی آواز سے ملاکر یا آواز اور تلاوت کے لہجہ و انداز سے ملاکر ـــــ جیساکہ شفا و شروح شفا سے گذرا اور بہر حال "علیٰ لسانہٖ" القاء مصدر کا **ظرف** ہے۔ القاء کا بذریعۂ علیٰ **مفعول بہ** نہیں ہے۔ القاء کا بذریعۂ علیٰ مفعول بہ **اَسْمَاعِہِمْ** ہے جو مقدر ہے[1] (یعنی علیٰ اسماعہم ای قریش) من غیر علمہٖ القاء مصدر سے متعلق اور القاء کا **ظرف** ہے اور بالقاء الخ قد قرأ سے حال ہے اور معنیٰ روایت یہ ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کی ایک مجلس میں سورۂ نجم کی تلاوت میں اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی کے بعد بقیہ سورۃ کی تلاوت فرمائی جب کہ شیطان نے اس سے ملاکر یا حضور کی آواز کی نقل بناکر بتوں کی تعریف کے دو کلمے تلک الغرانیق الخ قریش کے کانوں میں ڈال دیئے اس سے قریش خوش ہوئے (سمجھے کہ حضور نے معاذ اللہ ان کے بتوں کی تعریف کی) وحیِ الٰہی کی تبلیغ و تعلیم میں مشغول ہونے کے سبب حضور کا التفات اس القائے شیطانی کی طرف نہ گیا۔ حضرت جبریل علیہ الصلاۃ والتسلیم نے جب عرض کی کہ شیطان نے یہ کچھ قریش کے کانوں میں پھونکا ہے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج ہوا اس پر اللہ عزوجل نے اس آیت سے اپنے محبوب کو تسلی دی وہ آیت یہ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ	اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے[2] سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انھوں نے پڑھا تو شیطان نے

---

[1] بجنوری جی نے جلالین کے اسی صفحہ سے جو "بما القاہ الشیطان علیٰ لسان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ابطل اھ" نقل کیا ہے اس میں بھی علیٰ لسان کا یہی معنیٰ ہے۔ ۱۲ منہ

[2] تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا ـــــ "**شان نزول** جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملاکر دو کلمے ایسے کہدیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی" ۱۲ منہ

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ

(پ۱۷ ع ۱۴ سورۂ حج آیت ۵۲ اور ۵۳)

ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور بیشک ستمگار دُھر کے جھگڑالو ہیں۔

صاحب جلالین کی جلالت علمی مقتضی ہے کہ خود انہوں نے یہی یا اس جیسا بے غبار معنیٰ اس روایت کا سمجھا ورنہ جس معنیٰ پر بجنوری جی نے " توہین نہیں نکلی ؟ " بہ استفہام انکاری کہا اور اپنی خباثتِ قلبی سے توہین کا صراحۃً مضمون صاحب جلالین کے سَر دھر دیا ہے۔ اس معنیٰ پر روایت کے الفاظ مختل ہو کر رہ جائیں گے اور حاشا کہ صاحب جلالین جیسا عالم اس حالت میں اس روایت کو نقل کرے اور اپنی تفسیر میں جگہ دے۔

مختل ہم نے اس لیے کہا کہ شروع میں "قد قرأ" اور بیچ میں "من غیر علمہ" متضاد ٹھہریں گے اس لیے کہ اس معنیٰ پر قد قرأ (معاذ اللہ) التزامِ قرارتِ مدحِ اصنام کو بتاکید بیان کرے گا اور التزام، بے علم کے ممکن نہیں[۱] حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان بہت ارفع و اعلیٰ ہے عامۂ بشر میں دیکھ لیجئے جو بات کسی سے ایسی سَرزد ہوئی جس کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی کون ذی شعور اس بات کی اس کی طرف نسبت التزامی کرے گا ؟ اور اس کی بے خبری جانتے ہوئے یوں بیان کرے گا ؟ کہ بیشک فلاں نے یہ بات کہی اور اس کہنے کی اسے کچھ خبر نہ ہوئی۔

ولہذا صاحب جلالین کا دامن توہین یا قبولِ توہین جیسی کفری نجاست سے قطعاً پاک و صاف قرار پایا نیز آیت

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ (پ۱۷ ع ۱۴)

اور بیشک ظالم لوگ شقاق بعید میں ہیں۔

---

[۱] صدورِ افعالِ اختیاریہ کو شعور سے انفکاک نہیں۔ ۱۲ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص۱۷۱/۵ ج۲۱، الیاقوتۃ الواسطۃ ص۳)

کے تحت جو ہے

"۔۔۔۔ خلافٍ طویلٍ مع النبی والمؤمنین حیث جریٰ علیٰ لسانہٖ ذکر اٰلھتِھم بمایُرضیھم ثُمّ

ابطل ذٰلکَ "۔۔۔۔ (جلالین صفحۂ مذکور)

یہ "جری علیٰ لسانہٖ" زعمِ ظالمین کا بیان ہے یعنی جری علی لسانہٖ زعمامنھم یا علیٰ زعمھم جیسا کہ خود الفاظِ عبارت سے مفہوم ہو رہا ہے ۔۔۔۔ یعنی ۔۔۔۔ بیشک ظالم لوگ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور ایمان والوں کے ساتھ طویل جنگ ٹھانے ہوئے ہیں کیونکہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی زبان مبارک پر ان ظالموں کے گمان میں معاذ اللہ ان ظالموں کے بتوں کا چرچا ان ظالموں کی پسند کے مطابق جاری ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا جھوٹ اور باطل ہونا ظاہر فرما دیا۔

الحاصل صاف ظاہر و ثابت ہوا کہ صاحب جلالین کسی قول و مضمون توہین کے ہرگز قائل و بادی نہیں قابل نہیں ۔۔۔۔ صرف ایک "روایت مشکل" کے ناقل ہیں جب کہ تھانوی وغیرہ دیوبندی اشکال سے برکنار معانیِ کفر و توہین میں متعین عبارات حفظ الایمان و براہین و تحذیر و فتوائے گنگوہی کے ناقل نہیں یقیناً قائل ہیں ان عبارات کے خود بادی ہیں حتّٰی کہ مثلاً زید جس کے عقیدے سے "حفظ الایمان" میں سوال ہے اس کے خواب و خیال میں بھی مطلق بعض علوم غیبیہ کی بنا پر عالم الغیب ماننا نہ آیا ہوگا مگر تھانوی جی نے اسے اپنے جی سے گڑھ لیا اور جو زید کا عقیدہ اور صحیح منشا تھا یعنی علوم کثیرہ عظیمہ وافرہ متظافرہ کی بنا پر حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو عالم الغیب ماننا، تھانوی اس سے صاف نظر چرا گئے ۔۔۔۔ کیوں؟ ۔۔۔۔ صرف اس لیے کہ اس منشاء صحیح پر اس گندی گالی یعنی بچّوں پاگلوں جانوروں کو بھڑانے کا موقع نہیں ملتا اور ان کا ناپاک مقصد توہین حاصل نہ ہوتا۔

بجنوری جی کے لیے اسی شفا شریف میں وہیں یہ درسِ عبرت تھا کہ

وَصَدَقَ الْقَاضِیْ بَکْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَالِکِیُّ حَیْثُ قَالَ لَقَدْ بُلِیَ النَّاسُ بِبَعْضِ اَھْلِ الْاَھْوَاءِ وَالتَّفْسِیْرِ وَتَعَلَّقَ بِذٰلِکَ	قاضی بکر بن علاء مالکی نے سچ کہا جہاں فرمایا کہ یقیناً کچھ تفسیر لکھنے والوں اور بعض بددین گمراہوں کے سبب لوگ آزمائش میں پڑ گئے اور باطل پرست ملحدین، ظاہر بعض روایت

حدیث سورۂ نجم جیسی باتوں میں اُلجھ کر رہ گئے ۔	الملحدُ وُنَ ۔ (شفا شریف جلد ثانی ص۲۱)

یہ انہیں نظر نہ آیا اور نہ یہ بصیرت نصیب ہوئی کہ ــــــ ایک عالم ربّانی کا فرمانا خود ان پر کیسا صادق آیا کہ ــــــ اُس مصروف عن الظاہر محتمل للمعنی الطاہر نقل میں توہین بتا کر اس سے ــــــ کفر صریح کے قائل، عبارات متعیّن فی الکفر کے بادی دیوبندیہ کو انھوں نے مسلمان ٹھہرانا چاہا اور اپنا دین لٹنے ایمان برباد ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کی ۔

ایک آسان بات

بجنوری جی جگہ جگہ رونا روئے ہیں کہ فلاں عالم، فلاں جگہ کے عالم، فلاں مدرسہ کے عالم نے خبثائے دیوبندیہ کی تکفیر نہیں کی آخر یہ رونا کیوں؟ ــــ بجنوری جی خود کو اَن پڑھ کہتے اور ناسمجھ جاہلوں میں اپنا شمار تو کراتے نہیں تھے بلکہ مدعی علم تھے نہ صرف مدعی علم بلکہ نہایت قابلیت جتاتے اور دور رس ماہر کامل بنتے تھے ــــ تو پھر یہ فلاں و فلاں کی اوٹ میں منھ چھپانا کیوں؟ ــــ

ــــ اجماع درکار تھا تو وہ تو ہو چکا

جو کوئی بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے یا حضور کو عیب لگائے وہ بالاجماع کافر مرتد ہے ۔	اِنَّ جَمِیْعَ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ کَافِرٌ مُّرْتَدٌّ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ ۔ (المعتقد ص۱۴۷)

اب دیکھنا کیا باقی رہا تھا؟ ــــ صرف یہ کہ جو کچھ براہین و حفظ الایمان و تحذیر و فتوائے گنگوہی میں دیوبندیہ نے لکھا وہ کفر و توہین ہے یا نہیں؟ اور ہے تو متعین ہے یا کسی تاویل بعید ابعد ضعیف اضعف کی گنجائش رکھتا ہے ــــ اس کے لیے نہ اجماع تلاش کرنے کی حاجت تھی اور نہ منصب اجتہاد کی ضرورت ــــ اپنے اسی علم اور قابلیت و مہارت کو جس کے بجنوری جی مدعی تھے کام میں لاتے ــــ عبارات دیوبندیہ میں کوئی اپنا شبہہ تو بجنوری صاحب نے پیش نہ کیا پوری کتاب میں جو کچھ ہے دیوبندیہ ہی کا پس خوردہ یا اس پر حاشیہ آرائی ہے ــــ اپنے کفِ لسان باطل کی وجہ میں خود ہی "بسط البنان" وغیرہ کو پیش کیا ہے (جیسا کہ "انکشاف" ص۵۱، ۵۸ میں ہے)

" بسط البنان " میں تھانوی جی نے جو کچھ **مکروفریب** کیا اور بزور زبان اپنی عبارت کا جو **مطلب** گڑھا اس کا قاہر رَد **وقعات السنان**' ادخال السنان) اور **قہر واجد دیان** میں ـــــ نیز تحذیر و براہین سمیت خفض الایمان کی دیوبندی بناوٹوں کا ردّ **متین** " **الموت الاحمر** " میں نیز **فتوائے**[1] **گنگوہی** سے انکار دیوبندیہ کا **خصوصی رَد** " **تمہیدِ ایمان بآیات قرآن** " نیز

۱۳ ۔ ۲۶

---

[1] بجنوری جی کی جہالت کہ فتوائے گنگوہی کی گنگوہی کی طرف نسبت کے انکار پر الخطّ یشبہ الخط سے دلیل لائے اور اپنے پاؤں پر تیشہ زنی کو فتاویٰ رضویہ کا حوالہ دیا جس میں صاف وا شگاف تصریح موجود ہے کہ

ـــــ " مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں " ـــــ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص۵۳۳)

بجنوری جی یا ان کے ہمنوا استفتاء بھیج کر تحریری فتویٰ بے دو گواہانِ عادل کے منگوانے کے قائل اور اس پر عامل تو نہ ہوں گے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی روک گئے ہوں گے کیونکہ جب الخط یشبہ الخطّ خط خط کے مشابہ ہوتا ہے تو کیا اطمینان ـــــ کہ فلاں مفتی ہی نے یہ فتویٰ لکھا ہے اس کے مہر و دستخط سے کسی جاہل گنوار یا کسی منافق غدار نے نہیں لکھا ـــــ یہ ہے مُبلغ علم اور اس پر میدانِ تحقیق و مبحثِ تکفیر میں بے مّتبعانہ جولانی دکھانے کی وہ دھن ۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے ۔

فائدۂ نفیسہ :ـــــ " مفتی کے خطوط بالاجماع مستثنیٰ ہیں " ـــــ (فتاویٰ رضویہ ص۵۳۳)

یعنی مفتی کا خط فتویٰ اسی کا مانا جائے گا ـــــ پھر جب اس فتوے کی مفتی کی طرف نسبت شائع ومشتہر ہو اور مفتی اس نسبت سے انکار نہ کرے تو وہ احتمال بعید بھی کہ ـــــ ممکن ہے فتویٰ مفتی کا نہ ہو کسی اور نے مفتی کے نام سے لکھ دیا ہو ـــــ مرتفع ہو جائے گا اور بغیر کسی احتمال وشبہہ کے وہ فتویٰ صراحۃً بداہۃً اسی مفتی کا قرار پائے گا ـــــ ولہذا " تمہید ایمان " میں فرمایا

" زید سے اس کا ایک مُہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال اس کی اشاعت ہوتی رہے ، لوگ اس کا رَد چھاپا کریں ، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں ، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ان سب اور ان سے بہت زائد کا رَدِّ بدیع " الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد " میں
امام اہلسنّت قدس سرّہٗ کی حیات مبارکہ ہی سے چھپ کر شائع و مشتہر ہے ـــــــ ان سب کو
بہ نگاہِ عمیق و بہ نظرِ انصاف دیکھ لیتے ۔ پھر بالفرض کفریاتِ دیوبندیہ پر ان قاہر رَدوں میں سے صرف ایک ایک
رَد کو چھوڑ کر وہ سب کا جواب دے لیتے کفریاتِ دیوبندیہ پر محض ایک ایک دلیل باقی رہ جاتی تو بھی

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

دیکھے سُنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دَم سادھے
رہے یہاں تک کہ دَم نکل جائے ' کیا کوئی عاقل گمان کرسکتا ہے کہ اس نسبت سے اسے
انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا " ـــــــ (ص۳۹)

فتوائے کذب گنگوہی کا یہی حال ہے ولہذا " تمہید ایمان " میں فرمایا

" وہ فتوےٰ جس میں اللہ تعالیٰ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل
مہری دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لیے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ
علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لیے مع دیگر کتب دشنامیاں گیا تھا سرکار مدینہ طیبہ میں بھی
موجود ہے ' یہ تکذیب خدا کا ناپاک فتویٰ اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ
صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مع رَد کے شائع ہوچکا پھر ۱۳۱۸ھ میں
مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مفصل رَد چھپا ' پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ
میں اس کا اور قاہر رَد چھپا اور فتوےٰ دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا ' اور مرتے دَم
تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ وہ فتوےٰ میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتویٰ کا انکار
کردینا سہل تھا نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلسنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا
مطلب یہ ہے ' نہ کفر صریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا " (ص۳۸، ۳۹)

تو فتوائے گنگوہی کی اور اس میں مذکور کفر صریح کی طرف نسبت میں کیا شبہہ رہا۔

۱۲ منہ ۔

دیوبندیہ کو شرعاً کافر مرتد ماننے کے سوا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ ہوتا بلکہ **بفرضِ محال** ایک بھی نہ سہی از اوّل تا آخر سب اعتراضوں کے جواب باصواب وہ دے لیتے (حالانکہ یہ قطعاً جزماً ناممکن ہے) تو بھی اس سے دیوبندیہ نہ مسلمان بنتے اور نہ ہی ان کی تکفیر کے سوا بجنوری جی کو کوئی چارۂ کار ہوتا وہ کیوں؟ ہم سے سنیئے

دیوبندیہ کے جیتے جی دیوبندیہ کے رد ہوتے رہے تکفیریں ہوتی رہیں دیوبندیہ کی کیٹیاں جڑکر بیٹھیں مگر اُن کفری عبارات میں کوئی اسلامی پہلو نہ نکلنا تھا نہ نکلا ——— تو بفرض غلط وہ عبارتیں متعین نہ بھیں تو یوں دیوبندیہ کے کفر میں متعین ہوگئیں ——— اب کسی بجنوری یا ہندی وغیرہ کی تاویل سے ان عبارات کے قائلین کو کیا فائدہ؟ ——— وہ تو کافر کے کافر ہی رہے ——— اور ان سب حقائق کو دیکھتے سُنتے جانتے بوجھتے بالیقین ان سے باخبر رہتے ہوئے کسی بجنوری وغیرہ کو دیوبندیہ کی تکفیر سے کفِ لسان کی کیا گنجائش رہتی ——— تو صاف ظاہر و روشن ہوگیا کہ بجنوری جی نے جو کچھ ریز کی وہ حمایتِ دیوبندیت و حمیّتِ کفر و ردّت کی رگ تھی جو پھڑک اٹھی اور بجنوری کے دین و ایمان کا کھلم کھلا صفایا کرگئی

اعاذنا اللہ تعالیٰ من ذٰلک وجمیع المسلمین بجاہ حبیبہ الامین علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وحزبہٖ وابنہٖ الصلوٰۃ والتسلیم وعلینا معھم وفیھم الیٰ یوم الدین والحمدللہ ربّ العٰلمین۔

اسرار احمد نوری

نوری دارالافتاء مدرسہ رضویہ اہلسنّت بدرالاسلام ماناپار بہریا

ڈاکخانہ حسین آباد گرنٹ ضلع بلرامپور (یوپی) ۲۷۱۶۰۴۔

رجب ۱۴۲۴ھ۔

علمائے حرمین محترمین کا ایک مبارک فتویٰ جس میں اللہ و رسول جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے ماننے والوں کو ان کا سچّا ایمان دکھایا اور اللہ و رسول کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر حُجّتِ الٰہیہ تمام کردی

یعنی

حُسَامُ الحرمین علیٰ مَنحرِ الکفرِ والمَین

۱۳ ھ ۲۴

مع ترجمہ اردو

مُبینِ اَحکام و تصدیقاتِ اَعلام

۱۳ ھ ۲۵

خوشی و شادمانی اسے کہ سُنے اور مانے۔ اور حسرت و پشیمانی اسے کہ نہ سُنے یا سُن کر حق نہ پہچانے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

سلم منا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
علیٰ سادتنا علماء البلد الامین ؛ و
قادتنا کبرآء بلد سید المرسلین ؛
صلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیہ و
علیھم اجمعین **وبعد** فان المعروض
علیٰ جنابکم ؛ بعد لثم اعتابکم ؛
عرض محتاج فقیر ؛ مظلوم اسیر ؛
ذی قلب کسیر ؛ علیٰ عظماء کرماء ؛
اسخیاء رحماء ؛ یدفع اللہ بھم
البلاءٔ والعنا ؛ ویرزق
بھم الھنا والغنا عہ ؛ ان
السنۃ فی الھند غریبۃ ؛ وظلمت الفتن
والمحن مھیبۃ ؛ قد استعلی الشر ؛ واستولی
الضر عہ ؛ وتفاقم الامر ؛ فالسنی الصابر علیٰ دینہ
کالقابض علی الجمر ؛ فوجب علیٰ ذمۃ ھمۃ امثالکم

عہ عَناء بالفتح والمد: رنج دیدن - غَناء بالفتح والمد: فائدہ وسود - صراح ـــ "سیبویہ گفت بعض ہمزہ مثل "یَشَاءُ" را حذف کنند و "یشا" گویند - حاشیہ فصول ولوادر صـ ۱۳۲"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

سلام ہماری طرف سے اور اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہمارے سرداروں امن والے شہر مکہ معظمہ کے عالموں اور ہمارے پیشواؤں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ اللہ تعالےٰ درود وسلام وبرکت نازل کرے ہمارے نبی اور سب انبیاء پر۔ پھر آپ کی آستانہ بوسی کے بعد آپ کی جناب میں عرض (ایسی عرض جیسے کوئی حاجت مند بے نوا ستم دیدہ گرفتار دل شکستہ، عظمت والے کریموں، سخا والے رحیموں سے عرض کرے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بلا و رنج دور فرماتا اور اُن کی برکت سے خوشی وسود مندی بخشتا ہے) یہ ہے کہ مذہب اہل سنت ہندوستان میں غریب ہے اور فتنوں اور محنتوں کی تاریکیاں مہیب - شر بلند ہے اور ضرر غالب اور کام نہایت دشوار، تو سنی اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا ہے جیسے آگ مٹھی میں رکھنے والا - تو آپ جیسے

"الھناءٔ" کا ہمزہ برائے مناسبت الف ہوگیا - ۱۲ ن ــــــ عہ الضُّرُّ، وَیُضَمُّ لغتان، او بالفتح مصدرٌ وبالضم اسمٌ (ق) ۱۲ ن

السادۃ القادۃ الکرام ؛ اعانۃُ الدین ؛ واھانۃ المفسدین ؛ اذلیس بالسیوف فبالاقلام ؛ فالغِیاثَ الغِیاثَ عہ یاخَیلَ اللہ ؛ یافُرسانَ عساکرِ رسول اللہ ؛ اَمِدّونا بِمُدّۃ ؛ واَعِدّوا الدفع الاعداء عُدّۃ ؛ وشُدّوا عَضُدنا فی ھٰذہِ الشِدّۃ ؛ ومن المیسور ؛ علی قدر المقدور ؛ فی ابانۃ ھٰذہ الامور ؛ اَنّ رجلاً من علماء بلادنا ؛ الملقب علیٰ لسان عمائدنا واسیادنا ؛ بعالم اھل السنۃ والجماعۃ ؛ وقف نفسہ علیٰ دفاع تلک الضلالۃ والشناعۃ ؛ فصنف کتبا ؛ والف خطبا ؛ تنوف کتبہ [1] علی مائتین ؛ بھا للدین زَین ؛ وجلاءُ عہ الرّین ؛ منھا شرحٌ علقہ علی المعتقد المنتقد ؛ سماہ المعتمد المستند ؛ وقد تکلم فی مبحث شریف منہ علی اصول البدع الکفریۃ ؛

سرداروں پیشواؤں کریموں کے ذمۂ ہمت پر مددِ دین اور تذلیلِ مفسدین واجب ہے جب تلواروں سے نہیں تو قلموں سے سہی فریاد فریاد اے خدا کے لشکرو! نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فوج کے سوارو! ہماری مدد کرو اپنی روشنائی سے، اور دفعِ دشمناں کے لیے سامان مُہیّا کرو اور اِس سختی میں ہمارے بازو کو قوت دو۔ اور ان امور کے ظاہر کرنے میں بقدر قدرت ایک آسان بات یہ ہے کہ ہمارے شہروں کے علماء سے ایک مرد نے جو ہمارے سرداروں اور عمائد کی زبان پر لقبِ عالمِ اہلِ سُنّت و جماعت سے ملقّب ہے اپنی جان کو ان گمراہیوں اور قباحتوں کے دفع میں وقف کر دیا۔ کتابیں تصنیف کیں اور بیانات تالیف کیے اُس کی تصنیفیں [1] دو سو سے زائد ہوئیں جن سے دین کے لیے زینت اور زنگ کا دور ہونا ہے اُن میں سے "المعتقد المنتقد" کی شرح "المعتمد المستند" ہے اس کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر

[1] تلک عدتھا اذ ذاک اما الاٰن فقد تافت وللہ الحمد علی اربع مائۃ اھ مصحیہ غفرلہ ـــــ یہ شمار اس وقت تھا اور اب بفضلہ تعالٰی چار سو ۴۰۰ سے زائد تصانیف ہیں ۱۲ مصحح عفی عنہ ـــــ میں کہتا ہوں یہ خبر بھی حینِ حیات کی ہے پوری عمر مبارک کی تصنیفات کا شمار کہیں زائد ہے ـــــ پھر وہ تصنیفات بھی محنت دیگراں کو اپنے خانے میں ڈال لینے کی علت سے بری ہیں خود امامِ اہلِ سنّت تحدیثِ نعمت کے طور پر گویا ہیں ـــــ "بعونہٖ عزّوجلّ فقیر کی عامہ تصنیفات افکارِ تازہ سے مملو ہوتی ہیں حتّٰی کہ فقہ میں جہاں مقلدین کو ابدائے احکام میں مجالِ دم زدن نہیں تحدثا بنعمۃ اللہ تعالٰی" ـــــ اور اس کی صداقت کے اعتراف واظہار کو علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ باعثِ سعادت جان کر دلاارض من کاس الکرام نصیب کی تصویر بارگاہِ امام میں یوں نوا سنج ہیں کہ ـــــ "صدقت یاسیدی لاریب فیہ اذ کان فضل اللہ علیک عظیما فاسئلک من زکوتہ حظا یسیراً۔ بملازمان سلطان کہ رساند ایں دعا را ؛ کہ بشکر بادشاہی بنواز د ایں گدا را" ـــــ الکلمۃ الملہمۃ ص ۵۵ ۱۲ اسرار احمد نوری ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ اپریل ۲۰۰۷ء

عہ الغیاث بالکسر اغاثۃ کا اسم - پہلا اَغِیثُوا مقدر کا مفعول مطلق ہے۔ اور دوسرا بظاہر تاکید اور معنی مفعول فیہ کہ پے در پے فریاد کو پہنچنا مراد ہے تو اس سے پہلے "بعد" مضاف تھا جسے حذف کرکے مضاف الیہ کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا (جیسا کہ زیدٌ سیرًا سیرًا کے تحت بشیر الناجیہ ص ۴۲۰ میں ہے) ۱۲

عہ الجلاء بالفتح : الخروج من البلد - وجلا الھم عنہ جلاء بالکسر : اذھبہ ۵ - ۱۲

الشائعة الآن فی الدیار الهندیة ٭
نعرض منها ذکر بعض الفرق بلفظه
لیتشرف منکم بنظرة وتصدیق ٭ و
تفرح السنة ٭ ویفرج عنها کل محنة ٭
بعون التصویب منکم والتحقیق ٭ وتذکروا
صریحا ان ائمة الضلال ٭ الذین سماهم
هل هم کما قال ٭ فمقاله فیهم بالقبول
حقیق ٭ ام لا یجوز تکفیرهم ٭
ولا تحذیر العوام عنهم وتنفیرهم ٭
وان انکروا ضروریات الدین ٭
وسبوا الله رب العلمین ٭ وسبوا
رسوله الامین المکین ٭ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وطبعوا
واشاعوا کلامهم المهین ٭ لانهم
علماء مولویة ٭ وان کانوا من الوهابیة
٭ فتعظیمهم واجب فی الدین ٭ وان
شتموا الله وسید المرسلین ٭ صلی الله تعالیٰ
علیه وعلی اٰله وصحبه اجمعین ٭ کما تزعمه
بعض الجهلة من المذبذبین ٭ ویا سادا تنا بینوا
نصر الدین ربکم ان هٰؤلاء الذین سماهم ونقل کلامهم
(وها هو ذا نبذ من کتبهم کالاعجاز الاحمدی و
وازالة الاوهام للقادیانی وصورة فتیا

کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں
اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت
میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ و
تصدیق سے مشرف ہو اور سُنّت شاد ماں اور مسرور ہو
اور حضرات کی تصحیح و تحقیق کی برکت سے مذہب اہل سنت پر
سے ہر مشکل دور ہو اور صاف ذکر فرمائیے کہ وہ سردارانِ
گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی
ہیں جیسا مصنّف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اُنہوں نے
لگایا سزاوارِ قبول ہے یا ان لوگوں کو کافر کہنا
جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے
اگرچہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ ربّ العلمین
اور اس کے رسول معزز و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بُرا کہیں اور اپنا
یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں اس لیے کہ
وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم
شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں،
جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان
مستقر نہ ہوا۔ اور اے ہمارے سردارو! اپنے
رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمائیے کہ یہ لوگ
جن کا نام مصنّف نے لیا اور اُن کا کلام نقل کیا (اور
ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں جیسے قادیانی کی
اعجازِ احمدی اور ازالۃ الاوہام اور فتوائے

رشید احمد الکنکوھی فی فوتوغرافیا و
البراھین القاطعة حقیقةً له ونسبةً لتلمیذه
خلیل احمد الانبھتی وحفظ الایمان
لاشرف علی التانوی معروضاتٌ ؛ مضروبٌ
بخطوط ممتازة علی عباراتھا المردودات ؛
ھل ھم فی کلماتھم ھذہ منکرون لضروریات
الدین ؛ فان کانوا وکانوا کفاراً أمرتدین ؛
فھل یفترض علی المسلمین اِکفارُھم کسائر
منکری الضروریات ؛ الذین قال فیھم
العلماء الثقات ؛ من شك فی کفرہ وعذابه
فقد کفر ؛ کما فی شفاء السقام والبزازیة
ومجمع الانھر والدر المختار وغیرھا من
الکتب الغرر ؛ ومن شك فیھم او وقف
فی تکفیرھم ؛ او عظمھم او نھی عن
تحقیرھم ؛ فما حکمه فی الشرع المبین ؛
لازلتم بفضل اللہ مفیضین ؛ علی المسلمین
احکام الدین ؛ آمین ؛ والصلاة والسلام
علی سید المرسلین ؛ محمد وآله
وصحبه اجمعین ؛

قال فی المعتمد المستند

(بعد ما حقق ان صاحب البدعة المکفرة

رشید احمد گنگوہی کا فوٹو اور براہینِ قاطعہ کہ درحقیقت
اسی گنگوہی کی ہے اور نام کے لیے اس کے شاگرد
خلیل احمد انبہٹی کی طرف نسبت ہے ۔ اور اشرفعلی
تھانوی کی حفظ الایمان کہ اِن کتابوں کی عباراتِ
مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گیے ہیں)
آیا یہ لوگ اپنی اِن باتوں میں ضروریاتِ دین کے
منکر ہیں ؟ ۔ اگر منکر ہیں اور مرتد کافر ہیں تو آیا
مسلمان پر فرض ہے کہ اُنھیں کافر کہے جیسا کہ تمام
منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں
علمائے معتمدین نے فرمایا جو اُن کے کفر و عذاب میں
شک کرے خود کافر ہے جیسا کہ شفاء السقام و
بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں
میں ہے اور جو اُن میں شک کرے یا اُنھیں کافر
کہنے میں تامل کرے یا اُن کی تعظیم کرے یا اُن کی
تحقیر سے منع کرے تو شرع میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟
آپ حضرات ہمیشہ فضلِ خدا سے مسلمانوں پر احکام دین کا
افاضہ فرماتے رہیں ۔ اور درود وسلام نازل ہو تمام
رسولوں کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
ان کے آل واصحاب سب پر ۔

المعتمد المستند میں

اولاً یہ تحقیق کی کہ بدعتِ کفریہ والا یعنی ہر وہ شخص کہ

اعنی بہ کل مدع للاسلام منکر لشیٔ من
ضروریات الدین کافر بالیقین ؛ وفی
الصلاۃ خلفہ وعلیہ والمناکحۃ والذبیحۃ
والمجالسۃ والمکالمۃ وسائر المعاملات
حکمہ حکم المرتدین ؛ کما نص علیہ فی
کتب المذہب کالہدایۃ والغرر وملتقی
الابحر والدر المختار ومجمع الانہر و
شرح النقایۃ للبرجندی والفتاوی
الظہیریۃ والطریقۃ المحمدیۃ والحدیقۃ
الندیۃ والفتاوی الہندیۃ وغیرہا متونا
وشروحا وفتاوی) ما نصہ ولنعُدّ
بعض من یوجد فی اعصارنا وامصارنا
من ہؤلآء الاشقیاء فان الفتن
داہمۃ ؛ والظُلَم متراکِمَۃ ؛ والزمان
کما اخبر الصادق المصدوق صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم یُصْبِحُ الرجل
مؤمنا ویُمسِی کافرا ویمسی
مؤمنا ویصبح کافرا والعِیاذ
باللہ تعالٰی فیجب التنبّہ
علٰی کفر الکافرین المُتَسَتِّرین
باسم الاسلام ولاحول ولاقوۃ

دعوئ اسلام کے ساتھ ضروریاتِ دین میں سے
کسی چیز کا منکر ہو یقیناً کافر ہے اُس کے پیچھے نماز
پڑھنے اور اُس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور
اُس کے ساتھ شادی بیاہ کرنے اور اس کے
ہاتھ کا ذبیحہ کھانے اور اُس کے پاس بیٹھنے اور
اُس سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں
اُس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو مرتدوں کا حکم ہے۔
جیسا کہ کتب مذہب مثل ہدایہ وغرر وملتقی الابحر و
درمختار ومجمع الانہر وشرح نقایہ برجندی و
فتاوٰی ظہیریہ وطریقۂ محمدیہ وحدیقہ ندیہ وفتاوٰی
عالمگیری وغیرہا متون وشروح وفتاوٰی میں تصریح
ہے (اس تحقیق کے بعد یہ عبارت لکھی) اور
چاہیئے کہ ہم گِنائیں اُن اشقیا میں سے بعض فرقے
جو ہمارے شہروں اور زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔
اِس لیے کہ فتنے سخت صدمہ رساں ہیں اور
ظلمتیں گھنگھور گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور
زمانہ کی وہ حالت ہے جیسی صادق مصدوق صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آدمی صبح کو مسلمان
ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان ہے اور
صبح کو کافر والعیاذ باللہ تعالٰی تو اُن کافروں کے
کُفر پر آگاہی لازم ہے جو اسلام کے نام کو اپنا پردہ

الا باللّٰه ۔

فمنهم المرزائية ونحن نسميهم الغلامية نسبة الى غلام احمد القاديانی دجالٌ حدث فی هذا الزمان فادّعی اوّلاً مماثلة المسيح وقد صدق والله فانه مثل المسيح الدجال الكذاب ثمّ ترقّی به الحال فادعی الوحی وقد صدق والله لقوله تعالی فی شان الشيطين يُوحِی بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا اما نسبة الايحاء الی الله سبحٰنه وتعالی وجعله كتابه البراهين الغلامية كلام الله عز وجل فذلك ايضا مما اوحی اليه ابليس اَنْ خُذ منی وانسب الی اله العلمين ثمّ صرح بادعاء النبوة والرسالة وقال هو الله الذی ارسل رسوله فی قاديان وزعم ان مما نزل الله تعالی عليه انا انزلناه بالقاديان وبالحق نزل وزعم انه هو احمد الذی بشّر به ابن البتول وهو المراد من قوله تعالی عنه وَمُبَشِّرًا

بنائے ہوئے ہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

ان میں سے ایک فرقہ **مرزائیہ** ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے **غلام احمد قادیانی** کی طرف نسبت ۔ وہ ایک دجال ہے جو اس زمانہ میں پیدا ہوا کہ ابتداءً مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اُس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثیل ہے پھر اُسے اور اونچی چڑھی اور وحی کا ادعا کیا اور واللہ وہ اس میں بھی سچا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دربارۂ شیاطین فرماتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو وحی کرتا ہے بناوٹ کی بات دھوکے کی رہا اُس کا اپنی وحی کو اللہ سبحٰنہٗ کی طرف نسبت کرنا اور اپنی کتاب براہینِ غلامیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی وحی سے ہے کہ لے مجھ سے اور نسبت کر رب العلمین کی طرف ۔ پھر دعویٰ نبوت و رسالت کی صاف تصریح کر دی اور لکھ دیا کہ اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا اور زعم کیا کہ ایک آیت اُس پر یہ اتری ہے کہ ہم نے اُسے قادیان میں اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور زعم کیا کہ وہی وہ احمد ہے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دی تھی اور اُن کا یہ قول جو قرآن مجید میں مذکور ہے میں بشارت دیتا آیا ہوں

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ وزعم ان الله تعالٰی قال له انك انت مصداق هٰذه الاٰية هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ثم اخذ يفضّل نفسه اللئيمة علٰى كثير من الانبياء والمرسلين ؛ صلوٰت الله تعالٰی وسلامه عليهم اجمعين ؛ وخص من بينهم كلمة الله وروح الله ورسول الله عيسٰی صلی الله تعالٰی عليه وسلم فقال

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

ای اترک ذکر ابن مریم فان غلام احمد افضل منه واذ قد اُوخِذَ بانك تدّعي مماثلة عيسٰی رسول الله عليه الصلاة والسلام فاين تلك الاٰيات الباهرة التی اتی بها عيسٰی کاحياء الموتٰی وابراء الاکمه والابرص وخلق هيأة الطير من الطين فينفخ فيه فيكون طيرا باذن الله تعالٰی فاجاب بان عيسٰی انما کان يفعلها بمسمريزم اسم قسم من الشعوذة بلسان انکليزة قال

اُس رسول کی جو میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نامِ پاک احمد ہے اس سے میں ہی مراد ہوں اور زعم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کہا ہے کہ اس آیت کا مصداق تو ہی ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اپنے نفسِ لئیم کو بہت انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے افضل بتانا شروع کیا اور گروہِ انبیاء علیہم السلام سے کلمۂ خدا و روحِ خدا و رسولِ خدا عزّوجلّ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو تنقیصِ شان کے لیے خاص کرکے کہا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

اور جب کہ اُس سے مواخذہ ہوا کہ تو اپنے آپ کو رسولِ خدا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مثیل بتاتا ہے تو وہ عقل کو حیران کر دینے والے معجزے کہاں ہیں جو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کیا کرتے تھے جیسے مُردوں کو جِلانا اور مادرزاد اندھے اور بدن بگڑے کو اچھا کرنا اور مٹی سے ایک پرند کی صورت بنانا، پھر اُس میں پھونک مارنا، اُس کا حکمِ خدا عزّوجلّ سے پرندہ ہو جانا۔ تو اِس کا یہ جواب دیا کہ عیسیٰ یہ باتیں مسمریزم سے کرتے تھے (کہ انگریزی میں ایک قسم کے شعبدے کا نام ہے) اور لکھا کہ میں ایسی

۲۲ پ۲۸ ع۹۔ عــه پ۲۸ ع۹۔

ولولا انی اکرہ امثال ذلک لاتیت بہا واذ قد تعود
الانباءَ عن الغیوب الاٰتیۃ کثیرا، ویظہر فیہ
کذبہ کثیرا بتیرا، داوی داءہ ھٰذا بان ظھور
الکذب فی اخبار الغیب لاینافی النبوۃ
فقد ظہر ذلک فی اخبار اربع مائۃ
من النبیین واکثر من کذبت اخبارہ
عیسٰی وجعل یصعد مصاعد الشقاوۃ
حتّٰی عدّ من ذلک واقعۃ الحدیبیۃ
فلعن اللہ من اٰذی رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ولعن
من اذی احدا من الانبیآء صلی اللہ
تعالٰی علٰی انبیآئہ وبارک وسلم واذ
قد اراد قہر المسلمین علٰی ان یجعلوہ
ایاہ المسیح الموعود ابن مریم
البتول ولم یرض بذلک
المسلمون واخذوا یتلون فضائل عیسٰی
صلوٰت اللہ تعالٰی علیہ قام بالنضال و
وطفق یدّعی لہ علیہ الصلاۃ والسلام مثالب و
معایب حتی تعدّی الی امہ الصدیقۃ
البتول المصطفاۃ المطہرۃ المبرّأۃ بشہادۃ
اللہ تعالٰی ورسولہ صلی اللہ تعالٰی

باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو میں بھی کر دکھاتا اور جب
پیشین گوئی کرنے کی عادت اُسے پڑی ہوئی ہے اور
پیشین گوئیوں میں اُس کا جھوٹ نہایت کثرت سے
ظاہر ہوتا ہے تو اپنی اس بیماری کی یہ دوا نکالی کہ
پیشین گوئیاں جھوٹی جانا کچھ نبوت کے منافی نہیں کہ
پہلے چار سَو انبیاء کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہو چکی ہیں اور
سب میں زیادہ جس کی پیشینگوئیاں جھوٹی ہوئیں وہ
عیسیٰ ہیں علیہ الصلاۃ والسلام۔ اور یوں ہی شقاوت کی
سیڑھیاں چڑھتا گیا یہاں تک کہ انہیں جھوٹی پیشینگوئیوں
میں سے واقعۂ حدیبیہ کو گنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو
اُس پر جس نے ایذا دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔
اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جس نے کسی نبی کو ایذا دی۔
اور اللہ تعالیٰ کی درودیں اور برکتیں اور سلام اُس کے
انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر۔ اور جب کہ اُس نے
چاہا کہ مسلمان زبردستی اُس کو ابنِ مریم بنالیں اور مسلمان
اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے
فضائل انھوں نے پڑھنا شروع کیے تو لڑائی کے لیے
اٹھا اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام میں عیب اور خرابیاں
بتانی شروع کیں۔ یہاں تک کہ اُن کی والدہ ماجدہ
تک ترقی کی جو صدیقہ ہیں اور غیرِ خدا سے بے علاقہ
اور جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

عليه وسلم وصرح ان مطاعن اليهود
على عيسىٰ وامه لاجواب عنها عندنا
ولانستطيع ردّها اصلاً وجعل يلمز
البتول المطهرة من تلقاء نفسه في
عدة مواضع من رسائله الخبيثة
بما يستثقل المسلم نقله وحكايته ثم
صرح ان لادليل على نبوة عيسىٰ قال
بل عدة دلائل قائمة على ابطال نبوته
ثم تستّر فرقاً عن المسلمين ان ينفروا
عنه كافة فقال وانما نقول بنبوته لان
القرآن عده من الانبياء ثم عاد فقال لايمكن
ثبوت نبوته وفي هٰذا المكابري الكذاب
للقرآن العظيم ايضاً حيث حكم بما قامت
الادلة على بطلانه الى غير ذلك من
كفرياته الملعونة اعاذ الله المسلمين
من شره وشر الدجالة اجمعين **ومنهم**
الوهابية الامثالية والخواتمية وقد
قصصنا عليك اقوالهم وشانهم وانهم كانوا
وبانوا فيما قبل وهم مقسمون الى **الاميرية** نسبة
الى امير حسن وامير احمد السهسوانيين **والنذيرية**
المنسوبة الى نذير حسين الدهلوي **والقاسمية**

گواہی سے چُنی ہوئی اور سُتھری اور بے عیب ہیں۔ اور تصریح
کردی کہ یہودی جو عیسیٰ اور اُن کی ماں پر طعن کرتے ہیں اُن کا
ہمارے پاس کچھ جواب نہیں نہ ہم اصلاً اُن پر رَد کر سکتے ہیں
اور اُن پاک بتول کو اپنی طرف سے اپنے خبیث رسالوں میں
جابجا وہ عیب لگائے کہ مسلمان پر جن کا نقل کرنا بھی گراں ہے
اور تصریح کردی کہ عیسیٰ کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ متعدد دلیلیں
اُن کے بطلانِ نبوت پر قائم ہیں۔ پھر اس خوف سے کہ تمام مسلمان
اس سے نفرت کر جائیں گے یوں اپنے کفر پر پردہ ڈالا کہ ہم انہیں
صرف اس وجہ سے نبی مانتے ہیں کہ قرآن مجید نے انہیں انبیاء میں
شمار کردیا ہے۔ پھر پلٹ گیا اور بولا کہ ان کی نبوت کا ثبوت ممکن نہیں
اور اُس کے اس قول میں جیسا کہ دیکھ رہے ہو قرآن مجید کا بھی
جھٹلانا ہے کہ اس نے ایسی بات فرمائی جس کے بطلان پر دلائل
قائم ہیں۔ ان کے سوا اُس کے کفریاتِ ملعونہ اور بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو اُس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔

دوسرا فرقہ وہابیہ امثالیہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے چھ یا سات مثل موجود ماننے والے) اور **خواتمیہ** (یعنی نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور طبقاتِ زمین میں چھ خاتم النبیین موجود
جاننے والے) اور ہم سابق میں اُن کے احوال واقوال اور یہ کہ وہ
تھے اور نہ رہے بیان کر چکے ہیں اور وہ کئی قسم ہیں، ایک امیریہ
امیر حسن و امیر احمد سہسوانیوں کی طرف منسوب اور نذیریہ
نذیر حسین دہلوی کی طرف منسوب اور قاسمیہ

المنسوبة الى قاسم النانوتی صاحب "تحذیر الناس" وھو القائل فیہ لو فرض فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لو حدث بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی جدید لم یخل ذلک بخاتمیتہ وانما یتخیل العوام انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین بمعنی اٰخر النبیین مع انہ لا فضل فیہ اصلا عند اھل الفہم الی اٰخر ماذکر من الھذیانات وقد قال فی التتمۃ والاشباہ وغیرھما اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اھ النانوتی ھٰذا ھو الذی وصفہ محمد علی الکانفوری ناظم الندوۃ بحکیم الامۃ المحمدیۃ فسبحٰن مقلب القلوب والابصار، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ الواحد القھار العزیز الغفار، فھؤلاء المردۃ المریدۃ الخناس مع اشتراکھم فی تلک الداھیۃ الکبریٰ، مفترقون فیما بینھم علی اٰراء یوحی بھا الیھم الشیطان غرورا، وقد فصلت فی غیر ما رسالۃ

قاسم نانوتوی کی طرف منسوب جس کی **تحذیر الناس** ہے اور اس نے اپنے اس رسالہ میں کہا ہے بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں الخ حالانکہ فتاویٰ تتمہ اور الاشباہ والنظائر وغیرہما میں تصریح فرمائی کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریاتِ دین سے ہے اور یہ وہی نانوتوی ہے جسے **محمد علی کانپوری ناظم ندوہ** نے حکیم امتِ محمدیہ کا لقب دیا۔ پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو پلٹ دیتا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تو یہ سرکش شیطان کے چیلے باآنکہ اس مصیبتِ عظیم میں سب شریک ہیں، آپس میں مختلف رایوں میں پھٹے ہوئے ہیں جو شیطان فریب کی راہ سے ان کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اُن کی تفصیل متعدد رسالوں میں ہو چکی۔

ومنهم الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهي

تقوّل اولاً على الحضرة الصمدية تبعا لشيخ طائفته اسماعيل الدهلوی علیه ما علیه بامکان الکذب وقد رددت علیه هذیانه فی کتاب مستقل سمیته سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) وارسلته الیه وعلیه بصیغة الالتزام من بوسطة وأتت منه الرجعة بواسطتها منذ احدی عشرة سنة و قد اشاعوا ثلث سنین ان الجواب یکتب کتب یطبع ارسل للطبع وما کان الله لیهدی کید الخائنین ؛ فما استطاعوا من قیام و ما کانوا منتصرین ؛ والاٰن اذ قد اعمی الله سبحٰنه بصر من قد عمیت بصیرته من قبل فانّٰی یرجی الجواب ؛ و هل یجادل میت[1] من تحت التراب ؛ ثم تمادی به الحال ؛ فی الظلم والضلال ؛ حتی صرح فی فتوی له (قد رأیتها بخط وخاتمہ بعینی

تیسرا فرقہ وہابیہ کذّابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو

پہلے تو اُس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزّ وجلّ پر یہ افترا باندھا کہ "اُس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے" اور میں نے اُس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا جس کا نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) رکھا اور میں نے یہ کتاب بصیغۂ رجسٹری اُس کی طرف اور اُس پر بھیجی۔ اور بذریعۂ ڈاک اُس کے پاس سے رسید آگئی جسے گیارہ[11] برس ہوئے اور مخالفین تین[3] برس خبریں اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا لکھ گیا چھاپا جائے گا۔ چھپنے کو بھیجدیا۔ اور اللہ عزّ وجلّ اس لیے نہ تھا کہ دغابازوں کے مکر کو راہ دکھاتا تو وہ نہ کھڑے ہو سکے نہ کسی سے مدد پانے کے قابل تھے اور اب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں بھی اندھی کردیں جس کی ہیئے کی آنکھیں پہلے سے پھوٹ چکی تھیں تو اب جواب کی امید کہاں۔ اور کیا خاک کے نیچے سے مُردہ[1] جھگڑنے آئے گا۔ پھر تو ظلم و گمراہی میں اُس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اُس کا مُہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا

---

[1] هذا بحمد الله تعالیٰ من کرامات المصنف قاله فی حیاة الکنکوهی ثم اماته الله الکنکوهی ولم یقدره ان یحیر جوابا ۱۲ مصحح غفرله۔ یہ بعنایتِ الٰہی حضرت مصنف کی کرامتوں سے ہے یہ لفظ انھوں نے گنگوہی کی زندگی میں لکھا تھا پھر اللہ عزّ وجلّ نے گنگوہی کو موت دی اور اصلاً جواب دینے پر قادر نہ کیا۔ ۱۲ مصحح غفرلہٗ۔

وقد طبعت مرارا فی بمبئ وغیرھا مع ردھا) " ان من یکذب اللہ تعالیٰ بالفعل ویصرح انہ سبحنہ وتعالیٰ قد کذب وصدرت منہ ھذہ العظیمۃ فلا تنسبوہ الیٰ فسق فضلا عن ضلال فضلا عن کفر فان کثیرا من الائمۃ قد قالوا بقیلہ ، وانما قصاریٰ امرہ انہ مخطئ فی تاویلہ" ، فلا الٰہ الا اللہ انظر الی وخامۃ عواقب التکذیب بالامکان کیف جرت الی التکذیب بالفعل سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل اولئک الذین اصمھم اللہ واعمیٰ ابصارھم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **ومنھم الوھابیۃ الشیطانیۃ** ھم کالفرقۃ الشیطانیۃ من الروافض کانوا اتباع شیطان الطاق[1] وھؤلاء اتباع شیطان الآفاق ابلیس اللعین وھم ایضاً اذناب ذلک المکذب الکنکوھی فانہ صرح فی کتابہ البراھین القاطعۃ وماھی واللہ الا القاطعۃ لما امر اللہ بہ ان یوصل بان

جو بمبئی وغیرہ میں **بارہا مع رد کے چھپا**) صاف لکھ گیا کہ "جو اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اُس سے صادر ہو چکا تو اُسے کفر بالائے طاق ، گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو۔ اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے ہیں جیسا اُس نے کہا اور بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی" ۔ تو لا الٰہ الا اللہ اللہ عزوجل کے امکانِ کذب ماننے کا بُرا انجام دیکھ کیونکر وقوعِ کذب ماننے کی طرف کھینچ کر لے گیا۔ یونہیں سنت الٰہیہ جل وعلا چلی آئی ہے اگلوں سے۔ یہی ہیں وہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کر دیں ولا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **چوتھا فرقہ وہابیہ شیطانیہ ہے** اور وہ رافضیوں کے فرقۂ شیطانیہ کی طرح ہیں وہ شیطان الطاق[1] کے پیرو تھے۔ اور یہ شیطان آفاق ابلیس لعین کے پیرو ہیں اور یہ بھی اُسی تکذیب خدا کرنے والے گنگوہی کے دُم چھلے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براھین قاطعہ میں تصریح کی (اور خدا کی قسم وہ قطع نہیں کرتی مگر اُن چیزوں کو جن کے جوڑنے کا اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے) کہ اُن کے

---

[1] ھو کبیر الفرقۃ الشیطانیۃ کان یکون فی طاق جامع الکوفۃ فتسمیہ الشیاطین مومن الطاق وسماہ الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیطان الطاق اھ مصحح غفرلہ۔ وہ فرقۂ شیطانیہ کا گرو ہے جامع مسجد کوفہ کے طاق میں رہا کرتا تھا تو وہ شیاطین اسے مومن الطاق کہا کرتے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام شیطان الطاق رکھا۔ ۱۲ مصحح غفرلہ

شیخهم ابلیس اوسع علما من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلّم وهذا نصه الشنیع بلفظه الفظیع ص۴۷ شیطان و ملک الموت کو الخ

ای ان هٰذه السعة فی العلم ثبتت للشیطان و ملك الموت بالنص وای نص قطعی فی سعة علم رسول الله صلّی الله تعالٰی علیه وسلم حتی تُردّ به النصوصُ جمیعا ویُثبت شرك وکتب قبله ان هٰذا الشرك لیس فیه حبة خردل من ایمان فیاللّمسلمین ؛ یاللّمؤمنین بسید المرسلین، صلی الله تعالٰی علیه وعلیهم اجمعین ؛ انظروا الٰی هٰذا الذی یدّعی علوّ الکعب فی العلوم والاتقان وسعة الباع فی الایمان والعرفان ؛ ویُدعٰی فی اذنابه بالقطب وغوث الزمان ؛ کیف یسب محمدا رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ملأفیه ویؤمن بسعة علم شیخه ابلیس ویقول لمن علمه الله مالم یکن یعلم وکان فضل الله علیه عظیما الذی تجلّٰی لهٗ کل شیء وعرفه وعلم ما فی السمٰوٰت والارض وعلم ما بین المشرق والمغرب وعَلِمَ عِلْمَ الاولین والاٰخرین کما نص علٰی کل ذٰلك الاحادیث الکثیرة

پیر ابلیس کا علم نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے علم سے زیادہ ہے اور یہ اُس کا بُرا قول خود اُس کے بد الفاظ میں ص۴۷ پر یوں ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور اس سے پہلے لکھا کہ شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے۔

فریاد اے مسلمانو۔ فریاد اے وہ جو سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلّم پر ایمان رکھتے ہو اسے دیکھو یہ جو دعوٰی کرتا ہے کہ علم و پختہ کاری میں اُونچے پائے پر ہے اور ایمان و معرفت میں ید طولٰے رکھتا ہے اور اپنے دم چھلّوں میں قطب اور غوث زمانہ کہلاتا ہے کیسی منہ بھر کے گالی دے رہا ہے محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو۔ اور اپنے پیر ابلیس کی وسعتِ علم پر تو ایمان لاتا ہے اور وہ جنہیں اللہ عزّوجلّ نے سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ عزّوجلّ کا فضل اُن پر عظیم ہے وہ جن کے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور انھوں نے ہر چیز پہچان لی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے جان لیا اور مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے سب جان لیا اور تمام اگلوں پچھلوں کا علم انہیں حاصل ہوا جیسا کہ ان تمام باتوں پر بکثرت احادیث میں تصریح فرمائی

انہ" ای نص فی سعۃ علمہ" فہل لیس
ھذا ایمانا بعلم ابلیس وکفرا بعلم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد قال فی
نسیم الریاض کما تقدم من قال فلان اعلم
منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ و
نقصہ فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب
من غیر فرق لا نستثنی منہ صورۃ
وھذا کلہ اجماع من لدن الصحابۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم **ثم اقول**
انظروا الی اثار ختم اللہ تعالیٰ
کیف یصیر البصیر اعمیٰ ؁ و
کیف یختار علی الہدی العمیٰ ؁
یومن بعلم الارض المحیط لابلیس
واذا جاء ذکر محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
قال "ھذا شرک" وانما الشرک اثبات الشریک
للہ تعالیٰ فالشیء اذا کان اثباتہ لاحد
من المخلوقین شرکا کان شرکا قطعا لکل
الخلائق اذ لا یصح ان یکون احد
شریکا للہ تعالیٰ فانظروا کیف
امن بان ابلیس شریک لہ سبحنہ

اُن کے حق میں یوں کہتا ہے کہ۔ "اُن کی وسعت علم میں
کونسی نص ہے"۔ کیا یہ علم ابلیس پر ایمان اور علم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہ ہوا اور بیشک
نسیم الریاض میں فرمایا (جیسا کہ اُس کا نص اصل کتاب میں
گزر چکا ہے) کہ جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے علم سے زیادہ بتائے اُس نے بیشک حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی۔
تو وہ گالی دینے والا ہے اور اُس کا حکم وہی ہے جو
گالی دینے والے کا ہے اصلاً فرق نہیں، اس میں سے ہم
کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے سے اب تک برابر اجماع
چلا آیا ہے **پھر میں کہتا ہوں** اللہ کے مُہر کر دینے کے اثر
دیکھو کیونکر انکھیارا اندھا ہو جاتا ہے اور راہِ حق چھوڑ
کر چوپٹ ہونا پسند کرتا ہے ابلیس کے لیے تو زمین کے
علم محیط پر ایمان لاتا ہے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا ذکر آیا تو کہتا ہے "یہ شرک ہے" حالانکہ شرک تو اسی کا
نام ہے کہ اللہ عزوجل کے لیے کوئی شریک ٹھہرایا جائے
تو جس چیز کا مخلوق میں سے کسی ایک کے لیے ثابت کرنا
شرک ہو تو وہ تمام جہان میں جس کے لیے ثابت کی جائے
یقیناً شرک ہوگا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا تو دیکھو
ابلیس لعین کا اللہ عزوجل کیساتھ شریک ہونے کا کیسا ایمان

وانما الشرکة منتفیة عن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم انظروا الی غشاوۃ غضب اللہ تعالیٰ علی بصرہ یطالب فی علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالنص ولا یرضی بہ حتی یکون قطعیا فاذا جاء علی سلب علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمسک فی ھذا البیان نفسہ علی ص۴۶ بستۃ اسطر قبل ھذا الکفر المھین ÷ بحدیث باطل لا اصل لہ فی الدین ÷ وینسبہ کذبا الی من لم یروہ بل ردہ بالرد المبین ÷ حیث یقول روی الشیخ عبد الحق (قدس سرہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال) لا اعلم ماوراء ھذا الجدار اھ مع ان الشیخ قدس اللہ تعالیٰ سرہ انما قال فی مدارج النبوۃ ھکذا یشکل ھٰھنا بان جاء فی بعض الروایات ان قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما انا عبد لا اعلم ماوراء ھذا الجدار وجوابہ ان ھذا القول لا اصل لہ ولم تصح بہ الروایۃ اھ فانظروا کیف یحتج بلا تقربوا الصلوٰۃ ویترک "وانتم سکٰری" وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی لا اصل لہ اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القریٰ لم یعرف لہ سند ..... وقد عرضت تولیہ ھٰذین اعنی

رکھتا ہے، شرکت تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منتفی ہے۔ پھر غضب الٰہی کا گھٹا ٹوپ اُس کی آنکھوں پر دیکھو علم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تو نص مانگتا ہے اور نص پر بھی راضی نہیں جب تک قطعی نہ ہو اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی پر آیا تو خود اسی بحث میں ص۴۶ پر اس ذلت دینے والے کفر سے چھ سطر پہلے ایک باطل روایت کی سند پکڑی جس کی دین میں باکل اصل نہیں اور اُن کی طرف اس کی جھوٹی نسبت کر رہا ہے جنھوں نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ اُس کا صاف رَد کیا۔ کہ کہتا ہے شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ حالانکہ شیخ نے مدارج النبوۃ میں یوں فرمایا ہے۔ یہاں یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ بعض روایات میں آیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں فرمایا میں تو ایک بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے معلوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قول محض بے اصل ہے اس کی روایت صحیح نہ ہوئی دیکھو کیسی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃ سے دلیل لایا اور وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی کو چھوڑ گیا۔ اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا اس کی کچھ اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا اس کی کوئی سند نہ پہچانی گئی۔ اور میں نے اُس کے یہ دونوں قول یعنی وہ جو اُس نے تکذیب الٰہی عزّ جلالہ

ما اقترف من تكذيب الله سبحٰنهٗ وتنقيص
علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على
بعض تلامذته ومريديه فعارضني وقال
ما كان شيخنا ليتفوّه بامثال هٰذا الكفر
فاريته الكتاب ؛ وكشفت عن كفره الحجاب ؛
فَاَجاءه الاضطراب ؛ الى ان قال ليس
هذا الكتاب لشيخي انما هو لتلميذه
خليل احمد الانبهتي فقلت هو قد قرظ
عليه وسماه كتابا مستطابا وتاليفا نفيسا
ودعا الله تعالى ان يتقبله وقال هٰذا الكتاب
دليل واضح على سعة نور علم مؤلفه وفسحة
ذكائه وفهمه وحسن تقريره وبهاء تحريره
اھ فقال لعله لم ينظر فيه مستوعبا انما نظر
بعض مواضع متفرقة واعتمد على علم تلميذه
قلت كلا بل قد صرح في هٰذا التقريظ انه راٰه
من اوله الى اٰخره قال لعله لم ينظُر فيه نظر
تدبر قلت كلا بل قد صرح فيه انه راٰه بنظر
غائر وهٰذا لفظه في التقريظ انّ احقر الناس
رشيد احمد الكنكوهي طالع هٰذا الكتاب
المستطاب البراهين القاطعة من
اوله الى اٰخره بامعان النظر اھ

اور تنقیص علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وبال
اپنے سر لیا اُس کے بعض شاگردوں اور مریدوں کے
سامنے پیش کیے تو اُس نے میرا خلاف کیا اور بولا
بھلا ہمارے پیر کہیں ایسے کفر بک سکتے ہیں۔ تو میں نے
اُسے کتاب دکھائی اور اُس کے کفر کا پردہ کھولا۔ تو
مجبور ہو کر اُسے یہ کہنا پڑا کہ یہ کتاب میرے پیر کی نہیں
یہ تو اُن کے شاگرد خلیل احمد انبہٹی کی ہے۔ میں نے
کہا اُس نے اِس پر تقریظ لکھی۔ اور اِسے کتاب ستطاب اور
تالیف نفیس کہا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اسے
قبول کرے اور کہا یہ براہین قاطعہ اپنے مصنّف کی
وسعتِ نورِ علم اور فسحت ذکاء و فہم و حسن تقریر و بہائے
تحریر پر دلیلِ واضح ہے۔ تو اُس کا مرید بولا کہ شاید
اُنھوں نے یہ کتاب ساری نہ دیکھی۔ کہیں کہیں متفرق
جگہ سے کچھ دیکھی اور اپنے شاگرد کے علم پر بھروسا کیا۔
میں نے کہا یوں نہیں بلکہ اُس نے اسی تقریظ میں تصریح
کی ہے کہ اُس نے یہ کتاب اوّل سے آخر تک دیکھی۔ بولا
شاید اُنھوں نے غور سے نہ دیکھی ہوگی۔ میں نے کہا
ہشت۔ بلکہ اُس نے تصریح کی ہے کہ میں نے اسے
بغور دیکھا اور تقریظ میں اُس کی عبارت یہ ہے۔ اس
احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب
براہین قاطعہ کو اوّل سے آخر تک بغور دیکھا۔ انتہیٰ۔

فبهت الذی کابر واللہ لایھدی کید المکابرین

ومن کبراء ھؤلاء الوھابیۃ الشیطانیۃ

رجل اٰخر من اذناب الگنگوھی یقال لہ اشرفعلی

التانوی صنف رسیلۃ لاتبلغ اربعۃ اوراق

وصرح فیھا بان العلم الذی لرسول اللہ صلی اللہ

تعالٰی علیہ وسلم بالمغیبات فان مثلہ حاصل

لکل صبی وکل مجنون بل لکل حیوان وکل بھیمۃ

وھذا لفظہ الملعون ان صح الحکم علٰی ذات

النبی المقدسۃ بعلم المغیبات کما یقول بہ

زید فالمسئول عنہ انہ ماذا اراد بھذا

ابعض الغیوب ام کلھا فان اراد البعض فای

خصوصیۃ فیہ لحضرۃ الرسالۃ فان مثل ھذا

العلم بالغیب حاصل لزید وعمرو بل لکل صبی و

مجنون بل لجمیع الحیوانات والبھائم وان اراد

الکل بحیث لایشذ منہ فرد فبطلانہ ثابت نقلا

وعقلا اھ **اقول** فانظر الٰی اٰثار ختم اللہ تعالٰی

کیف یسوّی بین رسول اللہ صلی اللہ

تعالٰی علیہ وسلم وبین کذا وکذا وکیف

ضل عنہ ان علم زید وعمرو

وعلم عظماء ھذا المتشیخ الذین

سماھم بالغیوب لایکون ان کان الا

۵ شذّ یشُذّ بالضم علی الشذوذ والشذرۃ ویشِذّ بالکسر علی القیاس - ھذا الذی ذکرہ ائمۃ الصرف - تاج العروس - ۱۲

تو دنگ ہو کر رہ گیا ناحق جھگڑنے والا۔ اور اللہ تعالٰی

ہٹ دھرموں کا مکر نہیں چلنے دیتا۔ اور اس فرقۂ وہابیہ

شیطانیہ کے بڑوں میں ایک اور شخص اسی گنگوہی کے دم چھلوں

میں ہے جسے **اشرفعلی تھانوی** کہتے ہیں اُس نے ایک

چھوٹی سی رسلیا تصنیف کی کہ چار ورق کی بھی نہیں اور

اُس میں تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچّے اور ہر پاگل بلکہ

ہر جانور اور ہر چار پائے کو حاصل ہے اور اُس کی ملعون

عبارت یہ ہے آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا

اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے

مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علومِ غیبیہ مراد

ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو

زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے

بھی حاصل ہے الٰی قولہ اور اگر تمام علومِ غیب مراد ہیں

اس طرح کہ اُس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا

بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔ **میں کہتا ہوں**

اللہ تعالٰی کی مہر کا اثر دیکھو یہ شخص کیسی برابری کر رہا ہے

رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور جنین و جناں میں اور

کیونکر اتنی سی بات اُس کی سمجھ میں نہ آئی کہ زید اور عمرو

اور اس شیخی بگھارنے والے کے یہ بڑے جن کا اس نے

نام لیا انہیں غیب کی کوئی بات معلوم ہو گی بھی تو محض

ظنا وانما العلم الیقینی بھا اصالۃً لانبیاء اللہ تعالٰی
وما حصل بہ القطع لغیرھم فانما یحصل
بانباء الانبیآء علیھم الصلٰوۃ والسلام لاغیر
المتر الی ربك کیف یقول وَمَا كَانَ اللّٰہُ
لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ
رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وقال عز من قائل عٰلِمُ الْغَيْبِ
فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ
رَّسُوْلٍ الآیۃ فانظر کیف ترك القرآن ؛ وودّع
الایمان ؛ واخذ یسأل عن الفرق بین النبی و
الحیوان ؛ کذٰلك یطبع اللہ علٰی
قلب کل متکبر خوّان ؛ ثم انظروا
کیف حصر الامر بین مطلق العلم
والعلم المطلق ولم یجعل الفرق بعلم
حرف او حرفین وعلوم خارجۃ عن
العد والحد شیئا فانحصر الفضل عندہٗ فی
الاحاطۃ التامۃ ووجب سلب الفضیلۃ عن
کل فضل اُبقی بقیۃٌ فوجب سلب فضل
العلم مطلقا عن الانبیاء علیھم الصلٰوۃ
والسلام من دون تخصیص
بالغیب والشھود وجریان تقریرہ
الخبیث فیہ اظھر من جریانہ

بطورِ ظن حاصل ہوگی۔ امورِ غیب پر علمِ یقینی تو اصالۃً خاص
انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کو ملتا ہے اور غیر انبیاء کو
جن امورِ غیب پر یقین حاصل ہوتا ہے وہ انبیاء ہی کے
بتانے سے ملتا ہے علیہم الصلاۃ والسلام نہ اور کسی کے
کیا تو نے اپنے رب کو نہ دیکھا کیسا ارشاد فرماتا ہے کہ
اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کر دے ہاں
اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنی مشیت کے موافق اپنے رسولوں کو
چُنتا ہے۔ اور اُسی نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا)
اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلّط
نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ دیکھو اس
شخص نے کیسا قرآن عظیم کو چھوڑا اور ایمان کو رخصت کیا
اور یہ پوچھنے بیٹھا کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے ایسے
ہی اللہ مُہر لگا دیتا ہے ہر مغرور بڑے دغاباز کے دل پر۔ پھر
خیال کرو اُس نے کیونکر مطلق علم اور علمِ مطلق میں حصر کر دیا
اور ایک دو حرف جاننے اور اُن علموں میں جن کے لیے
حد نہ شمار کچھ فرق نہ جانا تو اُس کے نزدیک فضیلت
اِسی میں منحصر ہوگئی کہ پُورا احاطہ ہو اور فضیلت کا سلب
واجب ہوا ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے
تو غیب اور شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی، مطلق علم کی
فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے واجب
ہوا۔ اور علمِ غیب میں جاری ہونے سے مطلقِ علم میں اُس کی

س پ۴ ع۹ - س پ۲۹ ع۱۲ -

فی علم الغیب فان حصول مطلق العلم ببعض
الاشیاء لکل انسان وحیوان اظھر من
حصول بعض علوم الغیب لھم **ثم اقول** لن
تری ابدا من ینقص شان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم وھو معظم لربہ عزوجل کلا واللہ
انما ینقصہ من ینقص ربہ تبارک وتعالیٰ
کما قال عزوجل وما قدروا اللہ حق
قدرہ فان ذات التقریر الخبیث ان لم یجر
فی علم اللہ عزوجل فانہ یجری بعینہ من
دون کلفۃ فی قدرتہ سبحنہ وتعالیٰ کأن
یقول ملحد منکر لقدرتہ العامۃ سبحنہ و
تعالیٰ متعلما من ھذا الجاحد المنکر لعلم محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ ان صح الحکم علی ذات
اللہ المقدسۃ بالقدرۃ علی الاشیاء کما یقول
بہ المسلمون فالمسئول عنھم انھم ماذا
ارادوا بھذا ابعض الاشیاء ام کلھا فان
ارادوا البعض فای خصوصیۃ فیہ لحضرۃ
الالوھیۃ فان مثل ھذہ القدرۃ علی الاشیاء
حاصلۃ لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون بل
لجمیع الحیوانات والبھائم وان ارادوا الکل بحیث
لایشذ منہ فرد فبطلانہ ثابت عقلا و

تقریر خبیث کا جاری ہونا زیادہ ظاہر ہے کہ ہر آدمی و جانور
کے لیے بعض اشیاء کا مطلق علم حاصل ہونا انہیں علمِ غیب
حاصل ہونے سے زائد روشن ہے۔ **پھر میں کہتا ہوں**
ہرگز کبھی تو نہ دیکھے گا کہ کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی شان گھٹائے اور وہ اُن کے رب جل وعلا کی تعظیم کرتا ہو۔
حاشا خدا کی قسم اُن کی شان وہی گھٹائے گا جو اُن کے
رب تبارک وتعالیٰ کی شان گھٹاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل
نے فرمایا ہے کہ ظالموں نے قرار واقعی خدا ہی کی قدر
نہ پہچانی۔ اس لیے کہ یہ گندی تقریر اگر علم اللہ عزوجل میں
جاری نہ ہو تو وہ قدرتِ الٰہی میں بعینہٖ بغیر کسی تکلف کے
جاری ہے۔ جیسے کوئی بیدین جو اللہ سبحنہ وتعالیٰ کی
قدرتِ عامہ کا منکر ہو اس منکر سے کہ علمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا انکار رکھتا ہے سیکھ کر یوں کہے کہ اللہ عزوجل کی
ذاتِ مقدسہ پر قدرت کا حکم کیا جانا اگر بقول مسلمانان
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قدرت سے
مراد بعض اشیاء پر قدرت ہے یا کل اشیاء پر۔ اگر
بعض پر قدرت ہونا مراد ہے تو اس میں اللہ عزوجل کی
کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و
مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور
اگر کل اشیاء پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اُس کی ایک
فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے

نقلا فان من الاشیاء ذاته تعالیٰ شانه و
لاقدرة له علی نفسه والا لکان مقدورا فکان
ممکنا فلم یکن واجبا فلم یکن الٰھا فانظر
الی الفجور کیف یجر بعضه الی بعض والعیاذ
باللّٰه رب العٰلمین **وبالجملة ھؤلاء الطوائف
کلھم کفار مرتدون خارجون عن
الاسلام باجماع المسلمین** وقد قال فی البزازیة
والدرر والغرر والفتاوی الخیریه ومجمع الانھر
والدر المختار وغیرھا من معتمدات الاسفار
فی مثل ھؤلاء الکفار من شك فی کفره و
عذابه فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف
ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام
من الملل او وقف فیھم او شك اھ وقال فی
البحر الرائق وغیره من حسن کلام اھل الاھواء
اوقال معنوی اوکلام له معنی صحیح ان کان
ذٰلك کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال
الامام ابن حجر فی "الاعلام" فی
فصل الکفر المتفق علیه بین ائمتنا
الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر
یکفر وکل من استحسنه
اورضی به یکفر اھ فالحذر الحذر ؛

ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذاتِ باری بھی ہے اور
اُسے خود اپنی ذات پر قدرت نہیں ورنہ تحتِ قدرت
ہوجائے گا تو ممکن ہوجائے گا تو واجب نہ رہے گا تو
اِلٰہ نہ رہے گا تو بدکاری کو دیکھو کیسی ایک دوسری کی طرف کھینچ کے
لے جاتی ہے اور اللہ کی پناہ جو سارے جہان کا مالک ہے
خلاصۂ کلام یہ ہے کہ **یہ طائفے سب کے سب کافر و
مرتد ہیں باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں** اور
بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور
درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں
فرمایا کہ جو اِن کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے
اور شفا شریف میں فرمایا ہم اُسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو
کافر نہ کہے جس نے ملتِ اسلام کے سوا کسی ملت کا
اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے
اور بحر رائق وغیرہ میں فرمایا۔ جو بددینوں کی بات کی
تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی
صحیح معنی ہیں اگر اُس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو
اُس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہوجائے گا اور امام ابن حجر نے
کتاب "الاعلام" کی اُس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں
جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا
جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اُس بات کو اچھا بتائے
یا اُس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ ہاں ہاں احتیاط احتیاط

ايها الماء والمدر ÷ فان الدين
اعز ما يؤثر ÷ وان الكافر لا يوقر ÷
وان الضلال اهم ما يحذر ÷
وان الشر اجلب للشر ÷ وان
الدجال شر منتظر ÷ وان اتباعه
اوفر واكثر ÷ وان عجائبه
اظهر واكبر ÷ وان الساعة
ادهى وامر ÷ ففروا الى
الله ÷ فقد بلغ السيل زباه ÷
ولا حول ولا قوة الا بالله ÷
وانما اطنبنا فى هذا المقام ÷
لان التنبيه على هذا من
اهم المهام ÷ وحسبنا الله
ونعم الوكيل ÷ وافضل الصلاة
واكمل التبجيل ÷ على سيدنا
محمد واله اجمعين ÷ والحمد لله رب
العلمين ÷ انتهى كلام المعتمد المستند
هذا ما اردنا عرضه عليكم ÷ ورجونا كل
خير وبركة لديكم ÷ افيدونا الجواب ÷
ولكم جزيل الثواب ÷ من الملك الوهاب ÷
والصلوة والسلام على الهادى للصواب ÷

اے مٹی اور پانی کے پُتلے کہ تمام چیزیں جو پسند کی جائیں
دین اُن سب سے زیادہ عزت والا ہے اور بیشک کافر کی
توقیر نہ کی جائے گی اور بیشک گمراہی سے بچنا سب سے زیادہ
اہم ہے اور بیشک ایک شر دوسرے شر کو نہایت
کھینچ لانے والا ہے اور بیشک جن چیزوں کا انتظار کیا جاتا ہے
ان سب میں بدتر دجال ہے اور بیشک اُس کے پیرو اِن
لوگوں کے پیرؤوں سے بھی بہت زیادہ ہوں گے اور بیشک
اس کے اچنبے ان کے شعبدوں سے زیادہ ظاہر اور بڑے
ہوں گے اور بیشک قیامت سب سے زیادہ دہشت والی
اور سب سے زیادہ کڑوی ہے تو اللہ کی طرف بھاگو کہ اُبلا
ٹیلوں تک پہنچ گیا اور نہ بدی سے پھرنا نہ نیکی کی طاقت مگر
اللہ کی توفیق سے۔ میں نے اس لیے اس مقام میں کلام طویل کیا کہ
ان باتوں پر تنبیہ کرنا اُن چیزوں میں تھا جو ہر مہم سے بڑھ کر
مہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانیوالا
اور سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر تعظیم ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور اُن کی تمام آل پر اور سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے
جہان کا ——— یہاں تک "المعتمد المستند" کا کلام ختم ہوا۔

یہ ہے وہ جسے ہم نے آپ پر پیش کرنا چاہا
اور آپ کے پاس سے ہر خیر و برکت کی اُمید ہے۔ ہمیں
جواب افادہ کیجئے۔ اور آپ کے لیے بادشاہ کثیر العطا کی
طرف سے بہت ثواب ہے۔ اور درود و سلام رہنمائے حق

والآل والاصحاب ؛ الی یوم الجزاء والحساب ؛

۲۱ ذی الحجۃ یوم الخمیس ۱۳۲۳ھ فی مکۃ المکرمۃ

زادھا اللہ شرفا وتکریما امین ۔

اور اُن کے آل واصحاب پر روزِ جزا وشمار تک ۔

۲۱ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۳۲۳ھ مکہ مکرمہ میں لکھا گیا

اللہ اُس کا شرف واعزاز زیادہ کرے۔ الٰہی ایسا ہی کر

صورۃ ما حررہ البحر الطمطام ؛

الحبر القمقام ؛ العلامۃ الھمام ؛

والرحلۃ القرم الکرام ؛ برکۃ الانام ؛

المفضال المقدام ؛ المتبتل الی اللہ ؛

التقی النقی الاواہ ؛ شیخ العلماء الکرام ؛

ببلد اللہ الحرام ؛ سیدنا ومولانا الشیخ

محمد سعید بابصیل ؛ اسبل اللہ

علیہ من منہ ابسط ذیل ؛ مفتی

الشافعیۃ ؛ بمکۃ المحمیۃ ؛

(۱) تقریظ دریائے زخّار عالمِ کبیر جلیل المقدار

علّامہ بلند ہمّت مرجع مستفیدین

سردار کریم برکت خلق صاحبِ فضل و

تقدم منقطع بخدا پرہیزگار پاکیزہ

صاحبِ دردِ دل مکہ معظمہ میں علمائے کرام

کے اُستاد حرمِ محترم میں شافعیہ کے

مفتی سیّدنا ومولٰنا محمد سعید

بابصیل اللہ اُن پر اپنے احسانوں سے

نہایت وسیع دامن ڈالے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ الذی جعل علماء الشریعۃ

المحمدیۃ بھجۃ الوجود ؛ و

ملأ بارشادھم وایضاحھم الحق

المدائن والنجود ؛ وحرس

بنضالھم عن دین سید المرسلین ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں اس خدا کو ہیں جس نے علمائے شریعت

محمدیہ کو عالم کی تازگی بنایا ؛ اور اُن کی ہدایت اور

حق کو واضح کرنے سے شہروں اور بلندیوں کو بھر دیا

اور ان کی حمایتِ دینِ سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلّم سے حضور کی ملّتِ پاکیزہ کی چار دیواری کو

سور ملته المطهرة عن
التعدی علیه وابطل بادلتهم الواضحة
ضلال المضلین الملحدین: اما بعد
فقد نظرت الی ما حررہ ونقحه العلامة
الکامل، والجهبذ الذی عن دین
نبیه یجاهد ویناضل: اخی وعزیزی
الشیخ احمد رضا خاں فی کتابه الذی
سماہ المعتمد المستند: الذی رد فیه
علی رؤس اهل البدع والزندقة
الخبثاء بل هم اشر من کل خبیث و
ومفسد ومعاند وبیّن فی هذہ
الرسالة مختصر ما الفه من الکتاب
المذکور وبین فیها اسماء جملة
من الفجرة الذین کادوا ان یکونوا
بضلالهم من اسفل الکافرین
فجزاہ الله فیما بین وهتك به خیمة
خبثهم وفسادهم الجزاء الجمیل:
وشکر سعیه واحلّه من قلوب اهل
الکمال المحل الجلیل: قاله بفمه: وامر
برقمه: المرتجی من ربه کمال النیل:
محمد سعید بن محمد بابصیل: مفتی الشافعیة

دست درازی سے محفوظ فرمایا، اور اُن کی روشن
دلیلوں سے گمراہ گر بیدینوں کی گمراہی کو باطل کر دکھایا
بعد حمد و صلاۃ میں نے وہ تحریر دیکھی جسے اُس
علّامۂ کامل اُستاد ماہر نے نہایت پاکیزگی سے لکھا
جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی طرف سے
جہاد و جدال کرتا ہے یعنی میرے بھائی اور میرے
معزز حضرت احمد رضا خاں نے اپنی کتاب مسمّٰی بہ
المعتمد المستند میں جس میں بدمذہبی و بیدینی کے
خبیث سرداروں کا رَد کیا ہے۔ بلکہ وہ ہر خبیث
اور مفسد اور ہٹ دھرم سے بدتر ہیں اور مصنّف نے
اس رسالہ میں اپنی کتاب مذکور سے کچھ خلاصہ کیا ہے،
اور اُس میں اُن چند فاجروں کے نام بیان کیے
ہیں جو اپنی گمراہی کے سبب قریب ہے کہ سب
کافروں سے کمینہ تر کافروں میں ہوں تو اللہ اُسے
اُس کے بیان پر اور اِس پر کہ اُس نے ان کی
خباثتوں اور فسادوں کا پردہ فاش کر دیا عمدہ
جزاء عطا فرمائے۔ اور اُس کی کوشش قبول کرے
اور اہل کمال کے دلوں میں اُس کی عظیم وقعت پیدا
کرے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور حکم دیا اس کے
لکھنے کا اپنے رب سے پوری مرادیں پانے کے
امیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے کہ مکۂ معظمہ میں

ع۵ احلّه المکان وبه: جعله یحلّه: ۵: کسی کو کسی جگہ اتارنا - ۱۲ ن

بمکۃ المحمیۃ ؛ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ ولمحبیہ واخوانہ وجمیع المسلمین۔

(مہر: محمد سعید بابصیل)

شافعیہ کا مفتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور اُس کے ماں باپ اور استاذوں اور دوستوں اور بھائیوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

(مہر: محمد سعید بابصیل)

صورۃ ما زبرہ اوحد العلماء الحقانیۃ ؛ وافرد العظماء الربانیۃ ؛ ذوالمناصب والمحامد ؛ فخر الاماثل والاماجد ؛ الورع الزاھد ؛ والبارع الماجد ؛ شیخ الخطباء والائمۃ ؛ بمکۃ المکرمۃ ؛ مانع الزیغ والفساد ؛ مانح الفیض والسداد ؛ مولٰینا الشیخ احمد ابوالخیر میرداد ؛ حفظہ اللہ تعالیٰ الیٰ یوم التنادعہ ؛

تقریظ یکتائے علمائے حقانی یگانۂ کبرائے ربانی مرتبوں اور تعریفوں والے عمائد واکابر کے فخر صاحبِ زہد وورع ۔ حیرت بخش کمالات کے بزرگ مکہ معظمہ میں خطیبوں اور اماموں کے سردار کجی وفساد کے روکنے والے فیض وہدایت کے بخشنے والے مولٰنا شیخ ابوالخیر احمد میرداد اللہ عزّوجلّ قیامت تک اُن کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الذی منّ علی من شاء

سب خوبیاں اُس خدا کو کہ اُس نے جس پر چاہا

عہ یوم التناد : یوم القیامۃ لانہ ینادی فیہ اهل الجنۃ اهل النار وبالعکس وقال بتشدید الدال وفقد ذکر ۔ التنادّ : التفرق والتنافر ومنہ حتی یوم القیامۃ یوم التنادّ ۱۲

بالفیض والھدایۃ التی ھی من اعظم المنح ؛ وتفضل علیہ بالاصابۃ فی کل ماخطر ببالہ وسنح ؛ احمدہ ان جعل علماء امۃ نبینا کانبیاء بنی اسرائیل ؛ ورزقھم الملکۃ فی استنباط الاحکام باقامۃ البرھان والدلیل ؛ واشکرہ اذ رفع لمن انتصب منھم لاقامۃ الحق اعلاما ؛ وخفض معاندھم اذ صیرھم فی الخافقین اعلاما ؛ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ شھادۃ عبدٍ نطق بخلاصۃ التوحید ؛ وجعلہ فی جیدِ الزمان کالعقد الفرید ؛ واشھد انّ سیدنا ومولٰنا محمّدا عبدہٗ ورسولہٗ الذی بعثہٗ للعلمین نورا وھدیً ورحمۃ ؛ وارسلہٗ بالتوضیح لیکون الدین الحنیفی مبسوط الھذہ الامۃ ؛ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہ المصابیح الغرر ؛

فیض و ہدایت سے احسان فرمایا جو سب سے بڑی نعمت ہے اور اُس پر ایسا فضل کیا کہ جو کچھ اُس کے دل میں آئے اور جو خطرہ گزرے سب حق و مطابق تحقیق ہے میں اُس کی حمد کرتا ہوں کہ اُس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علمائے امت کو انبیائے بنی اسرائیل کی مانند کیا اور اُنہیں دلیل و حجت قائم کرنے کے ساتھ باریک احکام نکالنے کا ملکہ بخشا اور میں اُس کا شکر بجالاتا ہوں کہ علماء میں جنھوں نے تائیدِ حق کے لیے قیام کیا اللہ نے ان کے نشان بلند فرمائے اور اُن کے مخالف کو پست کیا کہ انھوں نے مشرق و مغرب میں شہرے پائے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں، ایسے بندے کی گواہی جو خالص توحید بولا اور اُسے زمانہ کی گردن میں یکتا حمائل کی طرح کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و آقا محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ تعالٰی نے سارے جہان کے لیے نور و ہدایت و رحمت کر کے بھیجا اور اُنہیں روشن بیان کے ساتھ بھیجا تاکہ یہ دینِ خالص امت پر کشادہ ہو جائے اللہ تعالٰی اُن پر درود و سلام بھیجے اور اُن کی آل پر کہ شمعِ تاباں

واصحابه نجوم الهدیٰ وعقود الدرر ؛

امابعد فالعلامة الفاضل ؛ الذی بتنویر ابصاره یحُلّ المشاکل والمعاضل ؛ المسمّٰی باحمد رضاخاں قد وافق اسمه مسماه ؛ وطابق درر الفاظه جوهر معناه ؛ فهو کنز الدر فائق المنتخب من خزائن الذخیرة ؛ وشمس المعارف المشرقة فی الظهیرة ؛ کشاف مشکلات العلوم فی الباطن والظاهر ؛ یحق لکل من وقف علی فضله ان یقول کم ترك الاوّل للاٰخر ؛ ؎

وانی وان کنت الاخیر زمانه
لاٰتٍ بمالم تستطعه الاوائل

ولیس علی الله بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

خصوصا بما ابداه فی هذه الرسالة ؛ الحریّة بالقبول والتعظیم والجلالة ؛ المسماة بالمعتمد المستند من الادلة والبراهین ؛ والقول الحق المبین ؛ القامع لاهل الکفر والملحدین ؛ فان من قال بهذه الاقوال معتقدا لها کما هی مبسوطة فی هذه الرسالة لاشبهة انه من الکفرة الضالین المضلین ؛ المارقین

ہیں اور اُن کے صحابہ پر کہ ہدایت کے ستارے اور موتیوں کی لڑیاں ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک وہ علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکلوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے **احمد رضاخاں** جو اسم بامسمّٰی ہے اور اُس کے کلام کا موتی اُس کے معنیٰ کے جواہر سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ باریکیوں کا خزانہ ہے محفوظ گنجینوں سے چُنا ہوا اور معرفت کا آفتاب ہے، جو ٹھیک دوپہر کو چمکتا علموں کی مشکلاتِ ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا جو اُس کے فضل پر آگاہ ہو اُسے سزاوار ہے کہ کہے اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے۔ ؎

زمانے میں مَیں گرچہ آخر ہوا
وہ لاؤں جو اگلوں سے ممکن نہ تھا

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

خصوصاً اُن دلیلوں اور حجتوں اور حق واضح باتوں کے باعث جو اُس نے اس رسالہ سزاوار قبول و تعظیم و اجلال مسمّٰی بہ المعتمد المستند میں ظاہر کیں جن سے اہلِ کفر و الحاد کی جڑ کھود ڈالی۔ اس لیے کہ جو اِن اقوال کا معتقد ہو جن کا حال اس رسالہ میں مشرح لکھا ہے وہ بیشک کافر ہے گمراہ ہے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے دین سے

عہ حلّ العقدة (ن) حلا نقضها وثلثها وفتحها ت ۱۲ ن

عہ قوله الاوّل بالضم وقد یفتح لم یجئ الا ابن الاعرابی والمعروف الفتح ت ۱۲ ن

من الدین ؛ مُروق السھم من الرمیۃ لدیٰ کل عالم من علماء المسلمین ؛ المؤیدۃِ لما علیہ اھل الاسلام و السنۃ والجماعۃ ؛ الخاذلۃِ لاھل البدع والضلالۃ والحماقۃ ؛ فجزاہ اللہ تعالیٰ عن المسلمین المقتدین بائمۃ الھدیٰ والدین الجزاءَ الوافر ؛ ونفع بہ وبتألیفہ فی الاول والاٰخر ؛ ولازال علیٰ ممرّ الزمان ؛ رافعالواء الحق ناصرالاھلہ ماتعاقب الملوان ، ومتّع اللہ الوجود بحیاتہ ومابرح ملحوظابعون اللہ وعنایاتہ ؛ محفوظابالسبع المثانی ؛ من کید کل عدو وحاسد شانی ؛ بجاہ عظیم الجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین ؛ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ؛ رقمہ فقیر ربہ ؛ واسیر ذنبہ ؛ احمد ابوالخیر بن عبد اللہ میرداد ؛ خادم العلم والخطیب والامام ؛ بالمسجد الحرام۔

(مہر: احمد ابوالخیر میرداد)

نکل گیا ہے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک جو ملّتِ اسلام و مذہب سنّت و جماعت کی تائید کرنے والے اور بدعت و گمراہی و حماقت والوں کے چھوڑنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ مصنّف کو اُن سب مسلمانوں کی طرف سے جو ائمۂ ہدایت و دین کے پیرو ہیں جزائے کثیر دے اور اُس کی ذات اور اُس کی تصنیفات سے اگلوں پچھلوں کو نفع بخشے اور وہ رہتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا اہل حق کو مدد دیتا رہے جب تک صبح و شام ہوا کرے اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے تمام جہان کو بہرہ مند کرے اور ہمیشہ مدد و عنایاتِ الٰہی کی نگاہ اُس پر رہے قرآنِ عظیم ہر دشمن و حاسد و بدخواہ کے مکر سے اُس کی حفاظت کرے صدقہ اُن کی وجاہت کا جن کی عزّت عظیم ہے جو انبیاء و مرسلین کے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ اُن پر اور اُن کے آل و اصحاب سب پر درود بھیجے اسے لکھا محتاجِ الٰہ گرفتارِ گناہ احمد ابوالخیر بن عبد اللہ میرداد نے کہ مسجد الحرام شریف میں علم کا خادم و خطیب و امام ہے۔

(مہر: احمد ابوالخیر میرداد)

عہ السبع المثانی کی رعایت سے شانی باثبات یا، مکتوب ہے ایسا ہی تقریظ ھ کے عنوان عربی میں ہے۔ ۱۲

---

(۳) صورۃ ماسطرہ مقدام العلماء المحققین ؛ وھمام العظماء المدققین

(۳) تقریظ پیشوائے علمائے محققین، والاہمّتِ کبرائے مدققین عظیم المعرفۃ ماہر سردار

العریف الماھر ؛ والغطریف الباھر ؛
والسحاب الھامر ؛ والقمر الزاھر ؛
ناصر السنّۃ ؛ وکاسر الفتنۃ ؛ مفتی
الحنفیۃ سابقا ؛ ومحط الرحال
سابقا ولاحقا ؛ ذو العز والافضال ؛
مولٰینا العلامۃ الشیخ صالح کمال ؛
توّجہ ذو الجلال ؛ بتیجان
العز والجمال ؛

بزرگ صاحب نورِ عظیم ابرِ بارندہ
ماہِ درخشندہ، ناصرِ سنن، فتنہ شکن
سابق مفتی حنفیہ جن کی طرف اول سے
اب تک طالبانِ فیض دور دور سے
جاتے ہیں، صاحب عزّت و افضال
مولٰنا علامہ شیخ صالح کمال ؛
جلال والا عزّت و جمال کے تاج
اُن کے سر پر رکھے۔

بسم اللّٰہِ الرحمٰنِ الرّحیم

الحمد للّٰہ الذی زین سماء العلوم
بمصابیح العلماء العارفین ؛ وبین
لنا ببرکاتھم طرق الھدایۃ والحق
المبین ؛ احمدہ علی مامنّ بہ وانعم ؛
واشکرہ علی ماخص وعمم ؛
واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ
لاشریک لہ شھادۃ ترفع قائلھا
علی منابر النور ؛ وتدفع
عنہ شبہۃ اھل الزیغ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے آسمانِ علوم کو
علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور اُن کی
برکات سے ہمارے لیے ہدایت اور حق واضح کے راستوں
کو روشن کر دکھایا میں اُس کے احسان و انعام پر اُس کی
حمد کرتا ہوں اور اُس کے خاص اور عام افضال پر
اُس کا شکر بجا لاتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی
شریک نہیں ایسی گواہی کہ اپنے کہنے والے کو نور کے
منبروں پر بلند کرے اور کجی اور بدکاری والوں کے شبہات کو

عہ النجفیۃ [illegible]

والفجور ؛ واشهد ان سيدنا ومولٰنا
محمّد اعبدهٗ ورسوله الذی اوضح لنا
الحجة ؛ وابان لنا طريق المحجّة ؛ اللّٰهم
فصل وسلم عليه وعلىٰ اٰله الطيبين
الطاهرين ؛ واصحابه الفائزين
المفلحين ؛ والتابعين لهم باحسان
الىٰ يوم الدين ؛ لاسيما العالم العلامة
بحر الفضائل ؛ وقرة عيون العلماء
الاماثل ؛ مولانا الشيخ المحقق بركة
الزمان **احمد رضاخان** ؛ البريلوى
حفظه الله وابقاه ؛ ومن كل سوءٍ و
مكروه وقاه ؛ **امّا بعد** فعليكم السّلام ؛
ايها الامام المقدام ؛ ورحمة الله وبركاته
على الدوام ؛ ولقد اجبت فاصبت ؛
وحققت فيما كتبت ؛ وقلدت اعناق
المسلمين قلائد المنن ؛ وادخرت
عند الله سبحٰنه الاجر الحسن ؛ فابقاك
الله لهم حصنا منيعا ؛ وحباك من لدنه
اجرا عظيما ومقاما رفيعا ؛ وانّ ائمة
الضلال الذين سميتهم كما قلت
ومقالك فيهم بالقبول حقيق

اُس کے پاس نہ آنے دے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ
ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں جنھوں نے
ہمارے لیے حجت واضح کر دی اور کشادہ راہ روشن
فرمائی الٰہی تو درود اور سلام نازل فرما اُن پر اور اُن کی
سُتھری پاکیزہ آل پر اور اُن کے فوز و فلاح والے
صحابہ اور ان کے نیک پیرووں پر قیامت تک، بالخصوص
اُس عالم علاّمہ پر کہ فضائل کا دریا ہے اور علمائے عمائد کی
آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت مولٰنا محقق زمانے کی
برکت **احمد رضا خاں** بریلوی اللہ تعالیٰ اُس کی
حفاظت کرے سلامت رکھے اور ہر بُری اور ناگوار
بات سے اُسے بچائے ۔ حمد و صلاۃ کے بعد اے امام
پیشوا تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
ہمیشہ ۔ بیشک آپ نے جواب دیا اور بہت ٹھیک دیا
اور تحریر میں دادِ تحقیق دی اور مسلمانوں کی گردنوں میں
احسان کی ہیکلیں ڈالیں اور اللہ عزوجل کے یہاں
عمدہ ثواب کا سامان کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کے
لیے مضبوط قلعہ بنا کر قائم رکھے اور اپنی بارگاہ سے آپ کو بڑا اجر
اور بلند مقام دے اور بیشک **گمراہی کے وہ پیشوا جن** کا
تم نے **نام لیا ایسے ہی ہیں جیسا تم نے کہا**
اور تم نے ان کے بارے میں جو کچھ کہا سزاوارِ قبول ہے

فهم والحال ماذكرت كفار مارقون من الدين ؛ يجب على كل مسلم التحذير منهم ؛ والتنفير عنهم ؛ وذم طريقتهم الفاسدة ؛ وأرائهم الكاسدة ؛ واهانتهم بكل مجلس واجبة ؛ وهتك الستر عنهم من الامور الصائبة ؛ ورحم الله القائل ؎

من الدين كشف الستر عن كل كاذب
وعن كل بدعى اتى بالعجائب

ولولا رجال مؤمنون لهدمت
صوامع دين الله من كل جانب

اولئك هم الخاسرون ؛ اولئك هم الضالون ؛ اولئك هم الظالمون ؛ اولئك هم الكافرون ؛ اللهم انزل بهم بأسك الشديد ؛ واجعلهم ومن صدق اقوالهم مابين شريد وطريد ؛ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا غاية محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ قاله بفمه ؛

تو اُن کا جو حال تم نے بیان کیا اُس پردہ کا فر اور دین سے باہر ہیں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ لوگوں کو اُن سے ڈرائے اور اُن سے نفرت دلائے اور ان کے فاسد راستوں اور کھوٹی رایوں کی مذمت کرے اور ہر مجلس میں اُن کی تحقیر واجب ہے اور اُن کی پردہ دری اُمور صواب سے ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جس نے کہا ؎

دین میں داخل ہے ہر کذاب کی پردہ دری
سارے بددینوں کی جولائیں عجب باتیں بری

دینِ حق کی خانقاہیں ہر طرف پاتا گری
گر نہ ہوتی اہلِ حق و رشد کی جلوہ گری

وہی زیاں کار ہیں۔ وہی گمراہ ہیں۔ وہی ستمگار ہیں۔ وہی کفار ہیں الٰہی اُن پر اپنا سخت عذاب اتار اور انہیں اور جو اُن کی باتوں کی تصدیق کرے سب کو ایسا کر دے کہ کچھ بھاگے ہوئے ہوں کچھ مردود۔ اے رب ہمارے ہمارے دلوں میں کجی نہ ڈال بعد اس کے کہ تو نے ہمیں سچی راہ دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر بکثرت درود و سلام بھیجے۔ سلخ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ آسے اپنی زبان سے کہا

دام برقمہ: خادم العلم و العلماء بالمسجد الحرام محمد صالح ابن العلامۃ المرحوم الشیخ صدیق کمال الحنفیؒ مفتی مکۃ المکرمۃ سابقا غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ واحبابہ وخذل اعداءہ وحسادہ ومن بسوء ارادہ امین۔

اور لکھنے کا حکم دیا مسجد حرام شریف میں علم و علماء کے خادم محمد صالح بن علامہ مرحوم حضرت صدیق کمال حنفی سابق مفتی مکۂ معظمہ نے۔ اللہ اُسے اور اُس کے والدین و اساتذہ و احباب سب کو بخشے اور اُس کے دشمنوں اور حاسدوں اور برا چاہنے والوں کو مخذول کرے آمین

محمد صالح کمال

---

(٤) صورۃ مارقمہ العلامۃ المحقق: و الفہامۃ المدقق: مُشرق سناء الفہوم مَشرق ذکاء العلوم: ذوالعلو و الافضال: مولینا الشیخ علی بن صدیق کمال: ادامہ اللہ بالعز و الجمال:

(۴) تقریظ علامہ محقق عظیم الفہم مدقق لامع انوار فہوم مَشرق آفتاب علوم صاحب رفعت و افضال مولٰنا شیخ علی بن صدیق کمال اللہ انہیں ہمیشہ عزت و جمال کے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی اعز الدین القویم بالعلماء العاملین المکرمین بالعلم النافع الذین جعلتہم انجما یستضاء بہم فی الازمنۃ الدھماء الحوالک الظلم: وشہبا تحرق بہم طوائف الطغیان و الزیغ

سب خوبیاں اس خدا کو جس نے اس دینِ صحیح کو علمائے باعمل سے عزت دی جو نفع دینے والے علم کا اکرام پائے ہیں الٰہی تو نے جن کو وہ ستارے کیا کہ اندھیرے گھُپ سخت تاریک زمانوں میں اُن سے روشنی لی جائے اور وہ شہاب کہ اُن سے سرکشی و کجی

والبدع فیحوس وارمم ؛ واشھد
ان لا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ لا شریک
لہٗ شہادۃً اَدّخِرُھا الیوم الزحام ؛
واشھد ان سیدنا محمدا عبدہٗ
ورسولہ خاتم الانبیاء العظام ؛
صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
وعلٰی اٰلہ وصحبہ الکرام ؛
وبعد فانا اشکر اللہ ربی
علٰی طلوع ھٰذا النجم الساطع ؛
والدواء الناجع ؛ فی ھٰذا الزمان
الفاجع الواجع ؛ الذی نرٰی فیہ
البدع کالسیل الدافع ؛ واھلھا
یتناسلون من کل حدَب واسع ؛
اللّٰھم اَخْلِ منھم البلاد ؛ ومثّل بھم
بین العباد ؛ واھلِکھم کما اھلکت ثمود
وعاد ؛ واجعل دِیارھم بَلاقع ؛ لاشک
فی کفر ھٰؤلاء الخوارج کلاب النار وحزب
الشیطان ؛ وحقیق بالقبول والاذعان
ماجاء بہ ھٰذا النجم اللامع ؛ والسیف
القامع ؛ رقابَ الوھابیۃ ومن کان
لھم تابع ؛ الشیخ الکبیر ؛ والعَلَم

بدمذہبی کے گروہ ایسے جلائے جائیں کہ خاک سیاہ
ہو کر رہ جائیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
سوا کوئی سچا معبود نہیں ایک اکیلا اس کا کوئی شریک
نہیں ایسی گواہی جسے میں اُس زحمت کے دن کے لیے
ذخیرہ رکھتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے
سردار محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اُس کے بندے اور
رسول ہیں عظمت والے انبیاء کے خاتم اللہ عزّوجلّ
اُن پر اور اُن کے آل واصحاب کرام پر درود بھیجے
حمد وصلاۃ کے بعد میں اپنے رب عزّوجلّ کا شکر ادا
کرتا ہوں کہ یہ بلند ستارہ چمکا اور یہ پُورا نفع دینے
والی دوا اس گھبراہٹ اور درد کے زمانہ میں پیدا
ہوئی جس میں بدمذہبیوں کو پُرزور ریلے کی طرح ہم
دیکھ رہے ہیں اور بدمذہب لوگ ہر کشادہ اونچی
زمین سے ڈھال کی طرف پے درپے آرہے ہیں۔
الٰہی اُن سے شہروں کو خالی کر اور اُنہیں تمام خلق میں
نکتا کر اور اُنہیں ہلاک کر جیسے تو نے ثمود اور عاد کو
ہلاک کیا اور اُن کے گھروں کو کھنڈر کر دے۔ **کچھ
شک نہیں کہ یہ خارجی** یہ دوزخ کے کتے **شیطان کے
گروہ کافر ہیں** اور ماننے اور گرویدگی کے لائق ہے
جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہابیہ اور ان کے
تابعین کی گردن پر تیغِ بُرّاں استاد معظم اور نامور

الشہیر: مولٰنا وقدوتنا احمد رضاخان البریلوی: سلمہ اللہ واعانہ علی اعداء الدین المارقین بحرمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیکم السلام:

علی ابن صدیق کمال

مشہور ہمارا سردار اور ہمارا پیشوا احمد رضاخاں بریلوی۔ اللہ اُسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل جانے والوں پر اُس کو فتح دے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کا صدقہ۔ اور آپ پر سلام ہو۔

علی ابن صدیق کمال

(۵) صورۃ مانمقہ البحر الزاخر: والحبر الفاخر: بقیۃ الاکابر: وعمدۃ الاواخر: الصفی المتوکل: الوفی المتبتل: حامی السنن: ماحی الفتن: مطرح اشعۃ النور المطلق: مولینا الشیخ محمد عبدالحق: المہاجر الالہ ابادی: دام بالاٰبد والاٰیادی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔

(۵) تقریظ دریائے موّاج۔ عالم کبیر صاحب فخر۔ بقیۂ اکابر۔ معتمد دورِ آخر۔ متوکل باصفا۔ صاحبِ وفا۔ منقطع بخدا۔ حامی سنن۔ ماحی فتن۔ جلوہ گاہ لمعہائے نور مطلق۔ مولٰنا شیخ محمد عبدالحق مہاجر الہٰ آبادی۔ ہمیشہ قوت ونعمت کے ساتھ رہیں اور آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور اس کی مغفرت۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الذی وفق من اختار من

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنا جو بندہ

عبادہ لحمایۃ ھٰذہ الشریعۃ ؛ وجعلھم
ورثۃ انبیائہ فی العلم والحکمۃ ویاًلھا
من رتبۃ عالیۃ رفیعۃ ؛ والصلوٰۃ
والسلام علیٰ سیدنا محمد الذی
جمع فیہ مولاہ الفضل جمیعہ ؛ وعلیٰ اٰلہ
واصحابہ ذوی النفوس السمیعۃ المطیعۃ ؛
ماصاح الھزار فوق الازھار
ترنیمہ وترجیعہ ؛ **اما بعد** فقد
اطلعت علیٰ ھٰذہ الرسالۃ الشریفۃ ؛
وماحوتہ من التحریر الانیق ؛ والتقریر
الرشیق ؛ فرأیتھا ھی التی تقربھا
العینان لابغیرھا ؛ وھی التی تصغی الیھا
الاٰذان حیث ظھر خیرھا ومیرھا ؛
اصاب صاحبھا العلامۃ الحبر الطمطام ؛
المقوال المفضال المنعام ؛ النحریر البحر
الھمام ؛ الاریب اللبیب القمقام ؛
ذوالشرف والمجد المقدام ؛ الذکی الزکی
الکرام ؛ مولٰنا الفھامۃ الحاج
احمد رضا خان ؛ کان اللّٰہ لہٗ
اینما کان ؛ ولطف بہ فی کل مکان ؛
فیما بسط وحقق ؛ وضبط ودقق ؛

پسند کیا اُس کو اِس شریعت کی حمایت کی توفیق
بخشی اور اُسے علم وحکمت میں اپنے پیغمبروں کا وارث کیا
اور یہ کیسا بلند وبالا مرتبہ ہے اور درود وسلام
ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن میں اُن کے
مولیٰ نے ساری خوبیاں جمع فرمادیں اور اُن کے
آل واصحاب پر جن کی جانیں اُن کا حکم سُننے والی
اور اُن کا فرمان ماننے والی ہیں، جب تک کلیوں پر
بلبل اپنی نغمہ سرائیوں سے شور کرے۔ حمد وصلاۃ
کے بعد میں اس شرف والے رسالے پر مطلع ہوا
اور وہ خوشنما تحریر اور زیبا تقریر جو اس میں مندرج
ہے دیکھی تو میں نے اُسے ایسا پایا کہ اسی سے
آنکھیں ٹھنڈی ہوں نہ غیر سے، اور وہی ہے جسے
کان جی لگا کر سُنیں کہ اس کی خوبی اور اس کا فیض
ظاہر ہے۔ اُس کے مؤلف علامہ عالم جلیل دریائے
زخار پُرگو بسیار فضل کثیر الاحسان دلیر دریائے
بلند ہمت ذہین دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف و
عزت وسبقت والے صاحب ذکا ستھرے
نہایت کرم والے ہمارے مولیٰ کثیر الفہم حاجی
احمد رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہو اللہ اس کا ہو اور
ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس **تفصیل و تحقیق** و
ربط وضبط وتدقیق میں **راہِ صواب** پائی

لہ ______ ومثلہ الشغاف المعجم منہ آخر بالمعجم بتغیر بلام مفتوحۃ ... الشغاف ______ شرح ابن عقیل صفحہ ۲۸۱ جز ۲ ۔ ۱۲

اقسط وزرعا؛ وارشد وھدی؛ فیجب ان یکون المرجع عند الاشتباہ الیہ؛ والمعولَ علیہ؛ فجزاہ اللہ الجزاء التام؛ واسبغ علیہ نعمہ غایۃ الانعام؛ واطال ظِلتہ طوال الدھر المستدام؛ بارغد عیش لایُسأم فیہ ولایُسام؛ بحق صندید المرسلین سید الانام؛ علیہ وعلٰی الہ الکرام؛ وصحابتہ الفخام؛ ازکی صلاۃ اللہ واطیب السلام؛ حررہ العبد الضعیف الملتجی بحرم ربہ الھادی محمد عبدالحق ابن مولانا الشیخ شاہ محمد الالہ اٰبادی؛ عاملھما اللہ بفضلہ العمیم۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا الف الف صلاۃ وتحیۃ۔ عفی عنہ (مہر: ۸۱ ۱۲ محمد عبدالحق)

انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی وہدایت کی تو **واجب** ہے کہ شبہہ کے وقت **اسی تحقیق** کی طرف **رجوع** کی جائے اور اسی پر اعتماد ہو تو اللہ اُسے پُوری جزا بخشے اور اُس پر انتہا درجے کی اپنی نعمتیں کثیر و وافر کرے اور ابدالآباد تک اُس کے فضل کو ممتد کرے نہایت وسیع عیش کے ساتھ جس سے جی نہ اُکتائے نہ کوئی حادثہ پیش آئے سردار مرسلین سید عالمین کا صدقہ۔ اُن پر اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر اللہ کی سب سے سُتھری درود اور سب سے پاکیزہ سلام۔ لکھا اسے بندۂ ضعیف نے کہ اپنے رب رہنما کی حرم میں پناہ لیے ہے محمد عبدالحق ابن مولانا حضرت شاہ محمد الٰہ آبادی۔ اللہ تعالٰی اُن دونوں کے ساتھ اپنے فضلِ عام کا معاملہ کرے۔ ۸ صفر المظفر ۱۳۲۴ھ صاحبِ ہجرت پر دس لاکھ درود وسلام۔ (مہر: ۸۱ ۱۲ محمد عبدالحق)

عہ عَلَم (ن) فلانا الامر: کلّفہ ایاہ وجشّمہ والزمہ، واکثر ما یستعمل الشیٔ فی العذاب والشر والظلم ق، ت - ۱۲ منہ

⑥ صورۃ ما نقحہ غیظ المنافقین، و فوز الموافقین؛ حامی السنۃ واھلھا، ماحی البدعۃ وجھلھا؛ زینۃ الزمان؛

⑥ تقریظ غیظِ منافقین و کامِ موافقین حامیِ سُنّت و اہلِ سُنّت ماحیِ بدعت وجہلِ بدعت زینتِ لیل ونہار

وحسنة الاوان ؛ مُنشِد خُطَب الکرم ؛ محافظ کتب الحرم ؛ العلامة الجلیل ؛ والفهامة النبیل ؛ حضرة مولٰینا السیّد اسمٰعیل خلیل ؛ ادامهما الله بالعِز والتبجیل ؛

نکوئی روزگار خطیب خطبہائے کرم محافظ کتب حرم علّامہ ذی قدر بلند عظیم الفہم دانشمند حضرت مولٰنا سیّد اسماعیل خلیل اللہ تعالےٰ اُنہیں عزّت و تعظیم کے ساتھ ہمیشہ رکھے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الواحد الاحد القهار ؛ القوی العزیز المنتقم الجبار ؛ المتعالی بصفات الکمال والجلال ؛ المتنزہ عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال ؛ الذی لیس له ضد ولا نِدّ ولا امثال ؛ ثم الصلوٰة والسّلام علٰی افضل العٰلمین ؛ سیّدنا محمّد بن عبد الله خاتم النبیّین و المرسلین ؛ المُنقِذ لمن تبعه من الخِزی و الرّدٰی ؛ الخاذل لمن استحب العمٰی علی الهدٰی ؛ اما بعد فاقول ان هٰؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال ؛ غلام احمد القادیانی و رشید احمد و من تبعه کخلیل الانبهتی و اشرفعلی وغیرهم لا شبهة فی کفرهم

سب خوبیاں خدا کو جو ایک اکیلا سب پر غالب ہے قوت و عزّت و انتقام و جبروت والا جو صفاتِ کمال و جلال کے ساتھ متعالی ہے، کافروں سرکشوں گمراہوں کی باتوں سے منزّہ ہے جس کا نہ کوئی ضد ہے نہ مانند نہ نظیر۔ پھر درود و سلام اُن پر جو سارے جہان سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ تمام انبیاء و رسل کے خاتم اپنے پیرو کو رسوائی و ہلاکت سے بچانے والے اور جو ہدایت پر نابینائی کو پسند کرے اُسے مخذول کرنے والے۔ حمد و صلاۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں

بلا بجال ؛ بل لاشبهة فيمن شك بل فيمن
توقف فی کفرهم بحال من الاحوال ؛ فان
بعضهم مُنابِذ للدين المتين ؛ وبعضهم
منكر ماهو من ضروریاته المتفقِ علیه
بين المسلمين ؛ فلم يبق لهم اسم و
لا رسم فی الاسلام ؛ کما لا یخفی علی
اجهل الناس من الانام ؛ فان ما اتوا
به شئ تمجه الاسماع ؛ وتنكره العقول و
القلوب والطِباع ؛ ثم اقول ایضا انی کنت
اظن ان هؤلاء الضالين المضلين ؛ الفجرة
الكفرة المارقين من الدين ؛ انما حصل لهم
ما حصل من سوء الاعتقاد ؛ مبناه علی سوء الفهم
من عبارات العلماء الامجاد ؛ والاٰن حصل
لی علم اليقين الذی لاشك فيه انهم من
دعاة الكفرة يريدون ابطال دين محمد
صلی الله تعالی علیه وسلم فتجد بعضهم ينكر
اصل الدين ؛ وبعضهم يدعی النبوة منكرا
لخاتم النبيين ؛ وبعضهم يدعی انه عيسی
وبعضهم يدعی انه المهدی واهونهم
فی الظاهر بل اشدهم فی
الحقيقة هؤلاء الوهابية لعنهم

نہ شک کی مجال بلکہ جو اُن کے کفر میں شک کرے
بلکہ کسی طرح کسی حال میں اُنہیں کافر کہنے میں
توقف کرے اُس کے کفر میں بھی شبہہ نہیں کہ اُن
میں کوئی تو دینِ متین کو پھینکنے والا ہے اور اُن میں
کوئی ضروریاتِ دین کا انکار کرتا ہے جن پر تمام
مسلمانوں کا اتفاق ہے تو اسلام میں اُن کا نام نشان
کچھ باقی نہ رہا جیسا کہ کسی جاہل سے جاہل پر بھی پوشیدہ
نہیں کہ وہ جو کچھ لائے ایسی چیز ہے جسے سُنتے ہی
کان پھینک دیتے ہیں اور عقلیں اور طبیعتیں اور
دل اُس کا انکار کرتے ہیں نیز پھر میں کہتا ہوں
میرا گمان تھا کہ یہ گمراہان گمراہ گر فاجر کافر دین سے
خارج ان میں جو بد اعتقادی حاصل ہوئی اُس کا
مبنیٰ بدفہمی ہے کہ عباراتِ علمائے کرام کو نہ سمجھے
اور اب مجھے ایسا علم الیقین حاصل ہوا جس میں اصلاً
شک نہیں کہ یہ کافروں کے یہاں کے منادی
ہیں دینِ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باطل کرنا
چاہتے ہیں تو ان میں تو کسی کو اصلِ دین کا انکار
کرتے پائے گا اور ان میں کوئی ختمِ نبوت کا منکر
ہو کر نبوت کا مدعی ہے اور کوئی اپنے آپ کو عیسیٰ بتاتا ہے
اور کوئی مہدی اور ظاہر میں ان سب میں ہلکے اور
حقیقت میں ان سب سے سخت یہ وہابیہ ہیں۔ خدا

اللہ واخزاھم ؛ وجعل النار ماوٰھم ومثواھم ؛ یلبسون[ع] علی العوام ؛ الذین ھم کالانعام ؛ بانھم ھم المتبعون للسنۃ، وان غیرھم من السلف الصالح الائمۃ ؛ فمن دونھم مبتدعون ؛ وللسنۃ الغراء تارکون ومخالفون ؛ فیالیت شعری اذا لم یکن ھؤلاء لنھجہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متبعین فمن المتبع لہ واحمد اللہ تعالٰی علی ان قیض ھذا العالم العامل؛ والفاضل الکامل ؛ صاحب المناقب والمفاخر ؛ مظھر کم ترک الاول للاٰخر ؛ فرید الدھر ؛ وحید العصر ؛ مولٰنا الشیخ **احمد رضا خان** سلمہ اللہ الرب المنان ؛ لابطال حججھم الداحضۃ ؛ بالاٰیات والاحادیث القاطعۃ ؛ کیف لا وقد شھد لہ عالمومکۃ بذلک ؛ ولو لم یکن بالمحل الارفع لما وقع منھم ذلک ؛ بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا ہ

اِن پر لعنت کرے اور ان کو رسوا کرے اور ان کا ٹھکانا اور ان کا مسکن جہنم کرے۔ بے پڑھے جاہلوں کو جو چوپاؤں کی طرح ہیں دھوکے دیتے ہیں کہ وہی پیروانِ سنت ہیں اور اُن کے سوا اگلے نیک امام اور جو اُن کے بعد ہوئے بدمذہب ہیں اور روشن سنت کے تارک و مخالف ہیں۔ اے کاش میں جانتا کہ گروہِ سلفِ کرام طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے متبع نہ تھے تو طریقہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پیرو کون ہے اور میں اللہ عزوجل کی حمد بجا لاتا ہوں کہ اُس نے اس عالم باعمل کو مقرر فرمایا جو فاضل کامل ہے منقبتوں اور فخروں والا اس مثل کا مظہر کہ "اگلے پچھلوں کے لیے بہت کچھ چھوڑ گیے" یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں**۔ اللہ بڑے احسان والا پروردگار اُسے سلامت رکھے اُن کی بے ثبات حجتوں کو آیتوں اور قطعی حدیثوں سے باطل کرنے کے لیے۔ اور وہ کیوں نہ ایسا ہو کہ **علمائے مکہ** اُس کے لیے ان فضائل کی **گواہیاں** دے رہے ہیں اور اگر وہ سب سے بلند مقام پر نہ ہوتا تو علمائے مکہ اُس کی نسبت یہ گواہی نہ دیتے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ **اِس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و صحیح ہو**

[ع] لَبَسَ (ض) علیہ الامر لَبْسًا: خَلَطَہٗ ۃ والتلبیس: التخلیط۔ منجد (المنجد) اللغۃ – ۱۲ ن

ولیس علی اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

فجزاہ اللہ خیر الجزاء عن الدین واھلہ ؛ ومنحہ الفضل والرضوان بمنہ وکرمہ ؛ والحاصل قد وجدت بارض الھند الفرق کلھا وھذا بحسب الظاھر ؛ والاھم بطانۃ الکفرۃ اعداء الدین ؛ ومرادھم بذٰلک ایقاع التفرقۃ بین کلمۃ المسلمین ؛ رب لیس الھدی الاھداک ؛ ولا الاء الا اٰلاءک ؛ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ؛ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ؛ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ ؛ وارنا الباطل باطلا والھمنا اجتنابہ ؛ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وسلم قالہ بفمہ ؛ وکتبہ بقلمہ ؛ راجی عفو ربہ الجلیل ؛ حافظ کتب الحرم المکی

خدا سے کچھ اس کا اچنبا نہ جان
کہ اک شخص میں جمع ہو سب جہان

تو اللہ اُسے دین اور اہلِ دین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا کرے اور اُسے اپنے احسان اپنے کرم سے اپنا فضل اپنی رضا بخشے۔ اور حاصل یہ کہ زمینِ ہند میں سب طرح کے فرقے پائے جاتے ہیں اور یہ باعتبار ظاہر ہے۔ ورنہ وہ حقیقت میں کافروں کے راز دار ہیں اور دین کے دشمن ہیں اور ان باتوں سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں۔ الٰہی ہدایت نہیں مگر تیری ہدایت، اور نہ نعمتیں ہیں مگر تیری نعمتیں۔ اور اللہ ہم کو بس ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور نہ گناہوں سے پھرنا نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ عظمت وبلندی والے کی توفیق سے۔ الٰہی ہمیں حق کو حق دکھا اور اُس کی پیروی ہمیں روزی کر، اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور ہمارے دل میں ڈال کہ اُس سے دور رہیں۔ اور اللہ درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے جلال والے رب کی معافی کے امیدوار حرم مکہ معظمہ کی کتابوں کے حافظ

السید اسمٰعیل
ابن السید خلیل

سید اسماعیل ابن
سید خلیل نے۔

۷ صورة ما رصفه ذو العلم الراسخ؛ والفضل الشامخ، والكرم والمنن؛ والخلق الحسن؛ والبهاء والزين؛ مولينا العلامة السيد المرزوقي ابوحسين، حفظه الله في النشأتين؛

۷ تقریظ صاحب علم محکم وفضیلت بلند و کرم واحسان وخلق حسن ونور و زینت مولٰنا علامہ سیّد مرزوقی ابوحسین۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں اُن کا نگہبان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی اطلع فی سماء الوجود شمسا بازغة؛ فكانت لظلمات الضلالات ناسخة دامغة؛ و للهداية الى طريق الحق حجة بالغة؛ ومحجة من سلكها لا تزل قدمه و لا تكون زائغة؛ بوجود من افاض الله علينا برسالته نعما سابغة، وملأ بالعرفان قلوبا كانت فارغة؛ سيدنا ومولينا محمد الذی آتاه الله الآيات البينات؛ والمعجزات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے عالم کے آسمان میں ایک مہر درخشاں چمکایا جو گمراہیوں کی اندھیریوں کا مٹانے والا اور سرکوب ہوا اور راہِ حق کی طرف رہنمائی کی حجتِ کامل بنا اور ایسا کشادہ راستہ کہ جو اُسے چلے نہ اُس کا پاؤں پھسلے اور نہ کج ہو، یہ سب اُس کے وجود سے جس کی رسالت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وسیع نعمتوں کا فیض پہنچایا اور معرفت سے خالی دلوں کو بھر دیا ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کو اللہ عزّ وجلّ نے روشن آیتیں اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزے

الباهرات ؛ واطلعه علیٰ ماشاءٓ من المغیبات ؛ صلی الله علیه وعلیٰ اٰله واصحابه الذین سبقونا بالایمان سبقا ؛ وباعوا نفوسهم فی نصرة دینه ؛ وتمهید طرقه وتمکینه ؛ فاولٰٓئک هم الفائزون حقا ؛ المشرفون خلقا وخلقا ؛ الممیزون بحسن ذکر یبقیٰ ؛ واجریتزاید فی صحف الاعمال ویرقیٰ ؛ وعلیٰ اتباعه المتمسکین بهدیه القویم ؛ السالکین صراطه المستقیم ؛ لاسیما ورثته العلماءٓ الاعلام ؛ الذین یستضاء بنورهم فی حالك الظلام ؛ ادام الله وجودهم علیٰ توالی الاعصار ؛ واطلع فی سماء المعالی ؛ سعودهم فی جمیع القریٰ والامصار ؛ امین اما بعد فقد من الله تعالیٰ علیّ وله الحمد والشکر بالاجتماع بحضرة العالم العلامة ؛ والحبر البحر الفهامة ؛ ذی المزایا الغزیرة ؛ والفضائل

عطا فرمائے اور انہیں بقدر اپنی مشیت کے غیبوں پر علم بخشا۔ اللہ تعالیٰ اُن پر درود بھیجے اور اُن کے آل و اصحاب پر جو ایمان میں ہم پر سابق ہوئے اور دینِ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مددگاری اور اُس کے جمانے اور اُس کے راستے آراستہ کرنے میں انھوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں وہی ٹھیک ٹھیک مراد کو پہنچے صورت و سیرت دونوں میں شرف والے ایسی نیک نامی کے ساتھ ممتاز جو ہمیشہ باقی رہے گی اور ایسے ثواب کے ساتھ مخصوص جو نامۂ اعمال میں افزونی و ترقی پائے گا، اور اُن کے پیروؤں پر جو اُن کی درست چال کو مضبوط تھامے ہوئے ہیں اور اُن کے سیدھے راستے پر چلنے والے ہیں بالخصوص حضور کے وارث علمائے نامدار جن کے نور سے سخت اندھیری میں روشنی لی جاتی ہے۔ اللہ عزوجل زمانے کی بقا تک اُن کا وجود رکھے اور بلندیوں کے آسمان پر اُن کے سعد ستارے تمام گاؤں اور شہروں میں ظاہر کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا۔ اور اُسی کے لیے حمد و شکر ہے۔ کہ میں حضرت عالم علّامہ سے ملا جو زبردست عالم دریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور خوبیاں

الشهيرة ؛ والتاليف الكثيرة ؛ فى اصول الدين وفرعه ؛ ومفردات العلم ومجموعه؛ ولاسيما فى الرد على المبطلين ؛ من المبتدعة المارقين ؛ وقد كنت سمعت بجميل ذكره ؛ وعظيم قدره ؛ وتشرفت بمطالعة بعض مصنفاته ؛ التى يُضِيْءُ الحقُّ بها من نور مشكوٰته ؛ فوقعت محبته بقلبى ؛ واستقرتْ بخاطرى ولُبّى ؛

والاذن تَعْشَق قبل العين احياناً.

فلما منّ الله تعالىٰ بهٰذ الاجتماع؛ ابصرت من اوصاف كمالاته مالايستطاع ؛ ابصرت عَلَمَ عِلْمٍ عالى المنار ؛ وبحرَ معارف تتدفق منه المسائل كالانهار ؛ صاحب الذكاء الرائع؛ حامل العلوم الذى سُدّ بها الذرائع ؛ المُطِيلَ بلسانه فى حفظ تقرير علوم الشرائع؛ المستولى على الكلام والفقه والفرائض ؛ المحافظ بتوفيق الله تعالىٰ على الاٰداب والسنن والواجبات والفرائض ؛ استاذ العربية والحساب ؛ بحر المنطق الذى تُكتسب منه

ظاہر اور دین کے اصول و فروع اور علم کے علیٰحدہ و مجموع میں تصانیف متکاثر خصوصاً اہل بطلان دین سے نکل جانے والے بدمذہبوں کے رَد میں۔ اور بیشک میں نے اُن کا اچھا ذکر اور بڑا مرتبہ پہلے ہی سنا تھا اور اُن کی بعض تصانیف کے مطالعہ سے مشرف ہوا تھا جن کے نورِ قندیل سے حق روشن ہوا تو اُن کی محبت میرے دل میں جم گئی اور میرے قلب وعقل میں متمکن ہو چکی تھی ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

توجب اللہ تعالیٰ نے اس ملاقات سے احسان فرمایا میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہِ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں سیراب ذہن والا ایسے علموں کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کیے گیے تقریر علوم دینیہ کی محافظت میں طاقتور زبان والا جو علمِ کلام و فقہ و فرائض پر غلبہ کے ساتھ حاوی ہے توفیق الٰہی سے مستحبات و سنن و واجبات و فرائض پر محافظت کرنے والا، عربیت وحساب کا ماہر، منطق کا وہ دریا جس سے

لَدَيه اىَّ اكتساب ؛ مسهّلَ الوصول ؛
الى علم الاصول ؛ اذ لم يزل لها رائضا؛
حضرة مولٰنا العلامة الفاضل
المولوى البريلوى الشيخ **احمد رضا**؛
اطال الله حياته ؛ وادام فى الدارين
سلامته ؛ وجعل قلمه سيفا مسلولا
لايُغْمَد الا فى رقاب المبطِلين ؛
امين اللّهم امين ؛ فتذكرتُ عند
رؤياه ؛ حفظه الله ؛ قول
الشاعر ؛ الناظم الناثر ؛ ؎

كانت مُساءَلةُ الرُّكبان تخبرنى
عن احمد بن سعيد اطيبَ الخبر
ثم التقينا فلا والله ما نظرَتْ[له]
اذناى احسنَ مما قد رأى بصَرى

ورأيت نفسى ذاعِيٍّ وحصَر ؛ عن البلوغ فى
وصفه الى البُغْيَة[عه] والوطَر؛ وقد تفضل
على الفاضل المذكور ؛ ضاعف الله له
الاجور ؛ برؤية هٰذا التاليف الجليل؛
والتصنيف النبيل ؛ الذى ذكر فيه
الفِرَق الضالة الحديثة ؛ التى
كفَرَت ببدعها المكفّرة الخبيثة ؛

اُس کے موتی حاصل کیے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے
ساتھ حاصل کیے جاتے ہیں، علم اصول تک وصول کا
آسان کرنے والا اس لیے کہ ہمیشہ اُس کی ریاضت
رکھتا ہے حضرت مولٰنا علامہ فاضل مولوی بریلوی
حضرت **احمد رضا** اللہ تعالیٰ اُس کی عمر دراز کرے
اور دونوں جہان میں اُسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اور
اُس کے قلم کو وہ تیغ برہنہ کرے جس کا نیام نہ ہو مگر
اہل بطلان کی گردنیں۔ ایسا ہی کر یا اللہ ایسا ہی
تو مجھے اُنہیں دیکھ کر۔ اللہ ان کا نگہبان ہو۔ شاعر
صاحبِ نظم و نثر کا یہ قول یاد آیا ؎

قافلے جانبِ احمد سے جو آتے تھے یہاں
حال دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب ملے ہم تو خدا کی قسم ان کانوں نے
اُس سے بہتر نہ سُنا تھا جو نظر نے دیکھا

اور میں نے اپنے آپ کو اُس کی مدح میں مراد و
خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و درماندہ
دیکھا۔ اور حضرت فاضل مذکور نے کہ اللہ تعالیٰ اس کے
ثواب مضاعف کرے، مجھ پر بڑا احسان کیا کہ یہ
تالیفِ جلیل اور تصنیفِ پُر دانش میرے دیکھنے میں
آئی جس میں اُن نئے گمراہ فرقوں کا حال لکھا ہے جو
اپنی خبیث و کفری بدعتوں کے سبب کافر ہو گئے تو

[له] هكذا بالاصل ولعله فى الاصل ما سمعت اذنى بمعجمة — تاج العروس میں مادۂ ع م ر کے تحت یہ ہے حتى التقينا فلا والله ما سمعت ؛ اذنى باحسن مما قد رأى بصرى - ۱۲ ان

[عه] البُغيَة : ما ابْتُغِىَ كالبُغيَة بالكسر والضم ۔ ق ۔ ۱۲ ان

فرفعت اکفّ الضراعة ؛ متشفّعا بصاحب الشفاعة ؛ طالبا من الله حفظ الایمان ؛ مستعیذا به من الکفر والفسوق والعصیان ؛ وان یحفظ جمیع المسلمین ؛ من سَرَیان عقائد الکفرة المضلین ؛ ویجزی حضرة المؤلف خیر الجزاء فی یوم الدین ؛ اذ قام مقاما تشکرہ علیه جمیع المؤمنین ؛ فی الرد علی هؤلاء المبطلین ؛ بل الکِذْبَة المفترین ؛ و بیانِ نضائحهم وتُرَّهَاتهم وقبائحهم ؛ ولاشك ان ماهم علیه من الاعتقاد ؛ فی غایة البطلان والفساد ؛ لاتتصوّرہ العقول ؛ ولا تصدّقه النقول ؛ بل مجرد اوهام وتُرَّهات ؛ لیس لها ادلة ولاشُبَه تدرءُ عنهم ولاتاویلات ؛ وانما هی محض اِتباع للهوی ؛ مُوقع والعِیاذ بالله تعالٰی فی الرَّدٰی ؛ وقد قال الله تعالٰی بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وقال تعالٰی فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وقال تعالٰی وَلَا تَتَّبِعِ

میں نے گڑگڑانے کے ہاتھ بلند کیے صاحب شفاعت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا اللہ عزّوجل سے محافظت ایمان کی دعا کرتا ہوا کفر وفسق ومعصیت سے اُس کی پناہ مانگتا ہوا اور یہ کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کی سرایت عقائد سے بچائے اور یہ کہ حضرت مؤلف کو سب سے بہتر جزا قیامت کے دن عطا کرے۔ کہ وہ ایسے مقام پر قائم ہوئے جس کا شکر سب مسلمان کریں یعنی ان بطلان والے سخت جھوٹے مفتریوں کے رَد اور اُن کی رسوائیوں اور جھوٹی باتوں اور برائیوں کے بیان میں۔ **اور کچھ شک نہیں کہ وہ لوگ جس عقیدہ پر ہیں حد درجہ کا فاسد و باطل ہے** جو نہ عقلوں کے نزدیک کسی طرح معقول نہ نقلیں اُس کی تصدیق کریں بلکہ نرے وہم اور جھوٹی بناوٹ کی باتیں ہیں **نہ اُس کے لیے کوئی دلیل ہے نہ کوئی شبہہ جو اُن کا عذر ہوسکے نہ کوئی تاویل**۔ بلکہ وہ تو صرف خواہشِ نفسانی کی پیروی ہے جو معاذ اللہ ہلاکت میں ڈالنے والی ہے اور بیشک اللہ سبحانہ نے فرمایا بلکہ ظالم لوگ اپنی خواہشِ نفس کے پیرو ہوئے بے جانے بوجھے اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خواہشِ نفس کا پیرو ہو اور فرمایا ٹھیک راہ چلنے کو خواہش کی پیروی نہ کرو اور فرمایا خواہش کی

عہ سَرَیان ۔ت صراح ۱۲ ن

عہ تاج العروس میں مصدر "الکِذْبَۃ" بھی بتائے ہیں۔ غالبا اس مصدر کی جمع برائے مبالغہ لائے ہیں اور مصدر واحد و جمع میں یکساں آتا ہے۔ تاج ج ص

عہ تحلّل رضا من قوم رضا، بمعنی مرضی ۱۲ ن

ــہ التُرَّهَة ج تُرَّهات ق ۱۲ ن اللحہ پ۲۱ ع۴ ۔ ــہ پ۱۹ ع۵ ۔ ــہ پ۵ ع۱۶ ۔

الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وقال
تعالى اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ وقال
تعالى ؛ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ؛
وقال تعالى وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ؛
وقد اخرج الطبرانی عن انس رضی اللّٰه تعالٰی
عنه انه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه
وسلم ان اللّٰه تعالٰی حجب التوبة عن کل
صاحب بدعة حتی یدع بدعته ؛
واخرج ابن ماجة عن عبد اللّٰه بن
عباس رضی اللّٰه عنهما انه قال قال
رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم ابی اللّٰه
ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی
یدع بدعته ؛ واخرج ابن ماجة ایضاً
عن حذیفة رضی اللّٰه تعالٰی عنه انه قال
قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم
لا یقبل اللّٰه لصاحب بدعة صوما ولا صلاة
ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا
ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة
من العجین ؛ واخرج البخاری ومسلم فی صحیحهما
عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری رضی اللّٰه

پیروی نہ کر کہ وہ تجھے بہکا دے گی اللہ کی راہ سے
اور فرمایا بھلا کیا دیکھا تو نے اُس کو جس نے اپنی
خواہش کو خدا بنا لیا۔ اور فرمایا اُس نے اپنی
خواہش کی پیروی کی تو اُس کی کہاوت کتے کی
طرح ہے کہ تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے
اور چھوڑ دے تو زبان نکالے اور فرمایا اُس نے اپنی
خواہش کی پیروی کی اور اُس کا کام حد سے گزر گیا
اور بیشک طبرانی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو توبہ سے محروم
رکھتا ہے جب تک اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے اور
ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ نہیں چاہتا کہ کسی بدمذہب کا کوئی عمل قبول کرے
جب تک وہ اپنی بدمذہبی نہ چھوڑے نیز ابن ماجہ نے
حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ
روزہ قبول کرے نہ نماز نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد
نہ کوئی فرض نہ نفل۔ نکل جاتا ہے اسلام سے ایسا
جیسے نکل جاتا ہے بال آٹے سے۔ اور بخاری و مسلم
نے صحیحین میں ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ

عہ پ۲۳ ع۱۱ - عہ پ۱۹ ع۲ - سہ پ۹ ۱۲ - للعہ پ۱۵ ع۱۶ -

عنه حديثا طويلا وفيه فلما افاق اى
ابوموسى قال انا بريء ممن برئ منه
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الحديث
واخرج مسلم في صحيحه عن يحيى بن
يعمر قال قلت لابن عمر رضى الله تعالى
عنهما يا اباعبد الرحمن انه قد ظهر
قبلنا ناس يقرؤن القرآن ويزعمون
ان لا قدر وان الامر انف فقال اذا
لقيت اولئك فاخبرهم انى
بريء منهم وانهم براء منى
انتهى ؛ فرحم الله امرأ ناضل
عن الحق وايده واظهره ؛ و
ادحض الباطل ودمره ؛ ورحم
الله امرأ اعان على ذلك نصرة
للدين ؛ وخذلانا للكفرة المبطلين
ورحم الله امرأ تباعد عن
اهل الكفر والضلال ؛ واستعاذ
بالله القادر المتعال ؛ في
البكور والأصال ؛ من
الوقوع في مصايد تلك
الحبال ؛ قائلا الحمد لله الذى

تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل روایت کی اُس میں ہے
کہ جب ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غش سے افاقہ
ہوا۔ فرمایا میں بیزار ہوں اُس سے جس سے بیزار
ہوئے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاآخر حدیث
اور مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یعمر سے روایت کی کہ
انھوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے عرض کی کہ اے ابوعبدالرحمٰن ہماری طرف
کچھ لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں
تقدیر کوئی چیز نہیں اور ہر کام ابتداءً واقع ہوتا ہے
کہ اس سے پہلے اُس کے متعلق کوئی تقدیر وغیرہ
نہ تھی فرمایا جب تم اُن سے ملو تو انہیں خبر کردینا
کہ میں اُن سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیگانے ہیں۔
انتہی۔ تو اللہ رحم فرمائے اُس مرد پر جس نے حق کی طرف
مجادلہ کیا اور اُس کی تائید کی اور اُسے ظاہر کیا اور
باطل کو دھکا دیا اور ہلاک کیا اور اللہ رحم فرمائے
اُس مرد پر جس نے اس کام میں اعانت کی دین کی مدد
اور باطل والے کافروں کو مخذول کرنے کے لیے۔
اور اللہ رحم کرے اُس مرد پر جو کافروں اور گمراہوں سے
دور ہوا اور صبح وشام اللہ قدرت والے بلندی والے
کی پناہ چاہی اُن رسیوں کے پھندوں میں پڑنے
سے، یہ کہتا ہوا کہ سب تعریف اُس خدا کو ہے جس نے

عافانی مما ابتلاهم به وفضلنی
علی کثیر ممن خلق تفضیلا ؛ فقد
اخرج الترمذی عن ابی هریرة رضی
الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم قال من رای مبتلی فقال
الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاك
به وفضلنی علی کثیر ممن خلق
تفضیلا لم یصبه ذلك البلاء وقال
الترمذی حدیث حسن ورحم الله
امرأ طلب لهم من الله تعالی الهدایة ؛
لترك تلك الغوایة ؛ وطرح تلك
الاعتقادات الباطلة ؛ والبدع المکفرة
المضللة ؛ والتوبة منها ؛ بالاعراض
عنها ؛ والتوفیق ؛ لاقوم طریق ؛ فانه
تعالی لا رب غیره ؛ ولا خیر
الا خیره ؛ علیه توکلت والیه انیب ؛
وصلی الله تعالی علی نبیه
ومصطفاه ؛ واله وصحبه وکل
من اتبعه واقتفاه ؛ امین ؛
والحمد لله رب العلمین ؛
قاله بفمه ؛ وکتبه بقلمه ؛

مجھے اُس بلا سے نجات دی جس میں اُن کو مبتلا کیا
اور اپنی بہت مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی (کہ آدمی کیا۔
مسلمان کیا۔ سُنّی کیا) کہ بیشک ترمذی نے بوساطت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے روایت کی کہ فرمایا جو کسی بلا کے مبتلا کو دیکھ کر
یہ دعا پڑھے کہ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے مجھے
اُس بلا سے بچایا جس میں تجھے گرفتار کیا اور اپنی
بہت مخلوق پر مجھے فضیلت دی وہ بلا اُسے نہ
پہنچے گی۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اور اللہ
اُس مرد پر رحم کرے جو اُن لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ
سے ہدایت مانگے کہ اس گمراہی کو چھوڑیں اور ان
باطل عقیدوں اور ان کفر وضلالت کی بدعتوں کو
پھینکیں اور ان سے توبہ کریں رُوگردانی کریں اور
سب سے زیادہ سیدھے راستے کی توفیق پائیں اس لیے
کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی رب نہیں اور اُسی کی خیر
خیر ہے میں نے اُسی پر بھروسا کیا اور اُسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور اپنے
چُنے ہوئے پر درود بھیجے اور اُن کے آل و
اصحاب اور ہر تابع و پیرو پر۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ اور
سب خوبیاں اُس خدا کو جو صاحب سارے جہان کا
اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا

احد خدمة طلبة العلم بالمسجد الحرام المکی
محمد المرزوقی ابو حسین
عفا الله عنه آمین ۔

(مہر: محمد المرزوقی ابو حسین ۱۳۱۶)

مسجد حرام شریف میں طالب علموں کے ایک خادم
محمد مرزوقی ابو حسین نے
اللہ اُس کی بخشش کرے۔ آمین

(مہر: محمد المرزوقی ابو حسین ۱۳۱۶)

٨

صورة ما املاه ذو الشرف الجلی ؛ والفخر العلی ؛ الفاضل الکامل ؛ والعالم العامل ، دامغ اهل الکفر والکید ؛ مولینا الشیخ عمر بن ابی بکر باجنید ؛ ادامه الله بالتأیید والاید ؛

تقریظ صاحب شرف روشن و فخر بلند فاضل کامل، عالم باعمل، سرشکن اہلِ مکر وکید، مولٰنا شیخ عمر بن ابی بکر باجنید اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں تائید و تقویت کے ساتھ رکھے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمین ؛ والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین ؛ وعلی اٰله وصحبه اجمعین ؛ ورضی الله عن التابعین ؛ وتابعیهم باحسان الی یوم الدین ؛ وبعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة ؛ للفاضل العلامة ؛ والرحلة الفهامة ؛ الشیخ احمد رضا ؛ فرأیت ان من ذکر فیها من اهل الزیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام تمام پیغمبروں کے سردار اور اُن کی آل واصحاب سب پر۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے تابعوں اور قیامت تک اُن کے اچھے پیرووں سے راضی ہو۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو ایسے فاضل علامہ کی تصنیف ہے جس کی طرف اطراف سے استفادے کے لیے سفر کیا جائے عظیم فہم والا حضرت احمد رضا۔ اور میں نے دیکھا کہ جن کجرووں

والضلال ضالون مضلون ؛ ومن الدین مارقون ؛ وفی طغیانهم یعمهون ؛ اسأل مولای العظیم ان یسلط علیهم من یقمع شوکتهم ؛ ویقطع دابرهم ؛ فاصبحوا الاتریٰ الامساکنهم ؛ ان ربی علیٰ کل شیٔ قدیر ؛ وصلّی اللّٰه علیٰ سیدنا ومولانا محمّد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ؛ والحمد للّٰه رب العٰلمین ؛ قالہ الفقیر الی اللّٰه تعالیٰ

عمر بن ابی بکر باجنید

(مہر: عمر بن ابی بکر باجنید ۱۲۹۶)

گمراہوں کا اُس میں ذکر کیا ہے گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں اور دین سے باہر ہیں اور اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ میں اپنے عظمت والے مولیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اُن پر ایسے کو مسلّط کرے جو اُن کی شوکت کی بنیاد کھود کے پھینکدے اور ان کی جڑ کاٹ دے تو وہ یوں صبح کریں کہ اُن کے مکانوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔ بیشک میرا رب ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے آل واصحاب سب پر درود بھیجے اور سب خوبیاں اُس خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کی طرف حاجتمند عمر بن ابی بکر باجنید نے۔

(مہر: عمر بن ابی بکر باجنید ۱۲۹۶)

(۹) صورۃ ماحبرہ ؛ حامل لواء العلماء المالکیۃ ؛ مطرح الانوار العرشیۃ والفلکیۃ ؛ الفاضل البارع ؛ الخاشع المتواضع ؛ ذوالتُّقیٰ والنُّقیٰ ؛ مفتی المالکیۃ سابقا ؛ مولٰنا الشیخ عابد بن حسین ؛ زیّنہ اللّٰه بازین زین ؛

(۹) تقریظ سردار لشکر علمائے مالکیہ، موردِ انوار عرش وفلک، فاضل صاحب کمالات حیران کن، صاحبِ خشوع وتواضع و پرہیزگاری وپاکیزگی، پیشیں مفتی مالکیہ مولٰنا شیخ عابد بن حسین۔ اللہ تعالیٰ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی زینت سے مزین فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وعليك ايها المفضال ؛ سلام الله
المتعال ؛ الحمد لله الذى اطلع فى
سماء العلماء شموس العرفان ؛
فازاحوا بانوارها الساطعة عن
الدين غياهب ذوى البهتان ؛ والصّلاة
والسّلام على اكمل من اختصه مولاه
بعلم المغيبات ؛ وجعله نورا ماحيا
غياهبَ التلبيس عن الملة الحنيفية
بقواطع الآيات ؛ ونزّهه عن جميع
النقائص كالكذب والخيانة ؛
فمعتقد خلافه كافر يستحق
بالاجماع الاهانة ؛ وعلى
آله الامجاد ؛ واصحابه
الاسياد ؛ اما بعد فانه
لما وفق الله لاحياء دينه القويم ؛
فى هذا القرن ذى الفتن و
الشر العميم ؛ من اراد به
خيرا من ورثة سيد المرسلين ؛
سيدُ العلماء الاعلام ؛ وفخر
الفضلاء الكرام ؛ وسعد الملة والدين ؛
احمد السير ؛ والعدلُ[1] الرضا فى كل
وطر ؛ العالم العامل ذو الاحسان ؛

اور آپ پر اے بڑے فضل والے اللہ تعالیٰ کا سلام۔
سب حمد اُس خدا کو جس نے علماء کے آسمان
میں معرفت کے آفتاب چمکائے تو انہوں نے
اُن کی بلند شعاعوں سے دین پر سے بہتان والوں
کی اندھیریاں ہٹا دیں۔ اور درود وسلام اُن پر
جو سب میں زیادہ کامل ہیں ایسوں سے جن کو
اللہ تعالیٰ نے علوم غیب دینے کے ساتھ خاص
کیا اور اُنہیں ایسا نور کیا جو ملّتِ اسلام سے
شبہات کی تاریکیوں کو یقینی آیتوں سے
مٹاتا ہے اور اُن کو تمام عیوب مثل کذب و
خیانت وغیرہ سب سے پاک کیا۔ اس کے خلاف کا
اعتقاد رکھنے والا کافر ہے تمام علمائے امت کے
نزدیک سزاوار تذلیل ہے۔ اور ان کی عزت والی
آل اور سیادت والے صحابہ پر۔ بعد حمد وصلاۃ
جب کہ اس فتنوں اور عالمگیر شر کے زمانہ میں
اللہ تعالیٰ نے اس دینِ متین کو زندہ کرنے کی اُسے
توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا،
وہ جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں
سے ہے، علمائے مشاہیر کا سردار اور معزز
فاضلوں کا مایۂ افتخار دینِ اسلام کی سعادت
نہایت محمود سیرت ہر کام میں پسندیدہ
صاحب عدل عالم باعمل صاحب احسان

[1] "عدل" مصدر بمعنی عادل اور "رضا" مصدر بمعنی مرضی آتا ہے جیسا کہ تاج العروس میں ۲۷۱/۱۰ ، ۲۶۴/۱۵ تاج العروس - ج ۱۲

حضرة المولی احمد رضا خان ؛
فقام فی ذٰلک بفرض الکفایة ؛
وقمع ببراهینه القاطعة ضلالة
المبطلین البادیة لذوی الدرایة ؛
ومن الله علیّ فی اسعد الاوقات ؛
واشرف الطوالع وابرک الساعات ؛
بالتیمن بشمس سعوده ؛ واللیاذ
بساحة احسانه وجوده ؛ والوقوف
علی رسالته التی جعلها حاصل رسائله
اللاتی اقام فیها البراهین ؛ وبیّن فیها
انواع الضلال ؛ الصادر من اهل
الخبال ؛ وهم غلام احمد القادیانی ؛
ورشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی ؛
وخلافهم[2] من اهل الضلال والکفر
الجلی ؛ وسوّد بها وجه ضلالهم المبین ؛
فذکرت عند ذٰلک قول من
اجتباه مولاه لن تزال هٰذه الامة
قائمة علی امر الله لا یضرهم من
خالفهم حتی یأتی امر الله ؛

حضرت مولی **احمد رضا خان** تو اُس نے اس باب میں
فرضِ کفایہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی حجتوں سے
اہلِ بطلان کی اُس گمراہی کا قلع قمع کر دیا جو
اربابِ[1] علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے
نیک تر وقت اور سب سے شریف تر طالع اور سب سے
مبارک تر ساعت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشار الیہ کے
آفتاب سعادت سے مجھے برکت ملی اور اُس کے
احسان و بخشش کے میدان میں میں نے پناہ
پائی اور اُس کے اُس رسالہ پر واقف ہوا جسے
اُس نے اپنے اُن رسالوں کا خلاصہ ٹھہرایا جن میں
حجتیں قائم کیں اور اُن اقسام گمراہی کا حال کھول دیا
جو اہل فساد سے صادر ہوئیں۔ اور وہ اہلِ فساد
غلام احمد قادیانی و رشید احمد و خلیل احمد و اشرفعلی
وغیرہم کھلے کافرانِ گمراہ ہیں۔ اور مصنف نے
اُس رسالہ سے ان کی صریح گمراہی کا منھ کالا کر دیا
تو اس وقت مجھے اُن کا کلام یاد آیا جنہیں اُن کے
مولی نے چن لیا کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر
قائم رہے گی انھیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا
خلاف کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔

---

[1] یعنی اِسی قدر کا رد ہو سکتا ہے باقی جو خباثتیں اُن کے دلوں میں بھری ہیں انھیں خدا جانتا ہے۔ ۱۲ مترجم غفرلہٗ

[2] شاع وذاع الاٰن فی الحجاز الشریف استعمال خلافہٗ بمعنی غیرہ یقولون جاءنی زید وخلافہم ای وغیرہ اھ مصححہ۔

صلّی اللہ وسلم علیہ ؛ وعلیٰ الہ ومن انتمیٰ الیہ فجزی اللہ مؤلفہا حیث قام بھذا الامر الواجب ؛ وکشف بشموسہ عن وجہ الدین الغیاھب ؛ وقمع ضلال المبطلین ؛ المفسدین عقائد ضعفاء المسلمین ؛ عن الاسلام و المسلمین خیرا لجزاء ؛ وابقیٰ بدر سعودہ منیرا فی سماء الشریعۃ الغرآء ؛ ووفقہ الیٰ ما یحبہ ویرضاہ ؛ واناله من الخیر غایۃ مایتمناہ ؛ اٰمین اللّٰھم اٰمین ؛ قالہ بفمہ ؛ وامر برقمہ ؛ خادم العلم بالدیار الحرمیۃ ؛ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی السادۃ المالکیۃ ؛

اللہ تعالیٰ اُن پر درود وسلام بھیجے اور ان کی آل پر اور جو ان کے ساتھ نسبت والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس مؤلف کو جس نے یہ فرض ادا کیا اور اپنے آفتابوں سے دین کے چہرے سے تاریکیاں دور کیں اور اُن اہلِ بطلان کی گمراہیوں کا قلع قمع کردیا جو کمزور مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور اُس کی سعادت کا ماہ تمام آسمانِ شریعتِ روشن میں چمکتا رکھے اور اُسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق بخشے اور اس کی تمنّا کی انتہا تک اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اسے کہا اپنے منہ سے اور حکم دیا اس کے لکھنے کا بلادِ حرم میں علم کے خادم محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین مفتی سرداران مالکیہ نے۔

(۱۰) صورۃ مانظمہ فی سلک التحریر ؛ العالم النحریر ؛ الصفی الزکی ؛ الذھین الذکی ؛ صاحب التصانیف ؛ والطبع اللطیف ؛ مولانا علی بن حسین المالکی ؛ نورہ اللہ بالنور الملکی ؛

تقریظ فاضل ماہر کامل صاحب صفا و پاکیزگی و ذہن و ذکا صاحب تصانیف و طبع لطیف مولانا علی بن حسین مالکی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو نور آسمانی سے منور کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وعلیک ایھا المفضال سلام اللہ ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اور آپ پر اے بڑی فضیلتوں والے اللہ کا سلام

ورحمتہ وبرکاتہ ورضاہ ؛ اِنَّ اعذب المقال ؛ حمد ذی الجلال ؛ المنزَّہ عن النقائص والاشباہ ؛ الذی ختم الرسالۃ باکرم رسول اجتباہ ؛ ونزّھہ وسائر رسلہ من الکذب و المنقصات ؛ واختصھم من بین مخلوقاتہ بالاطلاع علی المُغیبات ؛ فَمَنْ اَلْحَقَ بھم ادنی نَقْصٍ من العباد فقد صار بالاجماع من اھل الارتداد ؛ اللّٰھم فصلِّ علیھم وسلِّم ؛ والھم وصحبھم وکرِّم ؛ سیما نبیک المصطفٰی ؛ والہٖ واصحابہ اھل الصدق والوفا ؛ امابعد فانہ لمّا مَنَّ اللہ عَلَیَّ باستجلاء نور شمس العرفان ؛ من سماء صفاءٍ ملتزَمِ الاتقانؑ ؛ من صار محمودُ فعلِہ ؛ کشافَ اٰیات فضلہ ؛ وکیف لا وھو مرکز دائرۃ المعارف الیوم ؛ ومطلع کواکب سماء العلوم فی دار القوم ؛ عَضُدُ الموحدین ؛ وعِصام المھتدین ؛ القاطعُ بصارم البراھین ؛ لسانَ المضلین الملحدین ؛

اور اُس کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی رضا بیشک سب سے زیادہ میٹھی بات اُس جلال والے کی حمد ہے جو ہر عیب اور مانند سے پاک ہے جس نے رسالت ختم فرمائی ایسے رسول پر جو سب چُنے ہوئے رسولوں سے اکرم ہیں اور اُن کو اور اپنے سب رسولوں کو خلاف بیانی اور ہر عیب سے پاک کیا اور تمام مخلوقات میں اپنے رسولوں کو علم غیب عطا فرمانے سے خاص کیا۔ تو جو شخص اُن پر ادنیٰ نقص لگائے وہ باجماع اُمت مرتد ہے الٰہی تو اُن سب انبیاء اور اُن کے آل و اصحاب پر درود و سلام بھیج اور اُن کی عظمت رکھ بالخصوص اپنے نبی مصطفٰے اور اُن کے آل و اصحاب اہلِ صدق و وفا پر۔ حمد و صلاۃ کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ احسان کیا کہ اُس آسمانِ صفا سے جسے استوارکاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نُور مجھے علانیہ نظر پڑا وہ جس کے افعالِ حمیدہ اُس کی آیاتِ فضیلت کے نہایت ظاہر کرنیوالے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرۂ علوم کا مرکز ہے اور قوم اسلام کے گھر میں ستارہائے آسمانِ علوم کا مطلع ہے مسلمانوں کا یاور اور راہ یابوں کا نگہبان حجتوں کی تیغ بُرّاں سے گمراہ گروں بددینوں کی زبانیں کاٹنے والا

عہ الاتقان: وہ اعلا لازم ہے۔ یہاں استوارکاری ہے تو ملتزم ہوئی اور آسمان صفا ملتزم ۔ ۱۲ منہ

والرافعُ منار الایمان ۞ حضرۃ المولٰی احمد رضاخان ۞ اطلعنی علٰی وریقات بیّن فیھا کلامَ[1] من حدث فی الھند من ذوی الضلالات وھم غلام احمد القادیانی ورشید احمد واشرفعلی ۞ وخلیل احمد وخلافھم[2] من ذوی الضلال والکفر الجلی ۞ واَنّ منھم من تکلم فی حق رب العٰلمین ۞ و منھم من اَلحقَ النقص باصفیائہٖ المرسلین ۞ واَنّہ قد ابطل کلام کل من ھٰؤلاء المضلین ۞ برسالۃ بدیعۃ رفیعۃ واضحۃ البراھین ۞ وامرنی بالنظر فی کلام ھٰؤلاء القوم ۞ وماذا یستحقونہ من اللوم ۞ فنظرت اطاعۃ لامرہٖ فی کلامھم فاذا ھو کما قال ذٰلک الھمام یوجب۔ انذا دھم فھم یستحقون الوبال ۞ بل ھم اسوء حالا من الکفار ذوی الضلال ۞ فجزی اللہ ھٰذا الھمام ۞ حیث ابطل برسائلہ قول ھٰؤلاء اللئام ۞ وقام

ایمان کے ستونِ روشنی کا بلند کرنے والا حضرت مولٰی **احمد رضاخاں** تو انھوں نے مجھے کچھ اوراق پر اطلاع دی جن میں اُن گمراہوں کے نام بیان کیے ہیں جو ہند میں نئے پیدا ہوئے اور وہ غلام احمد قادیانی و رشید احمد و اشرفعلی و خلیل احمد وغیرہ ہیں جو گمراہی اور **کھلے کفر والے ہیں** اور یہ کہ اُن میں کوئی تو وہ ہے جس نے خود رب العٰلمین کی شان میں کلام کیا اور اُن میں کوئی وہ ہے جس نے برگزیدہ رسولوں کو عیب لگایا۔ اور یہ کہ مصنّف نے اِن سب گمراہ گروں کے کلام کا رد ایک نوطرز اور بلند قدر رسالے میں لکھا ہے جس کی حجتیں روشن ہیں اور مجھے حکم دیا کہ ان لوگوں کے کلام میں غور کروں اور دیکھوں کہ یہ کس ملامت کے مستحق ہیں تو میں نے مصنف کا حکم ماننے کے لیے **اُن لوگوں کے اقوال میں نظر کی** تو کیا دیکھتا ہوں کہ **واقعی** جس طرح مصنّف بلند ہمت نے بیان کیا **ان لوگوں کے اقوال اُن کا کفر واجب کر رہے ہیں** تو وہ سزا وار عذاب ہیں بلکہ وہ کافر گمراہوں سے بھی بدتر حال میں ہیں۔ تو اللہ اُس عالی ہمم کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کمینوں کے اقوال رَد کیے اور اس زمانہ میں

[2] ای وغیرھم کما تقدم ۱۲ مصححہ۔

[1] طبع مطبع اہل سنت وجماعت بریلی جمادی الاولٰی ۱۳۲۶ھ کہ قدیم تر نسخہ ہے پھر طبع حزب الاحناف لاہور نیز باہتمام رضوی کتب خانہ بریلی مطبوعہ بدایوں ۱۳۷۱ھ ومطبوعہ کانپور ۱۳۸۶ھ کہ یہ بھی قدیم نسخے ہیں اور جدید نسخہ قادری کتاب گھر سب میں "کلام" ہی ہے اور ترجمے سے "اعلام" سمجھ میں آتا ہے۔ ۱۲ نوری دار الافتاء ۷ رجادی الآخرہ ۱۴۲۶ھ۔

بفرض الكفاية في هذا القرن
العميم الشرور ؛ ونهى المسلمين عن
سفسطةٍ مّا صدر من اهل الفجور ؛
عن الاسلام والمسلمين ؛ احسن ما
جازى به عباده المخلصين ؛ ووفّقه
وسدّده لاحياء الشريعة الغراء ؛ و
اسعده وايده ونصره على هؤلاء
الاشقياء ؛ ولا زال بدر اقباله ؛
طالعا في سماء كماله ؛ امين ؛ اللهم
امين ؛ والحمد لله ؛ على ما اولاه ؛
والصلاة والسلام ؛ على خاتم
الرسل الكرام ؛ واله والاصحاب ؛
ما تيمن بذكرهم كتاب ؛ قاله بفمه ؛
ورقمه بقلمه ؛ العبد الفقير ذو الآثام ؛
محمد علي المالكي المدرس بالمسجد الحرام ؛ ابن
الشيخ حسين مفتي المالكية ؛
سابقا بالديار الحرمية ؛

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

جس کا شر عام ہو رہا ہے فرض کفایہ کی بجاآوری
کی اور ان فاجروں نے جو بے اصل بناوٹیں جوڑیں
مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی
طرف سے بہتر وہ جزا دے جو اپنے خالص بندوں
کو عطا فرمائی اور اُسے اس شریعتِ روشن کے
زندہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک
صالح کرے اور اُسے سعادت و تائید بخشے اور
ان بدبخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور
ہمیشہ اس کے اقبال کا ماہ تمام اس کے آسمانِ
کمال میں چمکتا رہے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر
اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے کہ اُس کو ایسی نعمتیں دیں۔
اور درود و سلام اُن پر جو تمام عزت والے رسولوں کے
خاتم ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر جب تک ان کے
ذکر سے کتابیں برکت حاصل کریں۔ کہا اسے اپنی زبان سے
لکھا اسے اپنے قلم سے بندۂ محتاج و گنہگار، محمد علی مالکی
مدرس مسجد الحرام ابن الشیخ حسین
سابق مفتی مالکیہ بمکۂ مکرمہ نے

حسین محمد علی بن ۱۳۱۰

ع ف ما زائدہ برائے تاکید ہے جیسا کہ خاقانی صـ۷۲ میں کثیراً ما کے تحت ہے "کثیراً مفعول مطلق وما زائدة لتاکید الکثرة" ۱۲ منہ

ثم امتدح الفاضل العلامة الممدوح ؛
حفظه المولى السبوح ؛ حضرة مصنف
المعتمد المستند ؛ كان له الاحد الصمد ؛
بقصيدة غراء ؛ وهي هذه كما ترى ؛

پھر فاضل علامہ ممدوح سلمہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت مصنف المعتمد المستند دام
فضلہ کی مدح میں ایک روشن قصیدہ
لکھا کہ ہدیۂ انظارِ ناظرین ہے۔

ماست تتيه بحسنها لما زهت
وحلت وطابت طيبة وتشرفت

واتت تقول لدى التفاخر انني
خير البلاد فمكة دوني ثبت

اني احب من البلاد جميعها
لله حقا دعوة الهادي وفت

وبي المطيع تضاعفت حسناته
بزيادة عما بمكة ضوعفت

وانا السماء تزينت بكواكب
كل الانام بنورها السامي اهتدت

ما البدر بل ما الشمس الا من سنا
تلك الكواكب في البرية اشرقت

فلذلك الخضراء برقع وجهها
وبكت من الغبراء حتى اغرقت

فاز الذي قد زارني بحبيبه
ذي المعجزات ومن به العليا ارتقت

بينا انا مصغ لطيب قولها
اذ شمت[عہ] مكة في المحاسن اقبلت

تبدي مفاخرها وقالت انني
ام القرى فجميعها بعدي اتت

انا قبلة للعالمين جميعهم
وبي المشاعر والمناسك جمعت

جھومتا نازمیں طیبہ ہے کہ تیری قدرت
یہ مرا حُسن یہ نکہت یہ حلاوت یہ صفت

کہہ رہا ہے دمِ نازش کہ میں ہوں خیر بلاد
میرے اعزاز کے نیچے ہے حرم کی عزت

میں ہوں اللہ کو ہر شہر سے بڑھ کر محبوب
مصطفےٰ کی برکت اُن کی دُعا کی برکت

نیکیاں مکّے میں جس درجہ بڑھا کرتی ہیں
مجھ میں ہے اُس سے فزوں فضلِ خدا کی کثرت

وہ فلک ہوں کہ منوّر ہے مرے تاروں سے
جملہ عالم میں ہدایت کی چمکتی صورت

ماہ میں شعشعہ افشاں ہے اُنہیں کا پرتو
مہر رخشاں میں درخشاں ہے اُنہیں کی رنگت

ہے فلک چادرِ نیلی میں اِسی سے رُوپوش
گریۂ ابر سے ہے غرقۂ آبِ خجلت

کامِ جاں دیں مرے زائر کو خدا کے محبوب
معجزے والے کہ رفعت کو ہے جن سے رفعت

سُن رہا تھا میں مدینہ کی یہ اچھی باتیں
کہ یکایک ہوئی مکہ کی نمایاں طلعت

زیورِ حُسن سے آراستہ نازش کرتی
کہ میں ہوں امّ قُریٰ سب پہ ہے مجھ کو سبقت

خلق کا قبلہ ہوں مجھ میں ہے مشاعر کا ہجوم
مجھ میں ہے جائے حج وعمرہ و قرباں کی کھپت

عہ شام رضی البرق شیما: نظر الیہ این یقصد و این یمطر۔ ق ذات سرور و ایک گردن باید بارادن در برق۔ عہ بارش کی امید میں بجلی کو دیکھنے لگ جانا۔ ۱۲ منہ

بی بیتُ بارِینا الحرامُ وزمزمٌ
طَعمٌ شفا[عه] من کل حادثة برت
وبیَ الصفا للطائفین ومروةٌ
ویمین رب الخلق بی قد قُبِلت
وبیَ الحطیم ومستجارٌ والمقا
م ومسجد حسناته قد ضوعفت
زادت علی حسنات طیبةٍ[له] مائةٌ
الفٍ عن الهادی الروایةُ اُثبِتت
وانا احب الارض للمولی والمـ
ختار عند رواة آثارٍ روت
وانی بانی خیر ارض الله لثـٰـه العظیم روایة ایضا زهت
انا مطلع للنیّرات جمیعها
فبمِ الفخار لطیبةٍ اذ فاخرت
وانا التی قصدی لقصد النُسُک یُحـ
ـرِم قاصدی حتما بما قد اُقتت
وانا علی المُستطاع[عه] حجی واجب
عینا بعمرٍ مرة قد بُرّات
وکفایةً فی کل عام قد اُتی
والسیّآت بساحتی قد کُفِّرت

مجھ میں ہے خانۂ حق بیت معظم زمزم
ذوق کا ذائقہ ہر درد کی حکمی حکمت
سعی والوں کے لیے مجھ میں صفا مروہ ہیں
بوسہ دینے کے لیے عکسِ یمینِ قدرت
مستجار اور حطیم اور قدمِ ابراہیم
اور مسجد حسنہ جس میں بڑھیں بے منت
عملِ طیبہ سے مسجد کا عمل لاکھ گنا
آئی مولیٰ سے روایت بہ سبیلِ صحت
ہیں حدیثیں کہ مرے مثل کسی خطہ سے
نہ خدا کو ہے محبت نہ نبی کو اُلفت
بہتریں ارضِ خدا نزدِ خدا ہوں یہ بھی
اک روایت ہے مرے ناز کے آنچل میں بنت
سارے تارے تو مری پاک اُفق سے چمکے
مجھ پہ نازش کی مدینے کے لیے کون جہت
قاصدِ حق پہ مرے قصد سے واجب احرام
آئے میقات تو بن جائے گدا کی صورت
حکم مسطور ہے حج کا کہ ہوا فرض العین
حج مرا عمر میں اِک بار جو رکھتا ہو سکت
اور یہ فرضِ کفایہ ہے کہ ہر سال ہو حج
میرے دربار میں جرموں کو ملی ثویت

[له] طیبة علی زنة سیدة عدل من الاسم الی الصفة اشارة الی ان التسمیة مبنیة علی التوصیف ومائة بالوقف وان کانت مضافة الی الف لما صرح العروضیون ان کل عروض محل الوقف کالضرب وذلك ان تقرء طَیْبَة باسکان الیاء او نوقف علی التاء ومائة بواو الاطلاق علی ان زادت بمعنی ازدادت والفاعل مائة الف فیصیر العروض مفتعلن اه مصححه ....

[عه] دراصل شفاءٌ تھا بہ الف ممدودہ ۔ برائے وزنِ شعر ہمزہ ساقط ہوا ۔ ۱۲ ان [عه] المُستطاع : مصدر ہے اور اسم فاعل یعنی مستطیع ....

فی کل یوم ینظر المولیٰ الیٰ
اھلی برحمتہ ابتداءً قد ثبت

فیعمھم حتی النائمین بساحتی
فضلاً برحمتہ ومغفرۃً وفت

وبکل یوم مائۃ عشرون من
رحمات مولی الخلق بی قد اُنزلتْ

للطائفین والناظرین لکعبۃ
والراکعین علیھم قد قُسّمت

انا مھبط الوحی الکریم ومظھر ال
ایمان والطاعاتُ بی قد نُوّعت

حبی من الایمان جاء وانّنی
انفی کما الکیرُ الخبائثَ اذ بدت

وانا المقدسۃ الحرام العرش والب
لد الامین صلاحٌ اسمائی سمت

بی اکثر القراٰن انزل ربُّنا
منی سریٰ بدرٌ فارضٌ اشرقت

لما اطالت فی تمدّح نفسھا
قامت وقالت طیبۃٌ ھی طوّلت

حسبی بما جزم الانام بانھا
خیر البقاعِ عہ لطیبھا مما حوت

وکم الاصول تشرفت بفروعھا
فباحمدٍ اٰباؤہ قد شرّفت

مجھ میں جب تک جو رہے اس پہ ہو ہر روز مدام
ابتداءً مرے مولیٰ کی نگاہِ رحمت

وہ بھی عام ایسی کہ جو مجھ میں پڑے سوتے ہوں
دفترِ بخشش و رحمت میں ہو اُن کی بھی لکھت

ایک سو بیس (۱۲۰) ہیں خاص اُس کی نظرہائے کرم
روز اترتی ہیں جو مجھ میں پے اہلِ طاعت

اہلِ طواف اہلِ نماز اہلِ نظر یعنی جو
ٹکٹکی باندھے ہیں مجھ پر یہ ہیں اُن پر قسمت

مہبطِ وحی ہوں میں مظہرِ ایماں ہوں میں
مجھ میں ہر گونہ ہیں طاعاتِ الٰہی مثبت

جزءِ ایماں ہے محبت مری میں کرتا ہوں
دور ناپاکیوں کو کورۂ حدّاد صفت

پاک و ذی حرمت و عرش و بلد امن و صلاح
میرے اسماء ہیں معلّے مرے نام و نسبت

مجھ میں ہی اترا ہے قرآن کا اکثر حصّہ
مجھ سے ہی چاند کا اسرا تھا کہ چمکی چھ جہت

جب کہ مکّہ نے یہ کی اپنی ثنا میں تطویل
اُٹھ کے طیبہ نے کہا تابکجا طولِ صفت

مجھ کو یہ تربتِ اطہر ہی کفایت ہے کہ ہے
بہتریں بقعہ بجزمِ علمائے امّت

کتنی اصلوں نے شرف فرع سے پایا جیسے
مصطفٰے سے ہوئی آبائے نبی کی عزّت

عہ البقعۃ بالضم ویفتح ج بقاع کجبال ق ت ۔ ۱۲ منہ

بی من ریاض الخلد روضة قربة
بی تم بدر الدین ای جمعت
بی اربعون من الصلاة براءة
بی منبر الهادی علی حوض ثبت
انفی الخبائث قد اتی کالکیر بی
محراب طٰه بئر غرس فضلت
قال النبی بانها من جنة
وبتفلة من خیر مبعوث حلت
انا طابة انا دار هجرة من سما
بی قربة عن حج بیت قدمت
وبی الاساءة لا یضاعف ذنبها
اما بمکة فالاساءة ضوعفت
منی قبور الصاحبین وعترة
امسوا اضیاء الارض منهم نورت
لما سمعت مقال کل منهما
قلت اطلبا حکما عد الله نمت
ذا خبرة مولی المعارف والهدیٰ
رب البلاغة من به الدنیا زهت
ذا عفة ذا حرمة عند الملا
ذا فطنة منها العلوم تفجرت
شرح المقاصد فهو سعد الدین
بذکائه شرح المواقف فانجلت

مجھ میں کامل ہوا دین مجھ میں ہوئیں جمع آیات
مجھ میں وہ خلد کی کیاری ہے ریاضِ قربت
مجھ میں چالیس نمازیں ہیں براتِ اخلاص
مجھ میں منبر جو بچھے گا لبِ حوضِ رحمت
ہر نجس دُور کروں مجھ میں ہے محرابِ حضور
مجھ میں وہ پاک کنواں غرس[عه] ہے جس کی شہرت
کر دیا شہد لعابِ دہنِ شہ نے جسے
جس کو آئی ہے شہادت کہ ہے چاہِ جنت
مجھ میں قربت وہ ہے جو حج پہ مقدم ٹھہری
میں ہوں طابہ میں ہوں طٰہٰ کا مکانِ ہجرت
مکہ میں جرم بھی ہو ایک کا لاکھ اور مجھ میں
ایک کا ایک رہے۔ مجھ میں ہے عاصی کی بچت
مجھ میں صدیق ہیں فاروق ہیں آلِ شہ ہیں
جن ستاروں سے چمک اٹھی زمیں کی قسمت
باتیں دونوں کی میں سُن سُن کے ہوا عرض گذار
فیصلے کے لیے چاہو حکَم با نصفت
رب بلاغت کا معارف کا ہدیٰ کا مولےٰ
صاحبِ علم کہ دنیا کا ہے ناز و نزہت
عفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
جس سے علموں کے رواں چشمے ہیں ایسی فطنت
اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سعد الدین
ذہن سے کشف کیے موقفِ دینِ ملت

عه الحدیث: غرس من عیون الجنة۔ رواه ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً ق ن ۲۸۴/۸ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۲ ن

عَضُدَ الهدایۃ فخرُنا محمودُ فِعْـ
ـلٍ زانَۃُ کشّافُ ایِ اُحکمت

اَبدیٰ معانی المشکلات بیانُہ
ببدیعِ منطقہ الجواہرُ نُظِمَت

ایضاحہ بدلائل الاعجاز اَسْـ
ـرارُ البلاغۃ منہ حقا اَسفرَت

قالا ومن ھُوَ قد توثّقنا بہ
قلتُ العزیز ومَنْ بہ التقوی صفت

محیی علوم الدین احمد سیرۃً
عَدْلُ رِضاً فی کل نازلۃ عرت

مولی الفضائل احمد المدعو رضا
خان البریلی مَنْ بہ الخلق اھتدت

قالا وَاَنْعِمْ بالمُحَکَّمِ ذی التقی
فعلی تقدّمہ البریّۃ اَجمعت

الطیّب بن الطیّب بن الطیّب بـ
ـن ذوی الھدی اٰیات رفعتہ رقت

فابنُ العماد عِمادُہ مِن کشفِ ذا
حججاً بھا حججُ ابنِ حُجّۃ اُدحضت

قاضی القضاۃ فما الخفاجی عندہ
الا کبدرٍ دُونَ شمسٍ اَشرقت

وہ ہدایت کا عضد، فخر۔ وہ محمود فعّال [۱]
وہ جو کشافِ قرآں میں ہے محکم آیت

مشکلات اس سے کھلے اُس کا بیان ایسا بدیع
جس کی لڑیوں سے جواہر کو ہے زیب و زینت

اُس سے اعجاز و دلائل کا منوّر ایضاح
اُس سے اسرارِ بلاغت کی جِلا بے ریبت

بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
وہ معزز کہ ہے تقوے کی صفا و صفوت

دین کے علموں کا وہ زندہ کُن احمد سیرت
وہ رضا حاکم ہر حادثۂ نو صورت

وہ بریلی وطن احمد وہ رضا ربِّ کمال
خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت

دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقوے
جس کی سبقت پہ ہے اجماعِ جہاں کی حجت

طیب طیب طیب خلفِ اہلِ ہدے
جس کی آیاتِ بلندی ہیں سمائے رفعت

وہ حجج کھولے کہ ہیں معتمد ابن عماد
ابن حجہ کے حجج جن سے ہوئے حرفِ غلت [۲]

شرع کا حاکم بالا کہ خفاجی کا کمال
اُس کے خورشید سے رکھتا ہے قمر کی نسبت

---

[۱] فعّال بالفتح افعال پسندیدہ ۱۲

[۲] غلت و غلط بمعنی واحد۔ اور زیادہ مستعمل غلت غلطی کی حساب میں ہے ۱۲ مترجم

عہ زانہ: فعلی کی صفت ہے یا پھر محمود فعلی کی خبر ہے ۱۲ ن

عہ ببدیع: نظمت کے متعلق ہے ۱۲ ن

سہ ابن العماد مبتدائے اول ’عمادہٗ مبتدائے ثانی اور من کشفِ ذا الخ خبر ہے ”عمادُ“ بمعنی معتمد ہے یعنی ابن عماد نے جن باتوں پر اعتماد کیا ان کے ایسی حجتوں کو کھولنے کے سبب کیا جن حجتوں سے ابن حجہ کے حجج باطل ہوگئے۔ ۱۲ ن

اٰمْلٰی العلوم فهل سمعت بمثله
اٰمْلٰی وذا اٰیاته قد شوهدت
لازال بدر کماله بسماءِ عزٍ
زِ جلاله یهدی العِباد اذا غوت
صلّی وسلم ربنا الهادی علی
ربِ الکمال ومَن به الخلق احتمت
والاٰلِ والاصحاب طُرًّا ما بکت
مُزْنٌ مِنَ الازهار حیث تبسمت

یا دپر علم لکھائے کوئی اُس کا سا سُنا
صاحب فضلِ اور اُس کی تو ہے مشہود آیت
دائما بدر کمال اُس کا سمائے عز پر
ہادیِ خلق ہو جب چھائے فتن کی ظلمت
ربِ افضال پہ ہادی کے درود اور سلام
جن کے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت
آل واصحاب پہ جب تک کہ گلستاں میں رہے
گریۂ ابر سے کلیوں میں تبسّم کی صفت

عه المزن بالضم: السحاب ١٢ ق

عه من برائے تعلیل ہے یعنی بادل کلیوں کی خاطر روئیں اور حیث تعلیلیہ ہے یعنی تاکہ کلیاں مسکرا پڑیں۔ ١٢ ن

تمت

بحمد الله وعونه وحسن توفیقه وصلّی الله علی من جعله هادیا لطریقه واٰله۔

حسین
محمد علی بن
١٣١٠

تمام ہوا قصیدہ اللہ کی حمد ومدد وخوبی توفیق سے۔ اور اللہ تعالیٰ درود بھیجے اُن پر جن کو اپنی راہ کا ہادی بنایا اور اُن کی آل پر۔

حسین
محمد علی بن
١٣١٠

⑪ صورة ما املاه الشاب التقی، المحصّل المترقی، ذوالجمال والزین، مولینا جمال بن محمد بن حسین، نزهه الله عن کل شین:

⑪ تقریظ جوان صالح صاحب تحصیل وترقی و جمال وزینت مولٰنا جمال بن محمد بن حسین اللہ تعالیٰ اُنہیں ہر نقص سے منزہ رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق، وجعله خاتما لرسله وهادیا الی صراطه المستقیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا اور اُن کو اپنے سب رسولوں کا خاتم اور تمام جہان کے لیے

عه جاءُ وا طُرًّا ای جمیعًا، وهو منصوب علی المصدر او الحال ت ص ١٤٢ ١٢ ن

لکافة الخلق ؛ وجعل ورثة الانبیاء علماء دینه القویم الذابین عن الحق غیاھب الاشقیاء ؛ والصلاة والسلام علی سید الانام ؛ واٰله الکرام ؛ و اصحابه الفخام ؛ **امابعد** فانی قد اطلعت علی کلام المضلین الحادثین ؛ الاٰن فی بلاد الهند فوجدته موجبا لردتهم واستحقاقهم للخزی المبین ؛ وهم اخزاهم الله تعالیٰ غلام احمد القادیانی ؛ ورشید احمد واشرفعلی ؛ وخلیل احمد وخلافهم من ذوی الضلال والکفر الجلی ؛ فجزی الله حضرة ذی الاحسان ؛ المولیٰ **احمد رضا خان** ؛ عن الاسلام والمسلمین احسن الجزاء ؛ حیث قام بفرض الکفایة ورد علیهم بالرسالة المسماة بالمعتمد المستند ذاباً عن الشریعة الغراء ؛ ووفقه لما یحبه ویرضاه ؛ وبلغه من الخیر ما یتمناه ؛ اٰمین ؛ اللّٰهم اٰمین ؛ وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی اٰله وصحبه وسلم ؛

سیدھی راہ کا ہادی کیا اور اُن کے دینِ محکم کے علماء کو انبیاء علیہم السّلام کا وارث بنایا جو حق سے بدبختوں کی اندھیریوں کو دُور کرتے ہیں۔ اور درود وسلام جہان کے سردار اور اُن کی عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب پر۔ بعد حمد و صلوٰۃ میں اُن گمراہ گروں کے اقوال پر مطلع ہوا جو ہند میں اب پیدا ہوئے ہیں تو میں نے پایا کہ **اُن کے اقوال اُن کے مرتد ہو جانے کے موجب ہیں** جس نے اُنہیں صریح رسوائی کا مستحق کر دیا اور وہ اُنہیں اللہ رسوا کرے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور اشرفعلی اور خلیل احمد وغیرہ ہیں جو کھلے کفر وگمراہی والے ہیں تو اللہ تعالےٰ حضرت صاحبِ احسان مولیٰ **احمد رضا خاں** کو اسلام اور مسلمین کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے کہ اُس نے فرض کفایہ ادا کیا اور رسالہ المعتمد المستند میں اُن کا رد لکھا شریعتِ روشن کی حمایت کرتا ہوا اور اُسے اپنی محبوب وپسندیدہ باتوں کی توفیق دے اور اُس کے حسبِ مُراد اُسے خیر عطا فرمائے۔ ایسا ہی کر اے اللہ ایسا ہی کر۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم اور اُن کے آل و اصحاب پر درود بھیجے۔

ط ای وغیرهم کما مر ۱۲ مصححه

قاله بفمه ؛ وامر برقمه ؛ احد المدرسين بالديار الحرمية محمد جمال حفيد المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية سابقا

(مہر: محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳)

اُسے کہا اپنی زبان سے اور لکھنے کا حکم دیا بلاد حرم کے ایک مدرس یعنی محمد جمال نبیرۂ مرحوم شیخ حسین نے جو پہلے مالکیہ کے مفتی تھے۔

(مہر: محمد جمال بن محمد ۱۳۲۳)

(۱۲) صورة ماكتبه جامع العلوم ؛ ونابع الفهوم ؛ حائز العلوم النقلية ؛ وفائز الفنون العقلية ؛ الهين ؛ اللين ؛ الخاشع ؛ المتواضع ، نادرة الزمان ؛ مولينا الشيخ اسعد بن احمد الدهان ؛ المدرس بالحرم الشريف ؛ دام بالفيض والتشريف ؛

(۱۲) تقریظ جامع علوم منبع فہوم محیط علوم نقلیہ مدرک فنونِ عقلیہ خوشخو نرم مزاج صاحبِ خشوع وتواضع نادر روزگار مولنا شیخ اسعد بن احمد دہان مدرس حرم شریف دام بالفیض والتشریف۔

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد المن ابد الشريعة المحمدية على مدى الايام ؛ وايد الملة الحنيفية باسنة اقلام العلماء الاعلام ؛ وقيض لها في كل عصر من الاعصار ؛ حماة وانصار ؛ ذوي عزائم واخطار ؛ يحمون حوزتها ؛ ويقوون صولتها ؛ ويقررون حججها ؛ ويوضحون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد کرتا ہوں میں اُس کے لیے جس نے رہتی دنیا تک شریعتِ محمدیہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشگی دی اور مشاہیر علماء کے نیزہائے قلم سے ملّتِ اسلام کی تائید کی اور ہر زمانہ میں اُس کے حامی ومددگار مقرر فرمائے جو عزیمتوں اور شرف والے ہیں کہ اُس کے حرم کی حمایت کرتے ہیں اور اُس کے حملے کو قوت دیتے ہیں اور اُس کی حجتوں کی تقریر کرتے ہیں اور اُس کی

فحجتها ؛ وهكذا فى كل عصر ؛ يتجدد النصر ؛ ويحصل للعدو القهر ؛ حتى يتم الامر ؛ والصلاة والسلام على من سن سنة الجهاد ؛ وامر بتجريد سيوف الحجج من الاغماد ؛ لردع اهل الكفر والعناد ؛ والبغى والفساد ؛ وعلى اٰله واصحابه الذين هم لحزب الله نجوم ؛ ولحزب الشيطان الخاسر رجوم ؛ و بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة التى الفها نادرة الزمان ؛ ونتيجة الاوان ؛ العلامة الذى افتخرت به الاواخر على الاوائل ؛ والفهامة الذى ترك بتبيانه سحبان[۱] باقل[۲] ؛ سيدى وسندى الشيخ **احمد رضا خان** البريلوى ؛ مكن الله من رقاب اعاديه حسامه ؛ ونشر على هام عزه اعلامه ؛ فوجدتها حصنا مشيدا ؛ على الشريعة الغراء ؛ رفعت على دعائم الادلة التى لا ياتيها الباطل من بين يديها ولا من خلفها ؛

راہِ کشادہ کو روشن کرتے ہیں اور ایسے ہی ہر زمانہ میں مدد تازگی پاتی رہے گی اور دشمن پر قہر ہوتا رہے گا یہانتک کہ حکم الٰہی پورا ہو۔ اور درود وسلام اُن پر جنہوں نے دین میں راہِ جہاد نکالی اور حکم دیا کہ حجتوں کی تلواریں کافروں اور معاندوں اور سرکشوں مفسدوں کے جھڑکنے کو نیام سے برہنہ کی جائیں اور اُن کے آل واصحاب پر جو گروہِ الٰہی کے لیے رہنما ستارے ہیں اور گروہِ شیطان زیاں کار کو مردود ومطرود کرنے والے ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس عظمت والے رسالہ پر مطلع ہوا جس کا مصنف نادرِ روزگار وخلاصۂ لیل ونہار ہے وہ علامہ جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیانِ روشن سے سحبانِ[۱] فصیح البیان کو باقلِ[۲] بے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند حضرت **احمد رضا خاں** بریلوی۔ اللہ تعالیٰ اُس کے دشمنوں کی گردنوں پر اُس کی تلوار کو قابو دے اور اُس کے سرِ عزت پر اُس کے نشانوں کو کشادہ کرے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو نورانی شریعت کا محکم قلعہ پایا جو ان دلیلوں کے ستونوں پر بلند کیا گیا ہے کہ باطل کو نہ اُن کے آگے راہ ہے نہ پیچھے،

[۱] "سحبان" قبیلہ وائل کا ایک شخص بلیغ و فصیح نہایت فصاحت و بلاغت میں ضرب المثل تھا۔ [۲] "باقل" قبیلہ ربیعہ کا ایک شخص تھا۔ گیارہ درہم میں ایک ہرن خریدا کسی نے خریداری پوچھی تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول دیں اور زبان باہر کردی۔ سو یہ قیمت کی طرف اشارہ تھا یعنی گیارہ۔ اتنے میں ہرن نو دو گیارہ ہو گیا۔ اور "باقل" بول نہ پانے میں ضرب المثل بن گیا۔ [illegible]

ولا تنهض شبهُ الملحدين للقيام لديها فانها متوارية من خوفها ؛ سلّت صوارم الحجج القطعية على عقائد الكفرين ؛ ورمت بشهبها شياطين المبطلين ؛ خفضت هامهم بذلك السيف المسلول ؛ و أشهرت فضيحتهم بين ارباب العقول ؛ حتى ظهر ظهور الشمس فى رابعة النهار ارتدادهم ؛ اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم ؛ وتحقق بما اعتقدوه انسلالهم من الدين القويم ؛ اولئك الذين لهم فى الدنيا خزى ولهم فى الأخرة عذاب عظيم ؛ فلعمرى انّ هذا لهو التاليف الذى يفتخر به العالمون ؛ ولمثل هذا فليعمل العاملون ؛ فجزى الله مؤلفها عن الاسلام والمسلمين خيرا فانه قلّد اجيادهم قلائد النعم ؛ ونصر الدين بما احكمه من محكم هذا التاليف الذى باد حاض حجة الخصم حكم ؛ لا زالت ايامه

اور بیدینوں کے شُبہے اُس کے سامنے ٹھہرنے کو اٹھ نہیں سکتے کہ وہ اُس کے خوف سے چھپے ہوئے ہیں۔ اس رسالہ نے قطعی حجتوں کی تلواریں کافروں کے عقیدوں پر کھینچیں اور اپنے روشن ستاروں سے بُطلان والے شیطانوں پر تیر اندازی کی۔ اس تیغ برہنہ سے اُن کے سر نیچے کیے گئے اور عقلا میں اُن کی رسوائی مشہور ہوئی یہانتک کہ **ان لوگوں کا مرتد ہونا پہر دن چڑھے کے آفتاب کی مانند روشن ہوگیا** وہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو انہیں بہرا کردیا اور اُن کی آنکھیں اندھی کردیں۔ اور ان کے عقیدوں سے ثابت ہوگیا کہ وہ اِس دین صحیح سے بالکل نکل گئے اُن لوگوں کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مجھے اپنی جان کی قسم یہ وہ تصنیف ہے جس پر علما ناز کریں اور عمل کرنے والوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ اسلام و مسلمین کی طرف سے اِس کے مؤلف کو جزائے خیر دے کہ اُس نے مسلمانوں کی گردنوں میں نعمتوں کی حمائلیں ڈالیں اور اُس نے دین کو نصرت دی اس مضبوط تالیف کے استوار کرنے سے جو حجت مخالف کو پامال کرنے کی حاکم ہوئی۔ ہمیشہ اُس کے دنوں کی

مُشرِقَةَ السنا ؛ وبابه كعبة المرام والمُنٰی ؛ ماترنم بمدحه مادح ؛ و صدح بشكره صادح ؛ وصلّى الله على سيدنا محمّد وعلى اٰله وصحبه وسلّم ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ خادم الطلبة راجى الغفران ؛ اسعد بن احمد الدهّان عفا الله عنه وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

اسعد الدہان راجی الغفران

روشنی چمکتی رہے اور ہمیشہ اُس کا دروازہ کعبۂ مرادات و مقاصد رہے جب تک مدح کرنے والے اُس کی مدح کی نغمہ سرائی کریں اور جب تک کوئی اعلان کرنے والا اُس کے شکر کا اعلان کرے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے طالب علموں کے خادم بخشش کے امیدوار اسعد بن دہان نے عفا اللہ عنہ اور آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت وبرکات۔

اسعد الدہان راجی الغفران

(۱۳) صُورة ماقرّظ به الفاضل الاديب ؛ الاريب اللبيب الحاسب الكاتب ؛ الرّفيع المراتب ؛ حَسَنَة الاوان ؛ مولينا الشيخ عبدالرحمٰن الدهّان ؛ دام بالمن والاحسان ؛

تقریظ فاضل ادیب ذی عقل ہوشمند دانائے حساب وکتاب بلند مرتبہ نکوئی روزگار مولٰنا شیخ عبدالرحمٰن دہّان ہمیشہ احسان ونکوئی کے ساتھ رہیں

بسم الله الرحمٰن الرحيم ط

الحمد لله الذى اقام فى كل عصر اقواما وفّقهم لخدمته ؛ وايّدهم لدٰى مُناضَلة الملحدين بنصرته ؛ والصّلاة والسّلام على سيّدنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے ہر زمانہ میں کچھ لوگ قائم کیے جن کو اپنی خدمت کی توفیق بخشی اور بیدینوں کی منازعت کے وقت اپنی مدد سے اُن کی تائید کی اور صلاۃ وسلام ہمارے سردار

محمد الذی اذل ببعثته اہل الکفر والطغیان ÷ وعلی اٰلہ واصحابہ الذین اخمدوا نار الجہل فظہر نور الیقین واضح العیان ÷ **وبعد** فلا شك ان القوم المسئول عنہم اہل الحمیۃ الجاہلیۃ ÷ مارقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ ÷ مستحقون فی الدنیا ضرب[۱] الرقاب ÷ ویوم العرض والحساب اشد العذاب ÷

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی بعثت نے کافروں اور سرکشوں کو ذلیل کر دیا اور اُن کے آل واصحاب پر جنہوں نے جہل کی آگ بجھادی تو یقین کا نور آنکھوں دیکھا روشن ہوگیا۔ حمد و صلاۃ کے بعد کوئی شک نہیں کہ وہ قوم جن کے حال سے سوال ہے **زمانہ کفر صریح کی پچ والے ہیں** دین سے نکل گئے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ دنیا میں اس کے مستحق ہیں کہ سلطانِ اسلام اُن کی گردنیں مارے[۱] اور اللہ عزوجل کے حضور پیشی اور حساب کے دن سخت تر عذاب کے سزاوار۔

---

[۱] اعلم ان ضرب الرقاب فی الدنیا انما ہو الی الحکام دون العوام کما ان التعذیب فی العقبیٰ لیس الا بید ذی الجلال والاکرام اما غیر السلاطین و ولاۃ الامور فانما وظیفتہم الرد باللسان والطرد بالبیان وتحذیر المسلمین عن مخالطۃ الشیطٰین ورفع الامر الی ولاۃ الامر ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا بل قد صرحوا فی الکتب الفقہیۃ ان من قتل مرتدا بدون اذن السلطان یعزرہ السلطان ہذا فی الممالك الاسلامیۃ فکیف بغیرہا فانہ تقتلہ الحکام ان قتل المرتد فیکون فیہ القاء بالایدی

[۱] جان لیجیے کہ دنیا میں گردنیں مارنا بس حکام ہی کے سپرد ہے نہ عام (رعایا) کے۔ جس طرح آخرت میں عذاب دینا صرف ذوالجلال والاکرام کے ہاتھ۔ رہے اور لوگ جو سلاطین و حکام کے سوا ہیں اُن کا فرض فقط زبان سے رَد اور بیان سے جھڑکنا اور اہل اسلام کو شیاطین کے میل جول سے بچانا اور کام حکام تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اُس کے بوتے بھر بلکہ حقیقۃً فقہائے کرام نے کتب فقہ میں صراحۃً ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی مرتد کو بے حکم بادشاہ قتل کر دے اسے بادشاہ سزا دے جب ممالک اسلامیہ میں یہ حکم ہے تو اُن کے ماسوا میں کیسے نہ ہوگا کیونکہ مرتد کے قاتل کو غیر مسلم حُکام یقینی قتل کر دیں گے تو اس (قتل مرتد) میں اپنے ہاتھوں

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ

فلعنهم الله واخزاهم ؛ وجعل النار مثواهم ؛ اللّٰهم كما وفّقت من اختصصته من عبادك لقمع هؤلاء الكفرة المتمردين ؛ واهّلته للذّب عما يعود الیه النبی الامین ؛ فانصره نصرا تعزّ به الدين ؛ وتنجز به وعدك وكان حقا علینا نصر المؤمنين ؛ لاسيما عمدة العلماء العاملين ؛ زبدة الفضلاء الراسخين ؛ علامة الزمان ؛ واحد الدهر والاوان ؛ الذی شهد له علماء البلد الحرام ؛ بانه السيد

اللہ اُن پر لعنت کرے اور اُن کو رسوائی دے اور اُن کا ٹھکانہ دوزخ کرے۔ الٰہی جس طرح تو نے اپنے خاص بندے کو ان **سرکش کافروں** کی بیخ کنی کی توفیق دی اور اُسے تو نے اِس قابل کیا کہ سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس دین کی طرف بلاتے ہیں اُس کے مخالفوں کو دفع کرے یونہی اُس کی وہ مدد کر جس کے سبب تو دین کو عزّت دے اور جس سے تو اپنا یہ وعدہ پورا کرے کہ "مسلمانوں کی مدد کرنے کا ہم پر حق ہے"۔ بالخصوص عالمانِ باعمل کا معتمد اور رسوخ والے فاضلوں کا خلاصہ علّامۂ زماں یکتائے روزگار **جس کے لیے علمائے مکہ معظمہ گواہی دے رہے ہیں کہ وہ سردار ہے**

الى التهلكة والله تعالىٰ يقول لا تُلقوا بايديكم الى التهلكة وفيه تعريض نفسه المسلمة للقتل بنفسٍ كافرة وفی حديث عمر و عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قالا قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لزوال الدنيا اهون على الله من قتل رجل مسلم رواه الترمذی والنسائی فليتنبه لذلك فاينما وقعت هذه الاحكام فانما هی للسلاطين والحكام كما صرح به فی نفس هذه التقاريظ عدة اعلام اھ۔

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اپنے ہاتھوں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالو"۔ اور اپنے نفسِ مسلم کو ایک کافر جان کے عوض قتل کے لیے پیش کرنا ہے۔ سیدنا عمر و سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے فرمایا ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ساری دنیا کا زوال اللہ کے نزدیک کسی مسلمان شخص کے مارے جانے سے بہت زیادہ ہلکا ہے ترمذی ونسائی نے اسے روایت فرمایا تو اس بات کے لیے آپ خوب ہوشیار رہیے کہ جہاں کہیں (اس رسالہ میں) یہ احکام واقع ہوئے خاص بادشاہانِ (زمانہ) وحکام ہی کے لیے ہیں چنانچہ انھیں تقاریظ میں چند علمائے اعلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ ۱۲

الفرد الامام ، سیدی وملاذی ،
الشیخ احمد رضاخان البریلوی
متّعنا الله بحیاته والمسلمین ،
ومنحنی هدیه فان هدیه هدی
سید المرسلین ، وحفظه من
جمیع جهاته علی رغم انوف
الحاسدین ، ربنا لاتزغ قلوبنا
بعد اذ هدیتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب ، و
صلی الله علی سیدنا محمد و
علی اٰله وصحبه وسلم ، قاله
بفمه ، ورقمه بقلمه ، معتقدًا
بجنانه الراجی من ربه الغفران ،
عبدالرحمٰن ابن المرحوم
احمد الدهان ،

عبدالرحمٰن دہان ۱۳۰۲

بے نظیر ہے امام ہے میرے سردار اور میرے
جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی
اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے
بہرہ مند فرمائے اور مجھے اُس کی روش نصیب کرے
کہ اُس کی روش سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو
شش جہت سے اُس کی حفاظت کرے۔ الٰہی
ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں
ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش
بیشک تو ہی ہے بہت بخشنے والا اور اللہ تعالیٰ
ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے
آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے اسے اپنی زبان سے
کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا
اپنے رب سے مغفرت کے امیدوار
عبدالرحمٰن بن مرحوم احمد دہان نے

عبدالرحمٰن دہان ۱۳۰۲

(۱۴) صورة ما سطره الفاضل المستقیم ،
علی الدین القویم ، والحق القدیم ، المدرس
بالمدرسة الصولتیه ، بمكة المحمیة ، مولٰنا
الشیخ محمد یوسف الافغانی ، حفظ بالسبع المثانی ،

بسم الله الرحمٰن الرحیم

(۱۴) تقریظ اُن فاضل کی جو دین راست و
حق قدیم پر مستقیم ہیں مکۂ معظمہ میں مدرسۂ
صولتیہ کے مدرس مولٰنا محمد یوسف افغانی
قرآنِ عظیم کے صدقے میں اُن کی نگہبانی ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحٰنك یا من تفردت بالکبریاء ؛ وتنزهت عن سِمَة النقص والکذب والفحشاء ؛ احمدك حمدَ من اعترف بعجزه ؛ واشکرك شکر من توجّه الیك باسره ؛ واصلّی واسلّم علیٰ سیّدنا محمد خاتم انبیائك ؛ و خلاصة اهل ارضك وسمائك ؛ واٰله واصحابه عمدة اصفیائك ؛ ومن تبعهم باحسان الیٰ یوم لقائك ؛ **وبعد** فانی قد اطلعت علیٰ هٰذهِ الرسالة التی الفها الفاضل العلّامة والحبر الفهّامة ؛ المستمسك بحبل الله المتین ؛ الحافظ منار الشریعة والدین ؛ من قصرت لسان البلاغة عن بلوغ شکره ؛ وعجز عن القیام بحقه وبرّه ؛ الذی افتخر بوجوده الزمان ؛ مولٰنا الشیخ **احمد رضا خان** ؛ لازال سالکا سبیل الرشاد ؛ وناشر اَلوِیَة الفضل علیٰ رؤس العباد ؛ وادامه الله للذبّ عن الشریعة الغراء ؛ و

پاکی ہے تجھے اے وہ جو بڑائی میں یکتا ہے اور ہر نقص وکذب وناسزا باتوں کے داغ سے تو ستھرا ہے میں تیری حمد کرتا ہوں اُس کی سی حمد جو اپنی عاجزی کا مقر ہوا اور تیرا شکر کرتا ہوں اُس کا سا شکر جو ہمہ تن تیری طرف متوجہ ہوا اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے انبیاء کے خاتم اور تیرے، زمین و آسمان والوں سب کے خلاصے اور اُن کے آل واصحاب پر کہ تیرے چُنے ہوؤں کے عمدہ ہیں اور اُن سب پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے تجھ سے ملنے کے دن تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جسے فاضل علامہ دریائے فہامہ نے تصنیف کیا جو اللہ کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے ہے دین وشریعت کے ستونِ روشنی کا محافظ نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت جس کا شکر پورا ادا کرنے میں قاصر اور اُس کے حقوق واحسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جس کے وجود پر زمانہ کو ناز ہے مولٰنا حضرت **احمد رضا خاں**۔ وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ رکھے اور

مَكَّنَ حُسَامَهُ من رقاب الاعداء، فوجدتها قد هدمت مُعْظَمَ اركان عقائد المفسدين المرتدين الذين ارادوا ان يُطفِئوا نور الله بافواههم ويأبى الله الا ان يُتِم نوره إرغاما لانوف الحاسدين، وقد أُودِعت الحكمةَ وفصلَ الخطاب، اذهي مسلمة عند اولى الالباب، ولا عبرة بمن انكر عليها ممن اضله الله، وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله، شعر

قد تُنكِر العين ضوء الشمس من رَمَد
ويُنكِر الفم طَعم الماء من سَقَم

والله انهم قد كفروا، وعن ربقة الدين قد خرجوا، فتعساً لهم واضلَّ اعمالهم، اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم، نسأله السلامة من تلك الاعتقادات، والعافيةَ من هاتيك الخُرافات،

اُس کی تلوار کو دشمنوں کی گردنوں میں جگہ دے تو میں نے اُسے پایا کہ اُس نے اُن مفسدوں مرتدوں کے عقیدوں کے بڑے بڑے ستون ڈھا دیے جنہوں نے چاہا تھا کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھا دیں اور اللہ نہیں مانتا مگر اپنے نور کا پورا کرنا حاسدوں کی ناک خاک میں رگڑنے کو۔ اور بیشک اُس رسالہ میں حکمت اور دوٹوک بات امانت رکھی گئی اس لیے کہ اہلِ عقل کے نزدیک وہ مقبول ہے اور وہ جسے اللہ نے گمراہ کیا اور اُس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اُس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ایسوں میں سے جو اس رسالہ پر انکار کرے اُس کا کیا اعتبار۔ کہ اُسے کون راہ دکھائے خدا کے بعد۔ ؎

دُکھتی ہوئی آنکھوں کو بُرا لگتا ہے سورج
بیمار زبانوں کو بُرا لگتا ہے پانی۔

خدا کی قسم بیشک وہ کافر ہوگئے اور دین سے نکل گئے انہیں ہلاکی ہو خدا اُن کے اعمال برباد کرے وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور کان بہرے کردیے اور آنکھیں اندھی۔ ہم خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ایسے اعتقادوں سے ہمیں بچائے اور ان خرافات سے ہمیں عافیت دے

فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خير الجزاء ؛ وانعم علينا وعليه بحسن اللقاء ؛ أمين يارب العلمين ؛ قاله بفمه ؛ ورقمه بقلمه ؛ معتقداله بجنانه ؛ اضعف خلق الله خادم طلبة العلم محمد يوسف الافغانى ؛ بلّغه الله الامانى ؛

اللہ تعالیٰ اُس کے مؤلف کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے ہمیں اور اُس کو حُسن وخوبیِ دیدارِ الٰہی کی نعمت دیوے۔ ایسا ہی کرائے سارے جہان کے مالک۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے دل سے اعتقاد کرتا ہوا اضعف ترین مخلوقِ خدا طالب علموں کے خادم محمد یوسف افغانی نے اللہ تعالیٰ اُسے آرزوؤں کو پہنچائے۔

(۱۵) صورة مارقمه ذوالفضل والجاه، اجل خلفاء الحاج المولوى الشاه امداد الله؛ مدرس الحرم الشريف والمدرسة الاحمدية؛ بمكة المحمية، مولنا الشيخ احمد المكى الامدادى، لازال محفوظا بامداد الهادى؛

تقریظ صاحب فضیلت و وجاہت اجل خلفائے حاجی مولوی شاہ امداد اللہ صاحب حرم شریف میں مدرسہ احمدیہ کے مدرس مولنا شیخ احمد مکی امدادی بمدد الٰہی ہمیشہ محفوظ رہیں۔ (۱۵)

بسم الله الرحمن الرحيم

له الحمد والآلاء من شيد اركان الاسلام ونصب اعلامها ؛ وضعضع بُنيان اللئام ونكس ازلامها ؛ وجعل سيدنا محمدا للرسل قفلا وللانبياء ختامها ؛ اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له اله واحد صمد تنزه عن جميع النقائص وعما يتفوه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُسی کے لیے حمد واحسانات ہیں جس نے اسلام کے ستون محکم کیے اور اُس کے نشان قائم فرمائے۔ کمینوں کی عمارت ہلادی اور اُن کے پانسے اوندھے کردیے اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دروازۂ نبوت کا بند کرنے والا اور انبیاء کا خاتم کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ایک اکیلا اُس کا کوئی ساجھی نہیں خدا یگانہ صمد پاک ہے سب عیبوں اور اُن بُری باتوں سے جو کجی

به اهل الزيغ والشرك تعالى الله عما يقول الظّٰلمون ؛ واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا خير الخلق قاطبة الذى خصه الله بعلم ما كان وما يكون ؛ وهو الشفيع المشفّع وبيده لواء الحمد أدم ومن دونه تحت لوائه يوم يُبعثون ؛ وبعد فيقول العبد الضعيف ؛ الراجى لُطفَ ربه اللطيف ؛ احمد المكى الحنفى القادرى ؛ الچشتى الصابرى الامدادى ؛ انى اطّلعت على هٰذه الرسالة ؛ المشتملة على اربع توضيحات المؤيدة بالادلة القاطعة ؛ والبراهين المبرهنة بالكتاب والسنة ؛ كانها اَسِنّة فى قلوب الملحدين ؛ فرأيتها صَمصامة ماضية على رقاب الكفرة الفجرة الوهابيين ؛ فجزى الله مؤلفها خير الجزاء وحشرنا الله واياه تحت لواء سيد الانبياء ؛ كيف لا وهو البحر الطمطام ؛ اتى بالادلة الصحيحة غيرَ

اور شرک والے بکتے ہیں اللہ بلند و بالا ہے اُن باتوں سے جو ظالم کہتے ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ہو گزرا، اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کے علم کے ساتھ مخصوص کیا اور وہ شفیع ہیں اور اُن کی شفاعت مقبول ہے اور اُنہیں کے ہاتھ حمد کا نشان ہے آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب قیامت کے دِن حضور ہی کے زیرِ نشان ہوں گے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہے بندۂ ضعیف اپنے ربّ لطیف کے لطف کا امیدوار احمد مکی حنفی قادری چشتی صابری امدادی کہ میں اس رسالہ پر مطلع ہوا جو چار بیانوں پر مشتمل ہے قطعی دلیلوں سے مؤید اور ایسی حجتوں سے جو قرآن و حدیث سے ثابت کی گئی ہیں گویا وہ بیدینوں کے دل میں بھالے ہیں میں نے اسے تیز تلوار پایا کافر فاجر وہابیوں کی گردنوں پر تو اللہ اس کے مؤلف کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارا اور اس کا حشر زیرِ نشانِ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ وہ دریائے زخار ہے صحیح دلیلیں لایا جن میں کوئی

سِقام ؛ وحُقَّ ان یقال فی حقه انه
قائم لنصرة الحق والدین ؛ وقَمْعِ اعناق
الملاحدة والمتمردین ؛ الا وهو التقیّ
الفاضل ؛ والنقیّ الکامل ؛ عمدة
المتاخرین ؛ واسوة المتقدمین ؛ فخر
الاعیان ؛ مولانا المولوی الشیخ **محمّد**
احمد رضا خان ؛ کثّر الله امثاله و
متّع المسلمین ؛ بطول حیاته امین ؛
لا ریب ان هٰؤلاء مکذبون للادلة
صریحا فیحکم علیهم بالکفر فعلی الامام
اید الله به الدین ؛ وقصم بسیف
عدله اعناقَ الطُغاة والمبتدعة
والمفسدین ؛ کهٰؤلاء الفرق الضالة
الباغین ؛ والزنادقة المارقین ؛ انْ
یطهِّرالارض من امثالهم ؛ ویُریح
الناسَ من قبائح اقوالهم وافعالهم ؛
وان یبالغ فی نصرة هٰذه
الشریعة الغراء التی
لیلها کنهارها ونهارها
کلیلها فلا یَضِلُّ عنها الا
هالك ویُشَدِّدَ علی

علّت نہیں اور سزاوار ہے کہ اُس کے حق میں
کہا جائے کہ وہ حق و دین کی مدد کرنے اور بیدینوں
سرکشوں کی گردنیں قلع قمع کرنے پر قائم ہے سُن لو
وہ پرہیزگار فاضل ستھرا کامل ہے پچھلوں کا معتمد
اور اگلوں کا قدم بقدم فخر اکابر مولٰنا مولوی
حضرت **محمد احمد رضا خاں** اللہ اس کے امثال
کثیر کرے اور مسلمانوں کو اُس کی درازیٔ عمر سے
نفع بخشے اے اللہ ایسا ہی کر۔ **کچھ شک نہیں کہ**
یہ طائفے صراحۃً دلیلوں کو جھٹلا رہے ہیں **تو**
اُن پر کفر کا حکم لگایا جائے گا تو سلطانِ اسلام پر
(کہ اللہ اُس سے دین کی تائید کرے اور اس کی تیغِ عدل
سے سرکشوں بدمذہبوں مفسدوں کی گردنیں توڑے جیسے
یہ گمراہ فرقے طاعت سے نکلے ہوئے **دہریے**
بے دین ہیں) واجب ہے کہ ایسوں کی آلودگی سے
زمین کو پاک کرے اور اُن کے اقوال و افعال کی
قباحتوں سے لوگوں کو نجات دے اور اس
شریعتِ روشن کی مدد میں حد سے زیادہ کوشش
کرے جس کی روشنی ایسی ہے کہ اُس کی رات بھی دن
ہو رہی ہے اور اُس کا دن بھی روشنی میں اُس کی
شب کی طرح ہے تو ایسی شریعت سے کون بہکے
مگر جو ہلاک ہوا۔ نیز سلطان اسلام پر واجب ہے کہ

عہ حُقَّ له أن یفعل کذا : ثـ صـ ١٢/٩١ اسے سزاوار ہے یہ کرنا۔ ١٢ ن

هٰؤلآء العقوبة الى ان يرجعوا الى الهدىٰ ؛ وينكفّوا عن سلوك سبيل الرّدى ؛ ويتخلصوا من شر الشرك الاكبر ؛ ويُنادِىَ على قطع دابرهم ان لم يتوبوا بالله اكبر ؛ فان ذٰلك من اعظم مهمّات الدين ؛ ومن افضل ما اُعْتُنِىَ به فضلاء الائمة وعظماء السّلاطين ؛ وقد قال الامام الغزالى رحمه الله فى نحو هٰؤلآء الفِرق ان القتل[1] منهم افضل من قتل مأئة كافر لان ضررهم بالدين اعظم واشد اذا الكافر تجتنبه العامة لعلمهم بقبح ماله فلا يقدر على غَواية احد منهم واما هٰؤلآء فيظهرون للناس بزِىّ العلماء والفقراء والصّالحين مع انطوائهم على العقائد الفاسدة والبِدَع القبيحة فليس للعامة الاظاهرهم الذى بالغوا فى تحسينه واما باطنهم المملؤمن تلك القبائح والخبائث فلا يحيطون به ولا يطلعون عليه لقصورهم

اِن لوگوں کو سخت سزا دے یہاں تک کہ حق کی طرف واپس آئیں اور راہِ ہلاکت کے چلنے سے بچیں اور اپنے کفر اکبر کے شر سے نجات پائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو اُن کی جڑ کاٹنے کے لیے اللہ اکبر کا نعرہ کرے اس لیے کہ یہ دین کے بڑے مہم کاموں سے ہے اور اُن افضل باتوں سے ہے کہ فضیلت والے اماموں اور عظمت والے سلطانوں نے جس کا اہتمام رکھا ہے اور بیشک امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے ہی فرقوں کے حق میں فرمایا ہے کہ حاکم کو ان میں سے ایک کا قتل[1] ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ دین میں ان کی مضرت زیادہ وسخت تر ہے اس لیے کہ کھلے کافر سے عوام بچتے ہیں سمجھے ہوئے ہیں کہ اس کا انجام بُرا ہے تو وہ ان میں کسی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور یہ تو لوگوں کے سامنے عالموں، فقیروں اور نیک لوگوں کی وضع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور دِل میں یہ کچھ فاسد عقیدے اور بُری بدعتیں بھری ہوتی ہیں تو عوام تو اُن کا ظاہر ہی دیکھتے ہیں جس کو انھوں نے خوب بنایا ہے اور اُن کا باطن جو ان قباحتوں اور خباثتوں سے بھرا ہوا ہے وہ اُسے پورے طور پر نہیں جانتے بلکہ اُس پر مطلع ہی نہیں ہوتے

---

[1] هٰذا الى سلطان الاسلام لاغير كما تقدم التصريح به آنفا اھ یہ خاص سلطانِ اسلام کا کام ہے نہ دوسرے کا جیساکہ ابھی اس کی تصریح گذری۔ ۱۲

عن ادراك المخائل الدالة عليه
فيغترون بظواهرهم ويعتقدون
بسببها فيهم الخير فيقبلون مايسمعون
منهم من البدع والكفر الخفی ونحوهما
ويعتقدونه ظانين انه الحق فيكون
ذلك سببا لضلالهم وغوايتهم فلهذه
المفسدة العظيمة قال الامام الولی
محمدُ الغزالی عليه رحمة الباری
ان قتل[1] الواحد من امثال هؤلاء افضل
من قتل مائة كافر وكذا فی المواهب
اللدنية ان من انتقص من شان
النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فيقتل
فكيف من عاب الله والنبی صلی الله تعالیٰ
عليه وسلم من باب اولی فالی الله المشتكیٰ
والنجویٰ اللهم ارنا حقائق الاشياء
كماهی واحفظنا عن الغواية واهلها
ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ
هديتنا وهب لنا
من لدنك رحمة
انك انت الوهاب ؁ واغفر

اس لیے کہ وہ قرائن جن سے اُس کا باطن
پہچانا جائے اُن تک اِن کی رسائی نہیں تواُن کی
ظاہری صورت سے دھوکا کھاتے ہیں اور اس کے
سبب اُنہیں اچھا سمجھ لیتے ہیں تو جو بدمذہبیاں
اور چھپے کفر اُن سے سنتے ہیں اُسے قبول کرلیتے ہیں
اور حق سمجھ کر اُس کے معتقد ہوجاتے ہیں تو یہ اُن کے
بھکنے اور گمراہ ہونے کا سبب ہوتا ہے تو اِس
فسادِ عظیم کے سبب امام عارف باللہ محمد غزالی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حاکم کو ایسوں میں سے ایک[1] کا
قتل ہزار کافر کے قتل سے افضل ہے اور ایسا ہی
مواہبِ لدنیہ میں ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
شان گھٹائے قتل کیا جائے۔ تو اُس کا
کیا حال ہے؟ جو اللہ عزوجل اور نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو عیب لگائے وہ بدرجۂ اولیٰ سزائے موت کا
مستحق ہے۔ تو اللہ ہی کی طرف مناجات اور اسی سے
فریاد ہے۔ الٰہی ہر چیز کی ہمیں حقیقت واقع کے مطابق
دکھا اور ہمیں گمراہی اور گمراہوں سے پناہ دے
الٰہی ہمارے دل کج نہ کر بعد اس کے کہ تونے ہمیں
ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے
بیشک تو ہی ہے بہت عطا فرمانے والا اور ہمیں

---

[1] تقدم مرارا وفی نفس هذا الكلام انه ليس لغير سلطان الاسلام اھ ۱۲ اوپر کئی بار گزر چکا اور خاص اس کلام میں ہے کہ بے شبہہ یہ (حکمِ قتل) بادشاہِ اسلام کے سوا کسی کو نہیں اھ ۱۲۔

لنا ولوالدينا ومشايخنا يوم الحساب، وارزقنا رضاك واجعلنا مع الذين انعمت عليهم من الاحباب ، هذا ما قاله بلسانه ، وزبره ببنانه ، الراجي عفو ربه الباري احمد المكي الحنفي ابن الشيخ محمد ضياء الدين القادري الچشتي الصابري الامدادي المدرس بالحرم الشريف المكي وبالمدرسة الاحمدية بمكة المحمية ۱۳۲۴ھ غفر الله ذنوبهما وكان له ناصرا ومعينا حامدا مصليا مسلما۔

اور ہمارے ماں باپ اور اُستادوں کو قیامت کے دن بخش دے اور ہمیں اپنی خوشنودی نصیب کر اور ہمیں اُن دوستوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا۔ یہ ہے وہ جو اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھوں سے لکھا اپنے ربِ خالق کے امیدوارِ معافی احمد مکی حنفی ابن شیخ محمد ضیاء الدین قادری چشتی صابری امدادی نے کہ حرم شریف اور مکۂ معظمہ کے مدرسہ احمدیہ میں درس دیتا ہے۔ اللہ اُن دونوں کے گناہ بخشے اور اُس کا مددگار و معین ہو حمد کرتا ہوا اور درود و سلام بھیجتا ہوا۔

⑯ صورة ما حرره العالم العامل ، والفاضل الكامل ، مولٰنا محمد يوسف الخياط ، ادامه الله على سوى الصراط ،

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده ، سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ من وجد من هؤلاء الاصناف الذين حكى عنهم حضرة الفاضل المؤلف

⑯ تقریظ عالمِ باعمل فاضلِ کامل مولٰنا محمد بن یوسف خیاط۔ اللہ انہیں راہِ راست پر قائم رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاص اللہ ہی کے لیے حمد ہے اور درود و سلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جو پایا جائے ان اقسام میں سے جن کا حال حضرت فاضل مؤلف

احمد رضا خان شکر اللہ سعیہ ما فی هٰذہ الرسالة من هٰذہ المنکرات الفاحشة: التی فی غایة الغرابة: التی لا یصدر مثلها عمن یؤمن باللہ والیوم الاخر لاشك انهم ضالون مضلون کفار یخشٰی منهم الخطر العظیم علی عوام المسلمین، خصوصًا فی الاصقاع التی لا ینصر حکامها الدین: لکونهم لیسوا من اهله ویجب علی کل مسلم التباعد عنهم کما یتباعد من الوقوع فی النار وعن الاسود الفاتکة: ویجب علی کل من قدر من المسلمین علی خذلانهم: وقمع فسادهم ان یقوم بما استطاع من ذٰلك کما فعل حضرة المؤلف الفاضل شکر اللہ سعیه ولہ الید الطولٰی عند اللہ ورسوله واللہ تعالٰی اعلم

کتبه الحقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(مہر: محمد یوسف ۱۳۲۳)

احمد رضا خاں نے کہ اللہ اُس کی کوشش قبول کرے، اِس رسالے میں نقل کیا جن میں یہ فاحشہ شنیع باتیں ہیں جو حد درجہ کے اچنبے کی ہیں اور جو کسی ایسے شخص سے صادر نہ ہوں گی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہو کچھ شک نہیں کہ وہ گمراہ ہیں گمراہ گر ہیں کفار ہیں۔ عوام مسلمانوں پر اُن سے سخت خطرہ کا خوف ہے خصوصاً اُن شہروں میں جہاں کے حاکم دینِ اسلام کی مدد نہیں کرتے اس لیے کہ وہ خود مسلمان نہیں۔ ہر مسلمان پر اُن سے دور رہنا فرض ہے جیسے آدمی آگ میں گرنے اور خونخوار درندوں سے دور رہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں جس سے ہو سکے کہ ان لوگوں کو مخذول کرے اور ان کے فساد کی جڑ اکھیڑے اُس پر فرض ہے کہ اپنی حدِ قدرت تک اسے بجالائے جس طرح حضرت مؤلف فاضل نے کیا اللہ اُن کی سعی مشکور کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک مؤلف مذکور کا بڑا اقتدار ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

راقم حقیر محمد بن یوسف خیاط۔

(مہر: محمد یوسف ۱۳۲۳)

(17) صورة ما کتبه الشیخ الجلیل المقدار: الرفیع المنار: مولینا الشیخ محمد صالح بن

(17) تقریظ حضرت والا منزلت بلند رفعت حضرت محمد صالح بن محمد با فضل اللہ

محمّد بافضل ادام اللہ فیوضہ علی الصّغار والکبار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

احمدك اللّٰهم يا مجيب كل سائل ؛ و اصلی و اسلم علی من هو لنا اليك اشرف الوسائط و الوسائل ؛ رَغماً علیٰ اَنف كل مجادل معاند ؛ وطَرداً لكل مُصادر فی ذٰلك ومُطارد ؛ واسألك الرِضا عن العلماء الاماثل ؛ القائمين بخدمة الشريعة فلا احدَ لهم فی ذٰلك مماثل ؛

امّا بعد فانّ اللّٰه جلّت عظمته ؛ و عظُمت مِنَّتُه ؛ قد وفّق من اختاره من عباده للقيام بخدمة هٰذه الشريعة الغرّا ؛ وامده بثواقب الافهام فاذا اظلم ليلُ الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا ؛ وهو العالم الفاضل ؛ الماهر الكامل ؛ صاحب الافهام الدقيقة ؛ والمعانی الرفيعة ؛ حضرة المؤلف لكتابه الذی سماه المعتمد المستند ؛ وتصدیٰ فيه للرد علی اهل البدع و الكفر والضلال بما فيه مقنع

سب چھوٹوں بڑوں پر اُن کا فیض رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے اللہ اے ہر مانگنے والے کی سننے والے میں تجھے سراہتا ہوں اور اُن پر جو ہمارے لیے تیری بارگاہ میں سب سے اشرف واسطہ و وسیلہ ہیں درود و سلام بھیجتا ہوں ہر جھگڑالو ہٹ دھرم کی ناک خاک میں رگڑنے کو اور اس بارے میں جو مقابلہ و مدافعہ کرے اُسے دور ہانکنے کو۔ اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ عمدہ علماء پر تیری رضا ہو جو خدمت شریعت پر بے مثل قیام کیے ہوئے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد اللہ عزّ وجلّ نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پسندیدہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور دقیقہ رس عقل دے کر اُس کی مدد کی کہ جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل باریک فہموں والا بلند معنوں والا حضرت مؤلفِ کتابِ مذکور جس کا نام اس نے المعتمد المستند رکھا اور اُس میں **بدمذہبوں کافروں** گمراہوں کا ایسا رد کیا جو اُنہیں کافی ہے جن کو

لذوی البصائر ومن ھو بطریق الحق لایجحد ؛ وھو الامام احمد رضا خان وبین فی رسالتہ ھٰذہ التی تصفحتھا مختصر کتابہ المذکور وبین لنا اسماء رؤساء الکفر والبدع والضلال مع ماھم علیہ من المفاسد واکبر المصائب فباء وابخسران مبین ؛ وعلیھم الوبال الی یوم الدین ؛ فقد احسن المؤلف فی ابتداع ھٰذا التصنیف ؛ واجاد فی اختراع ھٰذا الترصیف ، فشکر اللہ سعیہ وامدہ بالبراھین ؛ لقمع الملحدین ؛ بجاہ سید المرسلین ؛ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین ؛ اٰمین یارب العٰلمین ؛ رقمہ الراجی عفو ربہ والفضل ؛ محمد صالح بن محمد بافضل۔

(مہر: محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲)

دل کی آنکھیں ملیں اور جنہیں حق سے انکار نہیں اور وہ امام احمد رضا خاں ہے۔ اُس نے اس رسالہ میں جس پر میں نے نظر تفتیش کی اپنی کتاب مذکور کا خلاصہ کیا اور سرداران کفر و بدمذہبی وگمراہی کے نام بیان کیے مع اُن فسادوں اور سب سے بڑی مصیبتوں کے جنہیں وہ اختیار کرکے کُھلی زیاں کاری میں پڑے اور قیامت کے دن تک اُن پر وبال ہے اور بیشک مؤلف نے یہ تصنیف بہت اچھی پیدا کی اور یہ مستحکم طرز نہایت خوبی کی نکالی تو اللہ اُس کی کوشش قبول کرے اور بیدینوں کی جڑ اکھیڑنے کے لیے یقینی حجتوں سے اُس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اللہ تعالٰی اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر درود بھیجے۔ قبول فرما اے سارے جہان کے پروردگار۔ اسے لکھا اپنے رب سے عفو وفضل کے امیدوار[۵۱] محمد صالح بن محمد بافضل نے۔

(مہر: محمد صالح بن محمد بافضل ۱۳۰۲)

[۵۱] مطبع اہلسنت وجماعت بریلی کی طبع ۱۳۲۴ھ میں ۱۳۱۰ ہے۔ نوری دارالافتاء

(۱۸) صورۃ ما زبرہ الفاضل الکامل ؛ ذو محاسن الشمائل ؛ والفیض الربانی ؛ مولٰنا الشیخ عبدالکریم الناجی الداغستانی حُفظ من شر کل حاسد وشانی ؛

(۱۸) تقریظ فاضل کامل نیکو خصائل صاحبِ فیضِ یزدانی مولٰنا حضرت عبدالکریم ناجی داغستانی ہر حاسد و دشمن کے شر سے محفوظ رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

الحمد للہ رب العٰلمین ؛ والصلاۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد واٰلہ وصحبہٖ اجمعین اما بعد فان ھٰؤلاء المرتدین ؛ قد مرقوا من الدین ؛ کما یمرق الشعرۃ من العجین ؛ کما قالہ النبی الامین ؛ وکما صرح بہ صاحب ھذہ الرسالۃ المستطرۃ ؛ بل ھم الکفرۃ الفجرۃ ؛ قتلھم واجب علیٰ من لہ حدٌّ[1] ونصل وافر ؛ بل ھو افضل من قتل الف کافر ؛ فھم الملعونون ؛ وفی سلک الخبثاء منخرطون فلعنۃ اللہ علیھم وعلیٰ اعوانھم ؛ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیٰ من خذلھم فی اطوارھم ؛ ھٰذا ؛ و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد واٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین ؛ خادم العلم الشریف فی المسجد الحرام عبدالکریم الداغستانی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہم اُسی کی مدد چاہتے ہیں۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے اور درود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد معلوم ہو کہ **یہ مرتد لوگ دین سے ایسے نکل گیے جیسے** آٹے میں سے بال، جیسا نبی امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور **جیسے** کہ اس رسالۂ مسطورہ کے **مصنّف نے تصریح کی** بلکہ وہ بدکار کافر ہیں سلطانِ اسلام پر کہ سزا دینے کا اختیار اور سنانِ[1] پیکان رکھتا ہے اُن کا قتل واجب ہے بلکہ وہ ہزار کافروں کے قتل سے بہتر ہے کہ وہی ملعون ہیں اور خبیثوں کی لڑی میں بندھے ہوئے ہیں تو اُن پر اور اُن کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت۔ اور جو اُنہیں اُن کی بداطواریوں پر مخذول کرے اُس پر اللہ کی رحمت وبرکت۔ اسے سمجھ لو۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب سب پر۔ مسجد حرام شریف میں علم کا خادم عبدالکریم داغستانی۔

[1] وھو سلطان الاسلام فی ممالک الاسلام اعز اللہ نصرہٗ الی یوم القیام اما عامۃ المسلمین فانما لھم الرد باللسان والحذر بالجنان وتنفیر الاخوان عن استماع کلام کل شیطٰن ؛ فانما یکلف اللہ نفسا وسعھا اھ ۱۲ ترجمہ وہ اسلامی سلطنتوں میں بادشاہِ اسلام ہے (اللہ تعالیٰ اُسے عزت دے اور تا روز قیامت اُس کی مدد ونصرت فرمائے) رہے عام مسلمین تو اُن کے لیے صرف زبان سے رد دل سے پرہیز اپنے بھائیوں کو ہر شیطان کی بات سننے سے نفرت دلانا ہے کہ اللہ ہرگز تکلیف نہیں دیتا کسی جان کو مگر اس کے بوتے بھر۔ ۱۲

۱۹

صورة ماسطره الشارب من منهل الایمان
الیمانی: الفاضل الکامل البالغ منتهی الامانی:
مولنا الشیخ محمد سعید بن محمد الیمانی:
لازال محفوظا و محظوظا باطائب
التهانی:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدك اللّٰهم حمد اهل ودادك:
من وفقتهم للعمل علی وفق مرادك:
فادّوا ماحملوه من اعباء الدیانة:
مع شهودهم العجز والاستکانة:
لولا ان امددتهم بالفتح والاعانة:
ونسألك اللّٰهم فی سلکهم
انتظاما: ومن مقسم الفضل
معهم اقتساما: ونصلی ونسلم
علی من فقه وعلم: واوتی
جوامع الکلم: وعلی اٰله
المیامین: واصحابه اصحاب
الیمین: **اما بعد** فان من
جلائل النعم التی لا تثبت
فی ساحة شکرها ان قیض
الشیخ الامام: والبحر الهمام:

تقریظ اُن کی کہ سرچشمۂ ایمان یمنی سے پانی
پیے ہیں فاضل کامل کہ نہایت آرزو تک
پہنچے ہوئے ہیں مولٰنا شیخ محمد سعید بن
محمد یمانی ہمیشہ محفوظ رہیں اور پاکیزہ تہنیتوں سے
محظوظ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہم تیری ایسی حمد کرتے ہیں جیسی تیرے
دوستوں نے کی جن کو تو نے اپنے حسب مراد عمل
کرنے کی توفیق دی تو دین کے جو بار انہوں نے
اپنے دوشِ ہمت پر اٹھائے تھے ادا کر دیے حالانکہ
وہ اپنی عاجزی و مسکینی دیکھ رہے تھے اگر تو اپنی
کشائش و عنایت سے مدد نہ فرماتا۔ الٰہی ہم تجھ سے
مانگتے ہیں تو اُن موتیوں کی لڑی میں ہمیں بھی پرو دے
اور قسمتِ فضل میں اُن کے ساتھ حصہ دے۔ اور ہم
درود و سلام بھیجتے ہیں اُن پر جن کو تو نے اپنے
احکام سکھائے اور علوم دئے اور جامع و مختصر
کلمے دیے گئے اور اُن کی مبارک آل اور اُن کے
اصحاب پر کہ روز قیامت دہنی جانب جگہ پانے
والے ہیں۔ حمد و صلاۃ کے بعد بیشک اُن عظیم نعمتوں سے
جن کے میدان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دریا بلند ہمت

بَرَکَةَ الانام ؛ وبقیةَ السلف الکرام ؛ احد الائمة الزہاد ؛ والکاملین العباد ؛ احمد رضاخان للرد علیٰ ھٰؤلاء المرتدین ؛ الضالین المضلین ؛ المارقین من الدین ؛ مُروق السھم من الرمیة اذلایشك ذولُبٍ فی ردتھم وضلالھم ؛ ومُروقھم من الدین ؛ جعل اللہ التقوی زادہ ؛ ورزقنی وایاہ الحسنیٰ وزیادة ؛ وانالہ من الخیرات ماارادہ ؛ أمین ؛ بجاہ الامین ؛ رقمہ اقل الخلیقة ؛ بل لاشئ فی الحقیقة ؛ فقیر رحمة ربہ ؛ واسیر وَصْمة ذنبہ ؛ خویدم طلبة العلم فی المسجد الحرام ؛ سعید بن محمد الیمانی ؛ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ ولجمیع المسلمین ؛

أمین ؛

(مہر: سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶)

برکتِ تمام عالم اگلے کرم والوں کے بقیہ و یادگار جو دنیا سے بے رغبتی والے اماموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے مسمّٰی بہ **احمد رضا خاں** کو مقرر فرمایا کہ ان مرتدوں گمراہوں گمراہ گروں کا رَد کرے جو دین سے ایسے نکل گئے جیسے تیر نشانے سے اس لیے کہ کوئی **عقل والا ان لوگوں کے مرتد و گمراہ اور خارج از دین ہونے میں شک نہ کرے گا۔** اللہ تعالیٰ اس مصنف کا توشہ پرہیزگاری کرے اور مجھے اور اُسے بہشت اور اُس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اُسے بھلائیاں دے۔ ایسا ہی کر صدقہ اُن کی وجاہت کا جو امین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لکھا اسے کمترین خلائق بلکہ درحقیقت ناچیز، اپنے رب کی رحمت کے محتاج اور اپنی شامتِ گناہ کے گرفتار مسجد الحرام میں طالبانِ علم کے چھوٹے سے خادم سعید بن محمد یمانی نے۔ اللہ اُس کی اور اُس کے والدین اور اُستاذوں اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ اے اللہ ایسا ہی کر۔

(مہر: سعید بن محمد الیمانی ۱۳۱۶)

(۲۰) صورة ماکتبہ الفاضل الحاوی ؛ للدلائل والدعاوی ؛ الحائز الزاوی ،

(۲۰) تقریظ اُن فاضل کی جو دلائل و دعاوی کے حاوی ہیں، روکنے والے باز رکھنے والے

عن کل المساوی ؛ مولینا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی ؛ حفظ عن شر کل غبی و غاوی ؛

سب برائیوں سے مولانا حضرت حامد احمد محمد جداوی۔ ہر بد ذہن و گمراہ کے شر سے محفوظ رہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی اٰلہ و صحبہ وسلم ؛ الحمد للہ العلی الاعلی ؛ الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی ؛ وکلمۃ اللہ ھی العلیا ؛ سبحنہ من الٰہ تنزہ وجوبا عن الزور والبھتان ؛ وعن امکان النقائص وسمات الحدوث والامکان ؛ سبحنہ وتعالی عما یقول الظلمون علوا کبیرا ، والصلاۃ والسلام علی افضل خلق اللہ علی الاطلاق ؛ واوسعھم علما واکملھم فی الخلق والاخلاق ؛ من اٰتاہ اللہ علم الاولین والاٰخرین ؛ وختم بہ النبوۃ ختما حقیقیا فھو خاتم النبیین ؛ کما علم ذلک من ضروریات الدین ؛ التی ثبتت بسواطع ادلۃ البراھین ؛ سیدنا ومولنا محمد بن عبد اللہ

اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر درود وسلام بھیجے۔ سب خوبیاں اللہ کو جو سب سے بلند و بالا جس نے کافروں کی بات نیچی کی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے پاکی ہے اُسے جو ایسا خدا ہے جو ہر جھوٹ اور بہتان اور ہر نقص کے امکان اور مخلوقات و ممکنات کی تمام علامتوں سے بالضرورۃ منزہ ہے پاکی اور انتہا درجہ کی بڑی بلندی ہے اُسے اُن باتوں سے جو ظالم لوگ بک رہے ہیں۔ اور درود وسلام اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور تمام جہان سے اُن کا علم زیادہ وسیع اور حُسنِ صورت و حُسنِ سیرت میں تمام عالم سے زیادہ کامل بدیع، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور فی الحقیقت اُن پر نبوت کو ختم فرمادیا تو وہ خاتم النبیین ہیں جیسا کہ یہ دین کی اُن ضروری باتوں سے معلوم ہو چکا ہے جو رفیع و بلند دلیلوں اور حجتوں سے ثابت ہو چکی ہیں ہمارے سردار و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابن عبد اللہ

الذی ھو احمد ؛ المُبَشَّرُ بہ علیٰ لسان ابن مریم المسیح المفرد الاوحد ؛ صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ والتابعین ؛ ومن تبعھم باحسان من اھل السنۃ والجماعۃ اجمعین ؛ اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون جعل اللہ مع التایید والتابید سُنَنَھم واسِنتھم والسنتھم واقلامھم رِماحا فی نحور المارقین من الدین، کما یمرق السھم من الرمیۃ یقرؤن القراٰن لا یجاوز حناجرھم اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخسرون ؛ اما بعد فقد طالعت ھٰذہ النبذۃ التی ھی اُنموذج المعتمد المستند ؛ فوجدتھا شَذرۃً من عسجد ؛ وجوھرۃ من عقود درّ ویاقوت وزبرجد ؛ قد نظمھا بید الاجادۃ ؛ فی سِلک اصابۃ الصواب فی الافادۃ ؛ العمدۃ القدوۃ العالم العامل، الحبر البحر الرحب العذب المحیط الکامل ؛ المحبوب المقبول المرتضیٰ، محمود الاقوال والافعال مولٰنا الشیخ احمد رضا ؛ متعنا اللہ

کہ وہ احمد ہیں جن کی بشارت یگانہ ویکتا مسیح ابن مریم کی زبان پر ادا ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام انبیاء ومرسلین اور حضور کے آل واصحاب اور اُن کے پیروؤں اور جو اہلِ سنّت وجماعت کہ نکوئی کے ساتھ ان کی پیروی کریں سب پر درود بھیجے۔ یہی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سُن لو اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشگی کی مدد کے ساتھ ان کی روشوں اور نیزوں اور زبانوں اور قلموں کو اُن کے سینوں میں بھالیں کرے جو دین سے ایسا نکل گئے جیسا تیر نشانے سے، قرآن پڑھتے ہیں اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا وہی شیطان کے گروہ ہیں سُن لو بیشک شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ بعد حمد وصلاۃ میں نے یہ مختصر رسالہ کہ "المعتمد المستند" کا نمونہ ہے مطالعہ کیا تو میں نے اُسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر جسے کھرا بنانے کے ہاتھوں سے فائدہ بخشنے میں راہِ صواب پانے کی لڑی میں اُس نے گوندھا جو معتمد پیشوا عالم باعمل ہے فاضل متبحر دریائے وسیع شیریں، کامل سمندر محبوب ومقبول وپسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستودہ مولٰنا حضرت احمد رضا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور

والمسلمین بحیاتہ ؛ ونفعہ ونفعنا
وایاھم فی الدارین بعلومہ
ومصنفاتہ تدل علٰی ان اصلھا
حجۃ حقٍ بالغۃ ؛ وشمس ھدًی
باھرۃ بازغۃ ؛ لِاَدْمِغَۃِ الاباطیل
دامغۃ ؛ ولظُلُمات شبھات
اھل الزیغ ماحیۃٌ ماحقۃ ؛ حتی
اَضْحَتْ بانوارھا وحقِّ الحق زاھقۃ ؛
کیف وھی لُباب فی بابھا ؛ ومصیبۃ
فی جوابھا ؛ اذ لاشك ان من تلطخ
بالانجاس المنفِّرۃ ؛ من انجاس
بدع العقائد المکفِّرۃ ؛ کان حریا
بان یُکفَّر ؛ ویُحذَّر عنہ کل احد
ولوکافرا وینفَّر ؛ اذھو اکبر الکبائر ؛
وحاشا ان یکون من الاکابر ؛ بل
ھو اصغر الاصاغر ؛ ویجب
علٰی کل عاقل ان یَعِظَہ
ولایُعظِّم ؛ وکیف ومن
یُھِنِ اللہ فمالہ مُکرِم ؛
فان صلَح حالہ ؛ والاوجب
بالتی ھی احسن جدالہ ؛ فان تاب

سب مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے
اور اُسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہان
میں اُس کے علوم اور تصنیفات سے نفع بخشے۔ یہ نمونہ
دلالت کرتا ہے کہ اس کی اصل حق کی حجت کاملہ ہے اور
ہدایت کا چمکتا آفتاب جس کے نور پر نگاہ نہ ٹھہرے
اقوالِ باطلہ کا سرکوب اور شبہاتِ اہل کجی کی اندھیریوں کا
مٹانے گھٹانے والا یہاں تک کہ وہ اس کی روشنی سے
خدا کی قسم بالکل نیست و نابود ہو گئیں کیونکر نہ ہو حالانکہ
وہ اپنی اس بحث میں عطر ہے اور جواب میں راہِ حق پانے والی
اس لیے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ان گھنونی
گندگیوں میں لتھڑا یعنی اِن کفری عقائدِ نوپیدا
کی نجاستوں میں بھرا ہے وہ اسی لائق ہوگا کہ
اُسے کافر کہا جائے اور اس سے ہر شخص یہاں تک کہ
کافر کو بھی بچایا جائے اور نفرت دلائی جائے
اس لیے کہ وہ ہر کبیرہ سے بدتر کبیرہ ہے اور زنہار کہ
ایسے عقیدوں والا بڑے لوگوں میں ہو بلکہ وہ تو ہر ذلیل سے
زیادہ ذلیل ہے۔ تو ہر ذی عقل پر واجب ہے کہ
اُسے سمجھائے اور اُس کی تعظیم نہ کرے اور کیوں
نہ ہو کہ جسے خدا ذلیل کرے اُسے کون عزت دے۔
تو اُس کا حال اگر راستی پر آجائے جب تو خیر ورنہ نہایت
اچھی طرح اس سے مجادلہ کرنا واجب ہے پس اگر توبہ کرلے

لہ نَفْرَتُہٗ وَاَنْفَرْتُہٗ عنی – ق ت ۵۷۹/۷ ۱۲ / عہ کفَّرہٗ تکفیرا: نسبہ الی الکفر۔ اکفرہٗ: دعاہ کافرا۔ ت ۵۵۴/۷ ۱۲

والا وجب[1] قتله وقتاله ؛ وکان فی مستقرّ سقرَ مالُه ؛ الا وانّ القلم احد اللسانین ؛ وان اللسان احد السنانین ؛ وان حسْم رقاب البدع المکفّرة احد الحسامین ؛ وان احسان المجادلة بقواطع الحجج احد الجهادین ؛ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین ؛ سبحٰن ربّک ربّ العزة عمّا یصفون ؛ وسلٰم علی المرسلین والحمد للہ ربّ العٰلمین ؛

محمد حامد احمد محمد

فبھا ورنہ حاکم اسلام پر فرض ہے کہ اگر وہ تھوڑے ہیں تو اُنہیں قتل کرے[1] اور جتھا باندھے ہیں تو فوج بھیج کر اُن سے لڑے۔ اور اُن کا ٹھکانا ٹھیک جہنم میں ہے۔ سنتے ہو قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ۔ اور کفری بدمذہبیوں کی گردنیں کاٹنا بھی ایک تلوار ہے اور شک نہیں کہ قطعی دلیلوں کے ساتھ اچھی طرح مجادلہ کرنا بھی ایک نوعِ جہاد ہے اور حق سبحٰنہ فرماتا ہے جو ہماری راہ میں کوشش کریں اُنہیں ہم ضرور اپنی راہ دکھائیں گے اور بیشک یقیناً اللہ تعالٰی نکوکاروں کے ساتھ ہے پاکی ہے تیرے رب کو جو عزت کا صاحب ہے ان لوگوں کے اقوال سے، اور پیغمبروں پر سلام اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک۔

محمد حامد احمد محمد

---

[1] ای ان کان القائل شرذمة قتلھم سلطان الاسلام و ان کانت لھم فئة قاتلھم بجنود الاسلام واما العلماء والعامة فلھم الرد علیه بالتحریر والتقریر کما افادہ بقوله الا وان القلم الخ ۱۲

ترجمہ یہ احکام تو سلطانِ اسلام کے لیے ہیں کہ تھوڑے ہوں تو ان کو سزائے موت دے اور جتھا ہو تو ان پر فوجِ اسلام بھیجے اور علماء و عوام کے لیے یہ ہے کہ تحریر و تقریر سے اُن کا رد کریں جیسا کہ آگے خود فرماتا ہے کہ قلم بھی ایک زبان ہے اور زبان بھی ایک نیزہ ہے الی آخرہ ۱۲۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صورة ما حررہ تاج المفتين ؛ وسراج المتقنين، مفتي السّادة الحنفية ؛ بمدينة الامينة الصّفيّة ؛ ناصر السُّنّة بالنّجدة والباس ؛ مولنا المفتي تاج الدين الياس لا زال مبجّلا عند الله وعند النّاس ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ تاج مفتیان چراغ اہلِ اتقان مدینۂ با امن وصفا میں سردارانِ حنفیہ کے مفتی شجاعت وسطوت کے ساتھ سُنّت کے مددگار مولنا مفتی تاج الدین الیاس ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور بندوں کے نزدیک عزّت سے رہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ؛ ربنا آمنا بما انزلت واتّبعنا الرّسول فاكتبنا مع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ ہمیں راہِ حق دکھائی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت بخش بیشک تیری ہی بخشش بے حد ہے اے رب ہمارے ہم اُس پر ایمان لائے جو تو نے اتارا اور رسول کے پیرو ہوئے تو ہمیں بھی گواہانِ حق میں

الشاھدین ؛ سبحٰنك جلّ شانك ؛
وعزّ سلطانك ؛ وسطع برھانك ؛
وسبق الینا احسانك ؛ تقدست
ذاتك وصفاتك ؛ وتنزھت
عن المعارض اٰیاتك وبیناتك ؛
نحمدك علی ان ھدیتنا
لدین الحق ؛ وانطقتنا بلسان
الصدق ؛ وارسلت الینا
سیّد الانبیاء ؛ وخاتم الرسل
الاصفیاء ؛ سیّدنا محمّدَ بنِ
عبد اللہ ذا الاٰیات الباھرۃ ؛
والحجج الساطعۃ القاھرۃ ؛ والمعجزات
الباقیات الظاھرۃ ؛ فاٰمنا بہ
واتبعناہ ؛ ووقرناہ ونصرناہ ؛
فلك الحمد کما یجب والثناء
الجمیل ؛ علی ما ھدیتنا الیہ
من سوآء السبیل ؛ فصلّ
یاربنا وسلّم علی ھادینا الیك،
ودالّنا علیك ؛ صلاۃ تلیق
بك منك الیہ ؛ وسلم
وبارك کذلك علیہ ؛ والہٖ

لکھ لے۔ پاکی ہے تجھے تیری شان بہت بڑی ہے،
اور تیری سلطنت غالب اور تیری حجت بلند ہے
اور ہم پر ازل سے تیرے احسان ہیں تیری ذات و
صفات پاکیزہ ہیں اور مزاحم و مخالف سے تیری
آیتیں اور دلیلیں منزہ ہیں اور ہم تیری حمد
کرتے ہیں کہ تو نے ہمیں سچے دین کی ہدایت
فرمائی اور تو نے ہمیں سچے کلام سے گویا کیا اور
تو نے ہماری طرف اُن کو بھیجا جو تمام انبیاء کے
سردار اور برگزیدہ رسولوں کے خاتم ہیں ہمارے
سردار محمد بن عبد اللہ ایسے نشانوں والے جو
عقلوں کو حیران کر دیں اور بلند و غالب حجتوں والے
اور باقی درخشندہ معجزوں والے۔ تو ہم اُن پر ایمان
لائے اور اُن کی پیروی کی اور اُن کی تعظیم کی اور
اُن کے دین کی مدد کی۔ تیرے ہی لیے حمد ہے
جس طرح واجب ہے اور جمال والی تعریف اس پر
تو نے ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت فرمائی تو
اے رب ہمارے درود و سلام بھیج اُن پر جو تیری
طرف ہمارے ہدایت کرنے والے ہیں اور تیری
راہ ہمیں بتانے والے ایسی درود جو تیری شان کے
سزاوار ہو کہ تیری طرف سے اُن پر بھیجی جائے اور
ایسے ہی سلام و برکت بھیج اُن پر اور ان کے آل

وذويه ، واجزِ حَمَلَةَ شريعته في
كل عصر ؛ وحُماةَ دينه في كل مصر ؛
بافضل ما تُجازِى به المحسنين ؛
وباوفر ما تُثيب به المتقين ،
وبعد فقد اطلعت على ماحرره
العالم النحرير ؛ والدراكة
الشهير ؛ جناب المولى الفاضل
الشيخ **احمد رضاخان** من علماء
اهل الهند ؛ اَجْزَلَ الله مَثُوبته ،
واَحْسَنَ عاقبته ؛ في الرد على
الطوائف المارقة من الدين ؛
والفِرَق الضالة من الزنادقة الملحدين ؛
وما افتى به في حقهم في كتابه
المعتمد المستند فوجدته فريدا
في بابه ؛ ومجيدا في صوابه ؛ فجزاه الله
عن نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء ؛
وبارك في حياته حتى يُزيح به
شُبَه اهل الضلالة الاشقياء ؛ واكثر
في الامة المحمدية امثاله ؛
واشباهه واشكاله ؛ امين الفقير
اليه عز شانه ؛ محمد تاج الدين ابن

اور علاقہ والوں پر۔ اور ہر زمانے میں اُن کی شریعت کے
راویوں اور ہر شہر میں اُن کے دین کے حامیوں کو
اُن سب جزاؤں سے افضل دے جو نیکو کاروں کو
ملیں اور اُن سب ثوابوں سے زیادہ ثواب
جو متقیوں کو عطا ہوں۔ بعد حمد و صلاۃ میں مطلع ہوا
اُس پر جو عالم ماہر اور علامہ مشہور جناب مولے
فاضل حضرت **احمد رضا خاں** نے کہ علمائے ہند
سے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے ثواب کو بسیاری
دے اور اُس کا انجام خیر کرے۔ اُن گروہوں کے
رد میں لکھا جو دین سے نکل گئے اور **وہ گمراہ فرقے جو
زندیقوں بے دینوں میں سے ہیں** اور اُس پر
جو اُن کے حق میں اپنی کتاب "**المعتمد المستند**" میں
**فتوے دیا تو میں نے اُسے پایا کہ اِس باب
میں یکتا ہے اور اپنی حقانیت میں کھرا**۔ تو
اللہ اُسے اپنے نبی اور دین اور مسلمین کی طرف سے سب میں
بہتر جزا عطا فرمائے اور اُس کی عمر میں برکت دے
یہاں تک کہ اس کے سبب بدبخت گمراہوں کے سب
شبہے مٹا دے اور امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
میں اُس جیسے اور اُس کی مانند اور اُس کے
شبیہ بکثرت پیدا کرے۔ اے اللہ ایسا ہی کر
۔ **راقم** فقیر محمد تاج الدین ابنِ

المرحوم مصطفی الیاس الحنفی
المفتی بالمدینۃ المنورۃ غفرلہ

مرحوم مصطفٰے الیاس حنفی
مفتی مدینہ منورہ غفرلہٗ۔

۲۲ صورۃ ماسطرہ اجل الافاضل ؛ امثل الاماثل ؛ القوال بالحق ؛ وان ثقل وشق ؛ مفتی المدینۃ سابقا ؛ ومرجع المستفیدین لاحقا ؛ الفاضل الربانی ؛ مولینا عثمان بن عبد السلام الداغستانی ؛ دام بالتھانی ؛ وفوز الآمال والامانی ؛

۲۲ تقریظ عمدۃ العلماء افضل الافاضل حق بات کے بڑے کہہ دینے والے اگرچہ کسی پر سخت وگراں گزرے سابق مفتی مدینہ اور حال میں تمام مستفیدین کے مرجع و ماویٰ فاضل ربانی مولٰنا عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ہمیشہ خوش رہیں اور مرادیں اور آرزوئیں پائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ ؛ اما بعد فقد اطلعت علی ھذہ الرسالۃ البھیۃ ؛ والمقالۃ الواضحۃ الجلیۃ ؛ فوجدت مولٰنا العلامۃ ؛ والبحر الفھامۃ حضرۃ احمد رضا خان قد انتدب للرد علی ھذہ الطائفۃ المارقۃ من الدین ؛ الکفرۃ السالکۃ سبیل المفسدین ؛ فاظھر فضائحھم القبیحۃ فی المعتمد المستند فلم یبق من نتائجھم الفاسدۃ فیہ الا وزیفھا فلیکن منک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک اللہ کو ساری خوبیاں۔ بعد حمد وصلاۃ بیشک میں اس روشن رسالے اور ظاہر و واضح کلام پر مطلع ہوا تو میں نے پایا کہ ہمارے مولیٰ علامہ اور دریائے عظیم الفہم حضرت احمد رضا خاں نے بیشک اس گروہ خارج از دین کافر، فسادیوں کی راہ چلنے والے کے رد کے لیے فریاد رسی کی تو کتاب المعتمد المستند میں اس گروہ کی بُری رسوائیاں ظاہر کیں پس اُن کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر پوچ لچر کیے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ

التمسك بتلك العُجالة السنية ، تظفر في بيان الرد عليهم بكل واضحة دامغة جلية ، لاسيما المتصدى لحمل راية هذه الفرقة المارقة التي تدعى بالوهابية ، ومنهم مدّعى النبوة غلام احمد القاديانى و المارقُ الأخر المنقّص لشان الالوهية والرسالة قاسم النانوتى ورشيد احمد الكنكوهى وخليل احمد الانبهتى واشرفعلى التانوى ومن حذا حذ وهم فجزى الله خيراً حضرة الشيخ احمد رضا خان فانه شفى وكفى بما افتى به في كتابه المعتمد المستند المذيّل بتقاريظ علماء مكة المكرمة فانهم يحُقّ عليهم الوبال ، وسوء الحال ، لانهم من المفسدين في الارض هم ومن على منوالهم قاتلهم الله انّى يؤفكون و جزى الله حضرة الشيخ احمد رضا خان وبارك فيه وفى ذريته وجعله من القائلين ، بالحق الى يوم الدين،

اِسی روشن رسالے کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا توان گروہوں کے رَد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا۔ خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں سے مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شانِ الوہیت ورسالت کا گھٹانے والا قاسم نانوتی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو اُن کی چال چلا۔ اللہ تعالٰی حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر عطا کرے کہ اس نے شفا دی اور کفایت کی اپنے فتوے سے جو کتاب المعتمد المستند میں لکھا جس پر آخر میں علمائے مکہ مکرمہ کی تقریظیں ہیں کیونکہ اُن پر وبال اور خرابی حال لازم ہو چکی ہے اس لیے کہ وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں وہ اور جو اُن کی چال پر ہے اللہ انہیں قتل کرے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰی حضرت جناب احمد رضا خاں کو جزائے خیر دے اور اُس میں اور اُس کی اولاد میں برکت رکھے اور اُسے اُن میں سے کرے جو قیامت تک حق بولیں گے

الفقیر الیٰ عفو ربہ القدیر عثمان بن
عبد السّلام داغستانی
مفتی المدینۃ المنوّرۃ
سابقا عفا اللہ عنہ ۔

(مہر: عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶)

راقم اپنے ربّ قدیر کے عفو کا محتاج عثمٰن بن
عبد السّلام داغستانی
سابق مفتی مدینہ منورہ
عفا اللہ عنہ ۔

(مہر: عثمٰن بن عبد السلام داغستانی ۱۲۹۶)

(۲۳) صورۃ ما زبرہ الفاضل الکامل ؛ باھر الفضائل ؛ ظاھر الفواضِل ؛ طاھر الشمائل ؛ شیخ المالکیۃ ؛ ذو اللّمّۃ الملکیۃ ؛ السیّد الشریف السّرِیّ ؛ مولٰینا السیّد احمد الجزائری ؛ دام بالفیض الباطنی والظاھری ؛

(۲۳) تقریظ فاضل کامل نہایت روشن فضیلتوں والے مشہور عزتوں والے پاکیزہ خصلتوں والے شیخ مالکیہ صاحبِ الہامِ ملکی سیّد شریف سردار مولٰنا سیّد احمد جزائری فیض باطن وظاہر کے ساتھ ہمیشہ رہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ ؛ وتاییدہ ومَعُونتہ[1] ومرضاتہ ؛ الحمد للہ الذی جعل اھل السنۃ والجماعۃ ؛ معز وزین الیٰ قیام الساعۃ ؛ والصلاۃ والسّلام علیٰ سندنا ؛ وذُخرنا وملاذنا و معتمدنا ؛ سیدنا محمد انسان عین ھٰذا الوجود ؛ الثابتِ کمالہ و اِجلالہ ؛ ومجدہ واِفضالہ ؛ لدی اھل النقل والعقل والشھود ؛ القائلِ ما ظھر اھل بدعۃ الا اظھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اور آپ پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی برکتیں اور اُس کی تائید اور اس کی مدد اور اُس کی رضا ۔ سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اہلِ سنّت و جماعت کو قیامِ قیامت تک معزز کیا اور صلاۃ و سلام ہمارے آقا اور ہمارے ذخیرہ اور ہماری جائے پناہ اور وہ جن پر ہمارا بھروسا ہے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ چشمِ عالم کی پتلی ہیں جن کا کمال وجلال و شرف وفضل متحقق و دائم ہے اہلِ علم اور اہلِ عقل اور اہلِ کشف سب کے نزدیک ، جن کا ارشاد ہے کہ جب کبھی کچھ بدمذہب ظاہر

[1] قال بعض اللغویین : المعونۃ مفعلۃ من العون کالمغوثۃ من الغوث ۔ تاج العروس ۱۲/۱۳۹۵ ص ۱۱۲

اللہ لھم حجتہ علی لسان من شاء من خلقہ والقائل اذا ظھرت البدع او الفتن وسبّ اصحابی فلیظھر العالم علمہ ومن لم یفعل ذٰلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملٰئکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا والقائل اترعون عن ذکر الفاجر متی یعرفہ الناس اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس رواہ ابن ابی الدنیا والحکیم والشیرازی وابن عدی والطبرانی والبیھقی والخطیب عن بھز بن حکیم عن جدہ[1] وعلٰی الہ وصحبہ والتابعین ؛ من اھل السنۃ والجماعۃ المقلدین ؛ للائمۃ الاربعۃ المجتھدین ؛ **اما بعد** فقد اطلعت علی ما تضمنہ ھٰذا السؤال مع الامعان الذی عرضہ حضرۃ الشیخ **احمد رضا خان** ؛ متع اللہ المسلمین بحیاتہ ؛ ومتعہ بطول العمر و

ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی زبان پر چاہے اُن پر اپنی حجت ظاہر فرما دیتا ہے۔ جن کی حدیث ہے کہ جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اور اللہ اُس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ جن کا فرمان ہے کیا تم بدکار کی بُرائیاں ذکر کرنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اُسے کب پہچانیں گے۔ بدکار میں جو عیب ہیں مشہور کرو کہ لوگ اُس سے بچیں یہ حدیث ابن ابی الدنیا اور حکیم اور شیرازی اور ابن عدی اور طبرانی اور بیہقی اور خطیب نے بہز بن حکیم[1] انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی' اور اُن کے آل و اصحاب اور سب پیروؤں پر کہ اہل سنت و جماعت مقلدینِ ائمہ اربعہ مجتہدین ہیں۔ بعد حمد و صلاۃ میں نے اس سوال کا مضمون **بغور تمام دیکھا** جو حضرت جناب **احمد رضا خاں** نے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اُسے درازیِ عمر اور

---

[1] ای عن ابیہ وھو عن ابیہ جد ھذا معویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالی عنہ اھ مصححہ۔ یعنی [illegible] باپ سے انھوں نے اپنے [illegible] کے دادا [illegible] بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۱۲ مصحح

الخلود فی جناته ؛ فوجدت ما نقله من الاقوال الفظیعة ؛ عن اھل ھذہ البدعة الشنیعة ؛ کفر صُراح[1] ؛ ومرتکبھا بعد الاستتابة دمه[2] مباح ؛ ومؤلفھا مستحق بتکلیف مَضْغِ لسانه ؛ ورَضِّ یدہ وبَنانه ؛ حیث استخف بمقام الالوھیة ؛ واستحقر منصب الرسالة العمومیة ؛ وعظّم استاذہ ابلیس ؛ وشارکه فی الاغواء والتلبیس ؛ فعلی من بسط اللّٰه لسانه من العلماء الاعلام ؛ واطلق یدہ من الامراء والحکام ؛ ان یجتھدوا فی ازالة بدعتھم باللسان والسِنان، حتی یستریح منھم العباد والبلاد و

اپنی جنتوں میں ہمیشگی نصیب کرے۔ تو میں نے پایا کہ ہولناک باتیں جو اِن بُری بدمذہبی والوں سے نقل کیں صریح کفر ہیں اور جو اِن شنیع بدعتوں کا مرتکب ہوا توبہ لینے کے بعد سلطانِ اسلام کے لیے اُس کا خون[2] حلال ہے۔ اور جن جن کی تصنیفوں میں وہ اقوال ہیں وہ اس قابل ہیں کہ اُن کی زبان چبا ڈالی جائے اور اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں کہ انھوں نے شانِ الٰہی کو ہلکا جانا اور رسالتِ عامہ کے منصب کو خفیف ٹھہرایا اور اپنے اُستاد ابلیس کی بڑائی کی اور بہکانے اور دھوکا دینے میں اُس کے شریک ہوئے۔ تو مشاہیر علماء جن کی زبان کو اللّٰہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور سلاطین وحکام جن کے ہاتھ کو جزا وسزا میں کشادہ کیا ہے اُن سب پر فرض ہے کہ ان لوگوں کی بدمذہبیاں زائل کرنے میں علماء زبان سے اور سلاطین ہاتھ سے کوشش کریں تاکہ بندے اور شہر اور ذہن ان کی تکلیفوں سے

[1] الصُراح، بالفتح والضم، والکسر والفتح ۱۲ منه

---

[2] ھذہ الاحکام الی قوله ورَضِّ یدِہٖ لسلطان الاسلام ایدہ اللّٰه بنصرہٖ کما سیفصل الشیخ انفاً ان علی العلماء ازالة بدعتھم باللسان وعلی الحکام بالسنان وعلی العوام الحذر عن مخالطتھم اھ ۱۲ ترجمہ یہ احکام وہاں تک کہ اُن کے ہاتھ اور انگلیاں کچل دی جائیں سلطانِ اسلام کے لیے ہیں اللّٰہ تعالیٰ اس کی مدد کو قوت بخشے جیسا کہ ابھی شیخ تفصیل فرمائیں گے کہ اُن کی بدعت کا ازالہ لازم ہے علماء پر زبان سے، حکام پر سنان سے، عوام پر اُن کی صحبت کے اجتناب سے الخ ۱۲۔

الاذهان ؛ الا وان بمكة بلد الله الامين ؛ طائفة منهم شياطين ؛ فليحذر العوامُّ من مخالطتهم بالكلية ؛ فانها والله اشد من مخالطة المجذوم فى الاذية ؛ ومنهم ايضا عندنا بالمدينة النبوية ؛ شرذمةٌ قليلة مُستترة بالتقية ؛ فان لم يتوبوا فعن قريب تنفيهم المدينة عن مجاورتها ؛ لما هو ثابت فى الحديث الصحيح من خاصيتها ؛ هٰذا ونسأل الله تعالىٰ ان اراد بالناس فتنة ان يقبضنا اليه غير مفتونين، وان يرزقنا حسن النية ويجعلنا من المخلصين ؛ قاله بلسانه ؛ ورقمه ببنانه ؛ احقر الورى ؛ وخادم العلماء والفقراء، شيخ المالكية ؛ بحرم خير البرية ؛ السيد احمد الجزائرى المدنى مولدا ؛ الاشعرى معتقدا ؛ المالكى مذهبا ؛ القادرى طريقة ونسبا ؛ حامدا مصليا ومسلما ؛ معظما مبجلا متمما، عبدهٗ۔

(مہر: السید احمد الجزائری)

راحت پائیں ۔ سُن لو ۔ اور اللہ کے امان والے مکہ میں بھی اِن شیطانوں میں کا ایک طائفہ ہے تو عوام پر فرض ہے کہ اُن کے میل جول سے بالکل احتراز کریں کہ خدا کی قسم ان سے میل جول جذامی کے میل جول سے ایذا میں سخت تر ہے نیز ان میں سے ہمارے یہاں مدینہ طیبہ میں چند گنتی کے ہیں ۔ تقیہ کی آڑ میں چھپے ہوئے اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو عنقریب مدینہ طیبہ اُن کو اپنی مجاورت سے نکال دے گا کہ اس کی یہ خاصیت حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کو کسی فتنے میں ڈالنا چاہے تو ہمیں فتنے میں پڑنے سے پہلے اپنے پاس بلالے اور ہمیں حسنِ نیّت نصیب کرے اور ہمیں کھرا بنالے ۔ اسے اپنی زبان سے کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا فقیر ترین مخلوق خادمِ علما و فقرا حرم سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں مالکیہ کے سردار سیّد احمد جزائری نے کہ مدینہ میں پیدا ہوا اور عقیدے کا سُنّی اور مذہب کا مالکی اور طریقہ اور نسب کا قادری ہے حمد کرتا ہوا اور درود وسلام بھیجتا ہوا تعظیم و تکریم وتکمیل کرتا ہوا ۔ بندۂ خدا

(مہر: السید احمد الجزائری)

(۲۴) صورۃ مارقمہ کبیر العلماء، وکریم الکرماء، کنز العوارف، ومعدن المعارف، ذوشیبۃ العلماء، الموفق من السمآء، ذو الفیض الملکوتی، مولٰنا الشیخ خلیل بن ابراھیم الخربوتی، ایدہ اللہ بالنصر اللاھوتی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین، والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین، سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین، والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین، اما بعد فتحریر علماء الاسلام، المقرر فی ھٰذا المقام، ھو الحق المبین، الواجب اعتقادہ باجماع علماء المسلمین، حسبما حققہ العالم العلامۃ الفاضل الکامل المولوی احمد رضاخان البریلوی فی کتابہ المعتمد المستند، ادام اللہ تعالٰی نفع المسلمین بہ علی الابد، واللہ الھادی الی الصواب، والیہ المرجع والمآب، امر بکتبہ خادم العلم الشریف بالحرم الشریف النبوی خلیل بن ابراھیم الخربوتی۔

(مہر: خلیل بن ابراہیم خربوتی)

(۲۴) تقریظ معظم علماء ومکرم اہلِ کرم خزانۂ علوم وکانِ فہوم علماء میں صاحب بزرگی آسمان سے توفیق یافتہ صاحب فیضِ ملکوتی مولٰنا حضرت خلیل بن ابراہیم خربوتی اللہ تعالٰی مددِ الٰہی سے اُن کی تائید کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک۔ اور درود وسلام سب سے پچھلے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کے آل و اصحاب سب پر اور اُن پر جو نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرو ہیں قیامت تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد اِن علمائے اسلام کی تحریر میں جو بات اِس مقام میں قرار پائی وہی حقِ واضح ہے جس کا اعتقاد باجماعِ علمائے مسلمین واجب ہے جس طرح عالم علامہ فاضل کامل مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں تحقیق کیا۔ اللہ تعالٰی ابد تک مسلمانوں کو اُس سے نفع پہنچائے اور اللہ ہی حق کی راہ دکھانے والا ہے اور اُسی کی طرف رجوع و بازگشت ہے۔ اس کے لکھنے کا حکم دیا حرم شریف نبوی میں علم شریف کے خادم خلیل بن ابراہیم خربوتی نے۔

(مہر: خلیل بن ابراہیم خربوتی)

(۲۵)

صورة ما حرّره الضوء المنوّر، والرّوح المصوّر،
صورة السعادة، وحقيقة السّيادة، ذوالحسنى
وزيادة، ودلائل الخيرات، وجلائل المبرّات
الحميد الرشيد، مولانا السيد محمّد سَعِيد،
شيخ الدلائل، لازال بالفضائل،

تقریظ نور روشن روح مجسم تصویر سعادت
حقیقت سیادت صاحب خوبی و زیادت
دلائلِ خوبی و فضائل نکوئی محمود مہتدی
مولانا سید محمد سعید شیخ الدلائل اُن کی
فضیلتیں ہمیشہ رہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الذی به تُستَنتَجُ المطالب، وتتیسر المآرب، حمدا نتمسك بیمنه، ونلجأ من المخاوف الی أمنه، وصلاة وسلاما یتوالیان، ما توالی الملوان، علی سیدنا محمد، الذی اشرقت ببعثته السمآء والارض، ولاذ به الخلآئق عند اشتداد الهول یوم العرض، وعلی آله الذین اقتبسوا النور من اضوآئه، وحفظوا اقواله وافعاله فهم لمن بعدهم فی الدین قدوة، وفی الهدی المحمدی لكل تابع بهم أسوة،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے لیے وہ حمد ہے جس سے سب ارمان نکلیں مرادیں آسان ہوں وہ حمد جس کی برکت سے ہم تمسک کریں اور سب اندیشوں میں اُس کے دامن کی پناہ لیں۔ اور وہ درود وسلام کہ پے درپے آتے رہیں جب تک صبح وشام ایک دوسرے کے بعد ہوا کریں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کی رسالت سے آسمان و زمین چمک اٹھے اور پیشی والے دن جب ہولوں کی شدت ہوگی سارا جہان اُن کی پناہ لے گا اور اُن کی آل پر جنھوں نے اُن کی روشنیوں سے نور حاصل کیا اور اُن کی باتیں اور اُن کے کام سب حفظ کیے تو وہ اپنے پچھلوں کے لیے دین میں پیشوا ہیں اور روشِ محمدی میں اپنے ہر پیرو کے امام ہیں

وبذٰلك كان الحفظ بهٰذه الشريعة الغرآء مختصا بقول الصادق المصدوق لاتزال طائفة من امتي ظاهرين حتى يأتيهم امر الله وهم ظاهرون ؛ امابعد فان الله جلّت عظمته ؛ وعظمت مِنَّتُه ؛ قد وفّق من اختاره من عباده لخدمة هٰذه الشريعة الغراء ؛ وامدّه بثواقب الافهام فاذا اظلم ليلُ الشبهة اطلع من سماء علمه بدرا ؛ فصارت بذلك محفوظة عن التغيير والتبديل ؛ بين جهابذة العلمآء النُقّاد جيلًا بعد جيل ؛ ومن اجلّهم العالم العلامة ؛ والبحر الفهامة ؛ حضرةُ الشيخ المولوى احمد رضاخان ؛ فقد اجاد فى رده فى كتابه المعتمد المستند ؛ على الزائغين المرتدين اهل الفساد والنكد ؛ فجزاه الله

اور اسی ذریعہ سے اس شریعتِ روشن کے ساتھ محافظت مخصوص ہوئی جس طرح اُن کا ارشاد ہے جو سچے ہیں اور سچے مانے گئے کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ غالب رہے گا یہاں تک کہ خدا کا حکم اسی حالت میں آئے گا کہ وہ غالب ہوں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جس کی عظمت جلیل اور منت عظیم ہے اپنے بندوں میں سے جسے پسند کیا اُسے اس شریعتِ روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اُسے نہایت تیز فہم عطا کر کے مدد دی تو جب شبہہ کی رات اندھیری ڈالتی ہے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکاتا ہے تو اس طریقے سے شریعتِ مطہرہ تغییر و تبدیل سے محفوظ ہو گئی قرناً فقرناً اعلیٰ درجے کے کامل علماء پرکھنے والوں کے ہاتھوں میں۔ اور ان میں سب سے زیادہ عظمت والوں میں سے عالم کثیر العلم دریائے عظیم الفہم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں ہیں۔ کہ اُس نے اپنی کتاب المعتمد المستند میں اُن کجی والے مرتدوں کا خوب کھرا رد کیا جو فساد اور شامت پھیلانے کے مرتکب ہوئے۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ

عن الاسلام والمسلمین خیرا وصلی اللہ علی سیدنا محمد واٰلہٖ وسلم ؛ قالہ بلسانہ ؛ ورقمہ ببنانہ ؛ الفقیر لربہ محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل غفر اللہ لہ وللمسلمین،

اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل پر درود وسلام بھیجے۔ کہا اسے اپنی زبان سے اور لکھا اسے اپنے قلم سے اپنے رب کے محتاج محمد سعید ابن السید محمد المغربی شیخ الدلائل نے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی اور سب مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

٢٦

صورۃ ماکتبہ الفاضل الجلیل ؛ والعالم النبیل ؛ ذوالضیاء الشمسی والنور القمری ؛ مولانا محمد بن احمد العمری ؛ دام بالعیش الھنیّ الغضّ الطری ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العلمین ؛ والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین ؛ و امام المرسلین ؛ وتابعیہ باحسان الی یوم الدین ؛ **وبعد** فقد اطلعت علی رسالۃ العالم العلامۃ ؛ والمرشد المحقق الفھامۃ صاحب المعارف والعوارف ؛ والمنح الالٰھیۃ اللطائف ؛ سیدنا الاستاذ

تقریظ فاضلِ جلیل عالمِ عقیل شعاعِ آفتاب و روشنی ماہتاب والے مولٰنا محمد بن احمد عمری ہمیشہ عیشِ خوشگوار سرسبز و شاداب میں رہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب خوبیاں خدا کو جو مالک سارے جہان کا۔ اور درود وسلام سب نبیوں کے خاتم اور سب پیغمبروں کے امام اور اُن کے اچھے پیرووں پر قیامت تک۔ حمد وصلاۃ کے بعد بیشک میں مطلع ہوا اُس کے رسالہ پر جو عالم علامہ ہے مرشد محقق، کثیر الفہم، عرفان ومعرفت والا، اللہ عزوجل کی پاکیزہ عطاؤں والا ہمارا سردار اُستاد

عَلَمِ الدین ورکنہ ؛ وعماد المستفید

ومَتْنہ ؛ المنلاّ الشیخ احمد رضا خان؛

متّع اللہ بوجودہ ؛ وانار سماء العلوم

بانوار شھودہ ؛ فوجدتھا مکملۃ

المقاصد ؛ ومتمۃ المراصد ؛

ومقیدۃ الشوارد ؛ وعَذْبَۃَ

المَصادر والموارد ؛ قد استحوذت

علی شُبَہ الملحدین فاجتثّتھا

واتت علی اسباب الزنادقۃ

فاستاصلتھا ؛ مع وضوح الادلّۃ

وسطوع البراھین ؛ و

عُذوبۃ المسالک وصحۃ

الموازین ؛ فجزاہ اللہ ربّہ

عن نبیہ و دینہ احسن

الجزاء ؛ ووفاہ اجرہ عن

الاسلام واھلہ بالمکیال

الاوفیٰ ؛ شعر

ولازال فی الاسلام فخراً[له] مشیّدا

بہ یَھتدِی فی البر والبحر من یَسرِی

قالہ فی ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ راجی دعائہ

دین کا نشان وستون اور فائدہ لینے والے کا

معتمد وپشت پناہ، فاضل حضرت احمد رضا خاں۔

اللہ تعالیٰ اُس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور

اُس کے فیض کے نوروں سے علموں کے آسمان کو

روشن رکھے۔ تو میں نے اُس رسالہ کو پایا مطلبوں کا

پُورا کرنے والا، مقاصد کی تکمیل کرنے والا اور

ذہن سے نکل جانے والے مضامین کا روکنے والا

جس میں ہر صادر و وارد کے لیے آبِ شیریں ہے

جس نے ملحدوں کے تمام شبہوں کو گھیر کر از بیخ

برکندہ کر دیا اور زندیقوں کی رسیوں پر حملہ

کرکے اُنہیں جڑ سے کاٹ دیا دلیلوں کی

روشنی اور حجتوں کے ظہور کے ساتھ اور روشوں

کی شیرینی اور میزانوں کی درستی کے ساتھ۔ تو اللہ

تعالیٰ اُسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے

بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے

سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اُس کا ثواب

پُورا کرے ؎

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں اک حصنِ حصین

جس سے خشکی وتری والے ہدایت پائیں

کہا اسے ہفتم ربیع الآخر میں اُن کی دُعا کے اُمیدوار

عہ المنلاّ بالنون جیسا کہ ردالمحتار مصری ج ۱ ص ... "خزانۃ منلا خسرو" ص ۵۷۸/۱ "منلا علی القاری" ص ۱۳۴/۲ "منلا مسکین" ص ۲۴۷/۲ ۔ ۱۲ منہ

[له] لعل الانسب قصراً اھ مصححہ

محمد بن احمد العمری احد طلبة العلم بالحرم النبوی

العمری

محمد بن احمد العمری نے کہ حرم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم کا ایک طالب ہے۔

صورة ما نظمه بالترصیف: السید الشریف: النظیف اللطیف: الماهر العریف: ذو العزّ والتشریف: الغنی عن التوصیف: حضرة مولنا السید عباس ابن السیّد الجلیل محمد رضوان: شیخ الدلائل عاملهما الله تعالیٰ فی الیوم العبوس بالرضوان

۲۸ تقریظ محکم سیّد شریف پاکیزہ لطیف ماہر علامہ صاحب عزّ وشرف مستغنی عن المدح حضرت مولنا سیّد عباس بن سیّد جلیل محمد رضوان شیخ الدلائل۔ اللہ تعالیٰ اُس سختی کے دن میں اُن دونوں کے ساتھ اپنی رضا کا معاملہ فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانك ربنا لا نحصی ثناء علیك، ولك الحمد منك والیك: وصلاة وسلاما علی نبیك كاشف الغمة: وعلی آله وصحبه هداة الامة: ما خط قلم: وخف الی مسارعة الخیرات قدم: اما بعد فیقول فقیر دعاء الاخوان۔ عباس ابن المرحوم السیّد محمد رضوان: اطلقت عنان الطرف فی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے ہم تیری تعریف شمار نہیں کر سکتے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تجھ سے تیری ہی طرف۔ درود وسلام بھیج اپنے نبی پر جو مشکلیں کھولنے والے ہیں اور اُن کے آل واصحاب پر کہ امّت کے رہنما ہیں جبتک کوئی قلم کچھ لکھے اور نیکیوں کی طرف جلدی کرنے میں کوئی قدم ہلکا ہو۔ حمد وصلاۃ کے بعد دعائے برادران کا محتاج عباس ابن مرحوم سید محمد رضوان کہتا ہے میں نے اس رسالہ کے کمالاتِ حیران کُن کے

میدان براعة هذه الرسالة ؛
نوجد تها رافلة من السداد
والرشاد فی حُلَّتَیْ جمالة وجلالة ؛
کافلةً بالرد علیٰ اهل البدع و
والضلالة ؛ فهی المعتمد المستند ؛
لکونها للمهتدین مفزعا وسند ؛
قد اوضحت ماضلّت فی ادراک
دقائقه الافهام ؛ وحقّقت مازلّت
فی حقائقه الاقدام ؛ کیف لاوهی
للعلامة الامام ؛ الذکی الهُمام ؛
النبیه النبیل ؛ الوجیه الجلیل ؛
وحید العصر والزمان ؛ حضرة
المولوی **احمد رضا خان** ؛ البریلوی
الحنفی ؛ لازال روضا یانعا بالمعارف ؛
وبدرا سائرا فی منازل لطائف
العوارف ؛ اجزل الله لی وله الثواب ؛
ومنحنی وایاه حسن المآب ؛ ورزقنا
جمیعا حُسنَ الختام ؛ بجوار
خیر الانام ؛ وبدر التمام ؛
علیه وعلیٰ آله وصحبه
افضل الصلاة واتم السلام. کاتبه

میدان میں نگاہ کی باگ ڈھیلی کی تو میں نے
اُسے **صواب وہدایت** کی پوشاکِ جمال وجلال
میں ناز کرتا پایا کہ بدمذہبوں گمراہوں کے رد کا
ذمہ لیے ہوئے ہے تو وہی معتمد ومستند ہے اس لیے کہ
**وہی ہدایت پانے والوں کی جائے پناہ
وسند ہے** اس رسالہ نے وہ باتیں ظاہر کردیں
جن کی باریکیوں تک پہنچنے میں عقلیں بہک رہی
تھیں اور وہ باتیں تحقیق کیں جن کی حقیقتوں کے
پانے میں قدموں نے لغزشیں کیں اور کیوں نہ ہو کہ
وہ اُس کی تصنیف ہے جو علامہ امام ہے تیز ذہن
بالاہمت ہے خبردار صاحبِ عقل صاحبِ وجاہت
جلالت ہے یکتائے دہر وزمانہ حضرت مولوی
احمد رضا خاں بریلوی حنفی۔ ہمیشہ وہ
معرفتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم دقیقہ
کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام۔ اللہ تعالیٰ
مجھے اور اُسے ثوابِ عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور
اُسے حُسنِ عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو
حُسنِ خاتمہ روزی کرے اُن کے ہمسایہ میں جو
تمام جہان سے بہتر اور چودھویں رات کے چاند ہیں
اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر سب سے بہتر درود
اور سب سے کامل تر سلام۔ تحریر تاریخ

خادم العلم ودلائل الخيرات ؛ فى مسجد افضل المخلوقات ؛ عباس رضوان فى اليوم السابع من ربيع الثانى ؛

بفضل الله بارئه يدخل الجنان عباس بن السيد محمد رضوان

ہفتم ربیع الآخر ۱۳۲۴ھ۔ راقم مسجد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں علم و دلائل الخیرات کا خادم عباس رضوان

بفضل الله بارئه يدخل الجنان عباس بن السيد محمد رضوان

صورة ما رقمه الفاضل العقول ؛ احد الفحول ؛ الطيب الزكى ؛ الفطن الذكى ؛ الغصن المزين بالطيب المغرسى[عہ] ؛ مولنا عمر بن حمدان المحرسى ؛ ذكره الفوز والفلاح وما نسى ؛

تقریظ فاضل کامل العقل یکے از مردانِ میدانِ علم پاکیزہ ستھرے زیرک تیز ذہن شاخ آراستہ و پاکیزہ منبت مولنا عمر بن حمدان محرسی ظفر و فلاح انہیں یاد رکھیں اور کبھی نہ بھولیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى خلق السموٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون ؛ والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين ؛ القائل لاتزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة رواه الحاكم عن عمر وفى رواية لابن ماجة عن ابى هريرة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اللہ کو جس نے زمین و آسمان بنایا اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی اس پر کافر لوگ اپنے رب کا ہمسر بتاتے ہیں۔ اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختم الانبیاء پر جن کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ میری امت سے ایک گروہ قیام قیامت تک حق کے ساتھ غالب رہے گا اسے حاکم نے حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

عہ المَغرِس: موضع الغرس؛ غَرَس (ض) غرسًا: الشجرَ فی الارض ثبّتہ ۱۲ ان

لاتزال طائفة من امتی قوامة علی امر الله لایضرها من خالفها ؛ وعلی اٰله الهادین ؛ واصحابه الذین شادوا الدین ؛ **امابعد** فانی قد اطلعت علی ما حررہ العالم العلامة ؛ الدراکة الفهامة ؛ ذوالتحقیق الباهر جناب الشیخ **احمد رضاخان** فی الخلاصة الماخوذة من کتابه المسمّٰی **بالمعتمد المستند** فوجدته فی غایة التحریر فلله در مؤلفه فلقد اماط الاذی عن طریق المسلمین ونصح لله ولرسوله ولائمة الدین وعامتهم قاله فی ۸ ربیع الثانی عمر بن حمدان المحرسی المالکی مذهبا الاشعری اعتقادا

خادم العلم ببلدة سید الانام ؛ علیه افضل الصلاة والسلام ؛

(مہر: المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰)

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ دینِ الٰہی پر بشدت قائم رہے گا ۔ انہیں نقصان نہ دے گا جو اُن کا خلاف کرے گا۔ اور اُن کی آل پر کہ ہدایت فرمانے والے ہیں اور اُن کے صحابہ پر جنھوں نے دین کو مضبوط کیا۔ بعد حمد وصلاۃ بیشک میں مطلع ہوا اس پر جو تحریر کیا ایسے عالم علامہ نے کہ کمال ادراک عظیم فہم والا ہے ایسی تحقیق والا جو عقول کو حیران کردے جناب حضرت احمد رضا خاں اس خلاصہ میں جو اس کی کتاب المعتمد المستند سے لیا گیا ہے تو میں نے اسے اعلیٰ درجہ کی تحقیق پر پایا تو اللہ کے لیے ہے خوبی اُس کے مصنف کی ۔ بیشک اُس نے مسلمانوں کی راہ سے ہر ایذا دہ چیز کو دور کردیا اور اللہ اور اس کے رسول اور دین کے اماموں اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی ۔ کہا اسے ہشتم ربیع الثانی میں عمر بن حمدان محرسی نے کہ مذہب کا مالکی اور عقیدے کا اشعری ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر میں علم کا خدمت گار۔

(مہر: المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰)

صورة ما سطرہ حفظه الله مرة اخری والمسك بالتکرار احق واحری

عالم موصوف سلمہ اللہ تعالیٰ کی دوبارہ تحریر مشک جتنا مکرر کیا جائے لائق و سزاوار ہے

بسم الله الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی ھدی من وفقہ بفضلہ ؛ واضل من خذلہ بعدلہ، ویسر المؤمنین للیسریٰ ؛ وشرح صدورھم للذکریٰ ؛ فاٰمنوا باللّٰہ بالسنتھم ناطقین ؛ وبقلوبھم مخلصین ؛ وبما اٰتٰھُم بہ کتبُہ ورسلُہ عاملین ؛ والصلٰوۃ والسّلام علیٰ من ارسلہ اللّٰہ رحمۃ للعٰلمین، وانزل علیہ کتابہ المبین ؛ فیہ تبیان کل شیٔ وابطال الحاد الملحدین ؛ فبیّنہ بسنتہ الواضحۃ الادلۃ والبراھین ؛ وعلٰی اٰلہ الھادین ؛ واصحابہ الذین شادُوا الدین ؛ ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین ؛ لاسیما الائمۃ الاربعۃ المجتھدین ؛ ومن قلدبھم من جمیع المسلمین؛ **اما بعد** فقد سرحتُ نظَری فی رسالۃ الشیخ العالم العلامۃ باقر مشکلات العلوم ؛ و

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اُسے راہ دکھائی جسے اپنے فضل سے توفیق بخشی اور اپنے عدل سے گمراہ کیا جسے چھوڑا۔ اور ایمان والوں کو آسانی کی راہ بخشی۔ اور نصیحت قبول کرنے کے لیے اُن کے سینے کھول دیے۔ تو اللہ عزوجل پر ایمان لائے زبانوں سے گواہی دیتے اور دلوں سے اخلاص رکھتے اور جو کچھ اُنہیں اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں نے دیا اُس پر عمل کرتے ہوئے۔ اور درود وسلام اُن پر جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور اُن پر اپنی واضح کتاب اتاری جس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے اور بیدینوں کی بیدینی کا باطل کرنا تو اُسے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں سے ظاہر فرما دیا جن کی دلیلیں اور حجتیں ظاہر ہیں اور اُن کی آل پر کہ رہنما ہے اور اُن کے صحابہ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا اور نکوئی کے ساتھ اُن کے پیرووں پر قیامت تک خصوصاً چاروں ائمہ مجتہدین اور اُن سب مسلمانوں پر جو ان کے مقلد ہیں۔ حمد وصلاۃ کے بعد **میں نے اپنی نظر کو جولان دیا** حضرت عالم علامہ کے رسالہ میں جو مشکلاتِ علوم کا کشادہ کرنے والا ہے اور

مبین المنطوق منها والمفهوم ؛ بتوضیحه الشافی ؛ وتقریره الکافی ؛ الشیخ احمد رضا خان البریلوی ؛ المسماة بالمعتمد المستند حفظ الله مُهجته ؛ وادام بَهجته ؛ فوجدتها شافیة کافیة فیما ذکر فیها من الرد علی من ذکر فیها وهم الخبیث اللعین غلام احمد القادیانی الدجال الکذاب مسیلمة اٰخر الزمان ورشید احمد الکنکوهی ؛ وخلیل احمد الانبهتی واشرفعلی التانوی فهؤلاء ان ثبت عنهم ما ذکرہ هذا الشیخ من ادعاء النبوة للقادیانی و انتقاص النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم من رشید احمد وخلیل احمد واشرفعلی المذکورین فلا شك فی کفرهم ووجوب قتلهم علی کل من یُمکِنُه[1] ذٰلك قاله الفقیر الی الله تعالٰی عمر بن حمدان المحرسی ؛ المالکی خادم العلم بالمسجد النبوی ؛

(مہر: المحرسی عمر ابن حمدان ۱۳۲۰)

اُن میں ہر منطوق و مفہوم کا اپنی توضیحِ شافی و تقریرِ کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جس کا نام المعتمد المُستند ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اُس کی شادمانی ہمیشہ رکھے تو اُس میں جن لوگوں کا ذکر ہے اُن کے رَد میں مَیں نے اُسے شافی و کافی پایا۔ اور وہ لوگ کون ہیں خبیث مردود غلام احمد قادیانی دجال کذاب آخر زمانہ کا مسیلمہ اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی تو ان لوگوں سے جب کہ وہ باتیں ثابت ہوں جو فاضلِ مذکور نے ذکر کیں قادیانی کا دعوئ نبوت کرنا اور رشید احمد اور خلیل احمد اور اشرفعلی کا شانِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تنقیص کرنا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کفار ہیں اور جو قتل کا اختیار[1] رکھتے ہیں اُن پر واجب ہے کہ اُن کو سزائے موت دیں۔ کہا اسے اللہ تعالیٰ کے محتاج عمر بن حمدان محرسی مالکی نے کہ مسجد نبوی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں علم کا خادم ہے۔

(مہر: عمر ابن احمد ان المحرسی ۱۳۲۰)

(۲۹) صورة ما کتبه الفاضل الکامل ؛ العالم

تقریظ فاضل کامل عالم باعمل بدوں کی

[1] وهم سلاطین الاسلام ۱ھ یعنی سلاطینِ اسلام ۱۲

العامل ؛ الطبیب المداوی ؛ لداء اهل
المساوی ؛ السید محمد بن محمد المدنی
الدیداوی ؛ تغمده الله تعالیٰ بالفضل الحاوی ؛

برائیوں کے طبیب معالج سید
محمد بن محمد مدنی دیداوی ۔ اللہ تعالیٰ
اپنے فضلِ عمیم میں اُن کو چھپائے ؛

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله ؛ والصلاة والسلام علیٰ
رسول الله ؛ واٰله وصحبه و
من والاه ؛ امّا بعد فقد اطلعت
علی ما سطره العلامة النحریر ؛
والدراکة الشهیر ؛ الشیخ
احمد رضا خان فوجدته سحرا
لاولی الالباب ؛ وتریاقا لکل
مسموم حائد عن الصواب ؛ وان
قوله حق ؛ وادلته المرسومة
صدق ؛ فیجب علیٰ کل مسلم
العمل بمقتضاها ؛ وتکون
هجیراه سرا وجهرا حتی
ینال من الخیرات منتهاها ؛
کتبه اسیر المساوی ؛ فقیر
ربه محمد بن محمد الحبیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں خدا کو اور درود وسلام خدا کے
رسول اور اُن کے آل واصحاب اور اُن کے
سب دوستوں پر ۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں مطلع
ہوا اُس پر جو لکھا علامہ استاذ ماہر نے کہ نہایت
ذہن رسا والا نام آور ہے یعنی حضرت
احمد رضا خاں تو میں نے اُسے پایا
عقلمندوں کے لیے سحر حلال اور ہر صواب سے
الگ جانے والے زہر دیے ہوئے کے لیے
تریاق ۔ اور بیشک اُس کی بات سچی ہے اور
اُس کی لکھی ہوئی دلیلیں حق ہیں تو ہر **مسلمان پر
فرض ہے کہ انہیں دلائل کے حکم پر عمل
کرے اور ظاہر و باطن میں وہی اُس کی
طبیعتِ ثانیہ ہو جائے** تاکہ بھلائیوں کی
نہایت کو پہنچ جائے ۔ اسے لکھا گناہوں کے
گرفتار اپنے رب کے محتاج محمد بن محمد حبیب

الدیداوی
عفی عنہ

دیداوی
عفی عنہ

(۳۰) صورة ماسطره ذوالخیر الجاری ؛ والمیر الساری بین الامصار والبراری ؛ احد الاخیار من خیار الباری ؛ الشیخ محمد بن محمد السوسی الخیاری ؛ المدرس بالحرم المختاری ؛ تجلی اللہ تعالیٰ علیہ بشان الغفاری ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ؛ والصلاۃ والسلام الاتمان الدائمان علی افضل الخلق علی الاطلاق سیدنا محمد وعلیٰ الہ وصحبہ ومن تبعہ فی قولہ وفعلہ ؛ وعلی سائر الانبیاء والمرسلین ؛ وعلی ال وصحب کل اجمعین ؛ وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین ؛ اما بعد فقد

(۳۰) تقریظ ایسے فیض و نفع والے کی جو شہروں اور جنگلوں میں جاری وساری ہے اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں سے ایک نیک بندے شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری حرم مدینہ طیبہ میں مدرس۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی غفاری سے تجلی فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے سب دینوں پر غلبہ دے۔ اور درود وسلام سب سے کامل تر اور ہمیشہ رہنے والے اُن پر جو مطلقاً تمام مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر اور اُن پر جنھوں نے ان کی گفتار کردار میں پیروی کی اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اُن سب کے تمام آل واصحاب پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد میں

اطلعت علیٰ ھٰذہ الرسالۃ ؛ فی الرد علیٰ
اھل الزیغ والکفر والضلالۃ ؛ التی
الفھا العالم الفاضل ؛ الانسان الکامل
العلامۃ المحقق ؛ الفھامۃ المدقق ؛
حضرۃ الشیخ **احمد رضا خان** ؛ اصلح
اللہ لہ الحال والشان ؛ اٰمین ؛ فوجدتھا
کافیۃ فی الرد علیٰ ھٰؤلاء الزائغین الملحدین
المُعْتَدِین علی اللہ تبارک وتعالیٰ ورسول
رب العٰلمین ؛ الذین یریدون ان
یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا
ان یتم نورہ ولوکرہ الکٰفرون ؛ اولٰئک
الذین طبع اللہ علیٰ قلوبھم واتبعوا اھواءھم
واصمھم عن الحق واعمیٰ ابصارھم ؛ وزین
لھم الشیطان اعمالھم فصدھم عن
السبیل فھم لا یھتدون ؛ وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ؛ کیف لا وھی موافقۃ
للنصوص الصریحۃ ؛
المشھورۃ الصحیحۃ ؛ فجزی
اللہ مؤلفھا عن ھٰذہ الامۃ
الخیریۃ الجزاء الاوفیٰ ؛ و

اس رسالہ پر مطلع ہوا جو کجی والے **کافروں** گمراہوں
کے رَد میں ہے جسے عالم فاضل انسانِ کامل
علامہ محقق فہامۂ مدقق حضرت جناب **احمد رضا خان**
نے تالیف کیا اللہ اُس کا حال اور کام اچھا کرے۔
الٰہی ایسا ہی کر۔ تو میں نے اُسے پایا کہ اُن کجرووں
بیدینوں کے رَد میں شافی وکافی ہے جنہوں نے
خود اللہ عزوجل اور رب العٰلمین کے رسول پر
زیادتی کی جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مُونہوں سے
اللہ کا نور بجھا دیں۔ اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے
نور کا پورا کرنا، پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ **یہ لوگ
وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے
مُہر کردی** اور یہ لوگ اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے
ہیں اور اللہ نے انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی
آنکھیں پھوڑ دیں اور شیطان نے اُن کی نظروں
میں اُن کے کام اچھے کر دکھائے تو اُنہیں
راہِ حق سے روک دیا کہ وہ ہدایت نہیں پاتے۔
اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا
کھائیں گے۔ کیوں نہ ہو کہ یہ رسالہ صریح ومشہور
صحیح نصوص کے موافق ہے تو اللہ تعالیٰ
اس کے مؤلف کو اس بہترین امت
سے نہایت کامل جزا عطا فرمائے اور

قرّبه ومن يلوذ به لديه زُلفٰى ؛
وايّد به السنة ؛ وهدم به
البدعة ؛ وادام لامّة محمّد
صلى الله تعالى عليه
وسلم نفعه ؛ اٰمين؛
كتبه الفقير
الى الله البارى
محمّد بن محمّد
السوسى الخيارى؛
خادم
العلم
الشريف
؛

اُسے اور جتنے لوگ اُس کی پناہ میں ہیں
اُنہیں اپنے پاس قرب بخشے اور اُس سے
سنّت کو قوّت دے اور بدعت کو
ڈھائے اور امّت محمّد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے اُس کا
نفع ہمیشہ رکھے۔ اے اللہ
ایسا ہی کر۔ اسے لکھا
اللہ عزّ وجلّ خالقِ عالم
کے محتاج محمّد بن محمّد
سوسی خیاری نے
کہ علمِ شریف کا
خادم ہے
؛

(۳۱) صورۃ ماکتبہ حائز العلوم النقلیۃ ؛ وفائز الفنون العقلیۃ ؛ الجامع بین شرف النسب و الحسب ؛ وارث العلم والمجد اباً عن اب، المحقق الالمعی، والمدقق اللوذعی، مفتی الشافعیۃ، بالمدینۃ المحمیۃ ؛ مولٰنا السید الشریف احمد البرزنجی ؛ عمت فیوضہ کل رومی وزنجی ؛

(۳۱) تقریظ جامع علوم نقلیہ واصل فنون عقلیہ جامع شرافت حسب ونسب آباء و اجداد سے وارث علم و شرف محقق صاحب ذہن نقاد مدقق تیز ذہن مدینہ طیبہ میں شافعیہ کے مفتی مولٰنا سید شریف احمد برزنجی اُن کا فیض ہر سیاہ وسفید کو شامل ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الذی وجب لہ الکمال المطلق لذاتہ فی ذاتہ وصفاتہ ؛ الذی یسبح لہ ویقدسہ عن کل نقص من فی ارضہ وسماواتہ ؛ وتعالت حقیقتہ عن الشریک والنظیر ؛ فلیس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب خوبیاں اُس خدا کو جسے اپنی ذات سے ہر کمالِ ذاتی وصفاتی لازم ہے وہ جس کی تسبیح کرتا اور ہر نقص سے اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ اُس کی زمین اور آسمانوں میں ہے اور اُس کی ذات شریک ومشابہ سے بلند وبالا ہے تو کوئی چیز

كمثله شئ وهو السميع البصير ؛ كلامه
الازلى هو الصدق وعين اليقين ؛ و
قوله الفصل والحق المبين ؛ وافضل
الصلاة والتسليم ؛ واكمل الرحمة
والبركة والتكريم ؛ على سيدنا
ومولينا محمد ن الذى اصطفاه ربه
على العٰلمين ؛ و اٰتاه علم الاولين و
الاٰخرين ؛ وانزل عليه القراٰن المجيد،
لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من
خلفه تنزيل من حكيم حميد ؛ وخصه
بالكمالات التى لا تستقصىٰ ؛ وعلمه
المَغِيبَاتِ التى لا تحصىٰ ؛ فهو
افضل الخلق ذاتا و شمائل على الاطلاق؛
واكملهم عقلا وعلما وعملا
بلا شقاق ؛ وختم به النبيين
فلا رسول ولا نبى بعده ؛
وابّد شريعته فلا تُنسخ
حتى تقوم الساعة و
يُنجِزُ الله وعده ؛ واٰله
الطيبين الطاهرين ؛ واصحابه
المؤيدين بنصر الله على

اُس جیسی نہیں وہی ہے سنتا اور دیکھتا، اور اُس کا
کلام قدیم سچ اور خالص یقین ہے اور اس کا قول
حق و باطل میں فیصلہ فرما دینے والا اور صریح
حق ہے۔ اور سب سے بہتر درود و سلام اور سب سے
کامل تر رحمت و برکت و تعظیم ہمارے سردار و
مولیٰ محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جن کو اُن کے
رب نے تمام جہان سے چُن لیا اور اُن کو سب
اگلوں پچھلوں کا علم عطا فرمایا اور اُن پر قرآن عظیم
اُتارا جس کی طرف باطل کو راہ نہیں نہ آگے
سے نہ پیچھے سے، حکمت والے سراہے گئے کا
اتارا ہوا، اور اُنہیں ایسے کمالات کے ساتھ
خاص کیا جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور انہیں
اتنے غیبوں کے علم دیے جن کا شمار نہیں تو وہ
مطلقاً تمام جہان سے افضل ہیں ذات میں بھی
صفات میں بھی، اور **عقل و علم و عمل میں بلا اختلاف**
تمام جہان سے **کامل تر** ہیں اور اُن پر انبیاء کو
ختم فرما دیا پس نہ اُن کے بعد کوئی رسول ہے
نہ نبی، اور اُن کی شریعت کو ابدی کیا تو قیام
قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور اللہ اپنا وعدہ
پورا کرے گا، اور اُن کی ستھری پاکیزہ آل اور
اُن کے اصحاب پر کہ مددِ الٰہی سے دشمنوں پر

عدوهم حتی اصبحوا ظاهرین ؛
امّا بعد فیقول المحتاج الیٰ عفو ربه
المنجی ؛ السیّد احمد ابن السید اسمٰعیل
الحسینی البرزنجی ؛ مفتی السادة الشافعیة،
فی مدینة خیر البریة ؛ علیه افضل الصلاة
والتحیة ؛ انی قد وقفت ایها العلامة
النحریر؛ والعَلَم الشهیر؛ ذو التحقیق
والتحریر؛ والتدقیق والتحبیر؛ عالم اهل
السنة والجماعة ؛ جناب الشیخ **احمد رضا**
خان البریلوی ادام الله توفیقه وارتفاعه،
علیٰ خلاصة من کتابك المسمّٰی بالمعتمد المستند،
فوجدتها علیٰ اکمل الدرجات من حیث
الاتقان والمنتقد ؛ وقد ازلت بها الاذیٰ عن
طریق المسلمین ؛ ونصحت فیها لله ورسوله
ولائمة الدین ؛ واثبتّ فیها براهین الحق
الصحیحة ؛ وامتثلت فیها قوله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم الدین النصیحة ؛
فهی وان کانت غنیّة عن الاطراء
والتبجیل ؛ والثناء الجمیل ؛ لکنی احببت
ان اجاریها فی رهانها ؛ واجلو
عن بعض الوجوه فی مضمار

جن کی تائید فرمائی یہاں تک کہ وہی غالب
ہوئے۔ حمد و صلاۃ کے بعد کہتا ہے وہ جو اپنے
رب نجات دہندہ کے عفو کی طرف محتاج ہے
سیّد احمد بن سید اسماعیل حسینی برزنجی کہ سرورِ عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ میں شافعیہ کا
مفتی ہے اے علامہ کمال ماہر مشہور و مشتہر
صاحب تحقیق و تنقیح و تدقیق و تزیین عالم اہلِ سنت و
جماعت جناب **حضرت احمد رضا خاں** بریلوی
اللہ تعالیٰ اُس کی توفیق اور بلندی ہمیشہ رکھے۔
میں آپ کی کتاب المعتمد المستند کے خلاصہ پر
واقف ہوا تو میں نے اُسے مضبوطی اور پرکھ کے
اعلیٰ درجے پر پایا۔ اُس کے سبب آپ نے
مسلمانوں کی راہ سے ہر تکلیف دِہ چیز ہٹادی
اور اس میں آپ نے اللہ اور رسول اور ائمہ دین
کی خیر خواہی کی اور آپ نے اُس میں حق کی ٹھیک
دلیلوں سے ثبوت دیا اور اُس میں آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد
کی تعمیل کی کہ دین خیر خواہی ہے تو آپ کی تحریر
اگرچہ مداحی اور تعظیم اور اچھی تعریف سے بے نیاز ہے
مگر مجھے پسند آیا کہ اُس کی جولان گاہ میں میں بھی اس کا
ساتھ دوں اور اُس کے بیانِ روشن کے میدان میں

تبيانها ؛ لكي اشارك صاحبها فيما
استوجبه من الحظ الجميل ؛ والاجر
المدّخر عند الله والثواب الجزيل
فاقول اما ماذكر عن غلام احمد القادياني
مِنْ دَعْواه مماثلةَ المسيح ودعواه
الوحيَ اليه والنبوةَ وتفضيله على كثير
من الانبياء وغيرَ ذٰلك من الاباطيل
التي تمجّها الاسماع ؛ وينفِر عنها
مستقيمُ الطِباع ؛ فهو في ذٰلك
اخو مسيلمة الكذاب ؛ واحد
الدجالين بلاارتياب ؛ لايقبل
الله منه علما ولاعملا ولاقولا ؛
ولاصرفا ولاعدلا ؛ لانه قد
مرق عن دين الاسلام مروق
السهم عن الرمية ؛ وكفر
بالله ورسوله وآياته
الجلية ؛ فيجب على كل
مؤمن يخشى الله وعذابه ؛ و
يرجو رحمته وثوابه ؛ انْ
يتجنبه واحزابه ؛ وان يفرّ
منه فِراره من الاسد والجذوم ؛

بعض اور وجوہ ظاہر کروں تاکہ میں مصنف رسالہ کا
شریک ہو جاؤں اُس اچھے حصہ میں جو اس نے
اپنے لیے واجب کرلیا اور اُس اجر اور عمدہ ثواب
میں جو اللہ عزّوجل کے پاس ذخیرہ ہے۔ تو میں
کہتا ہوں وہ جو غلام احمد قادیانی کے اقوال
ذکر کیے کہ مثیل مسیح ہونے اور اپنی طرف
وحی آنے اور نبی ہونے اور بہتیرے انبیاء سے
اپنے افضل ہونے کا دعوٰی کرتا ہے اور
اس کے سوا اور باطل باتیں جنہیں سنتے ہی کان
پھینکدیں اور راستی والی طبیعتیں اُن سے
نفرت کریں، تو وہ ان باتوں میں مسیلمہ کذّاب کا
بھائی ہے اور بلاشبہہ دجالوں میں کا ایک ہے
اللہ تعالٰی نہ اس کا علم قبول کرے نہ عمل نہ کوئی قول
نہ فرض نہ نفل۔ اس لیے کہ وہ دینِ اسلام سے
نکل گیا جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانے سے۔ اور
اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کی روشن
آیتوں کے ساتھ کفر کیا۔ تو واجب ہے ہر مسلمان پر
جو اللہ اور اس کے عذاب سے ڈرے اور
اس کی رحمت اور ثواب کا امیدوار ہو کہ اُس سے
اور اُس کے گروہ سے پرہیز کرے اور اُس سے
ایسا بھاگے جیسا شیر اور جذامی سے بھاگتا ہے

لان قربہ داء سارٍ وبلاء جارٍ و شُوم ؛ وکل من رضی بشئ من مقالاتہ الباطلۃ اواستحسنہ او اتبعہ علیھا فھو کافر فی ضلال مبین، اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون ؛ لانہ قد علم بالضرورۃ من الدین ؛ ووقع الاجماع من اول الامۃ الیٰ اٰخرھا بین المسلمین ؛ علی ان نبینا محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین واٰخرھم لایجوز فی زمانہ ولا بعدہ نبوۃ جدیدۃ لاحد من البشر ؛ وان من ادعیٰ ذٰلک فقد کفر ؛ واما الفرقۃ المسماۃ بالامیریۃ والفرقۃ المسماۃ بالنذیریۃ والفرقۃ المسماۃ بالقاسمیۃ وقولھم لوفرض فی زمنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بل لوحدث بعدہ نبی جدید لم یخل ذٰلک بخاتمیتہ الخ فھو قول صریح فی تجویز نبوۃ جدیدۃ لاحد بعدہ و

اِس واسطے کہ اُس کے پاس پھٹکنا سرایت کرجانے والا مرض اور چلتی ہوئی بلا ونحوست ہے اور جو کوئی اُس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اُسے اچھا جانے یا اُس میں اُس کی پیروی کرے تو وہ بھی کافر کھلی گمراہی میں ہے۔ یہی لوگ شیطان کے گروہ ہیں شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں۔ اس لیے کہ دین سے بالضرورۃ متیقن ہے اور تمام اُمتِ اسلام کا اوّل سے آخر تک اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں نہ اُن کے زمانہ میں کسی شخص کے لیے نئی نبوت ممکن نہ اُن کے بعد۔ اور جو اس کا ادّعا کرے وہ بے شبہہ کافر ہے۔ اور رہے امیر احمد اور نذیر حسین اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور اُن کا کہنا کہ "اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ اگر حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو تو اُس سے خاتمیتِ محمدیہ میں کوئی فرق نہ آئے گا" الخ تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوتِ جدیدہ ملنی جائز مان رہے ہیں اور

لاشك ان من جوز ذلك فهو كافر باجماع علماء المسلمين ۔ وهم عند الله من الخٰسرين وعليهم وعلى من رضى بمقالتهم تلك ان لم يتوبوا غضبُ الله ولعنته الى يوم الدين ۔ واما الفرقة الوهابية الكذابية اتباع رشيد احمد الكنكوهى القائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله بالفعل تعالى الله عمّا يقولون علوا كبيرا فلاشك ايضاً ان من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى كافر معلوم كفره من الدين بالضرورة ومن لا يكفره فهو شريكه فى الكفر لان القول بوقوع الكذب من الله تعالى يؤدى الى ابطال جميع الشرائع المنزلة على نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم و على مَنْ قبله من الانبياء والمرسلين لان القول بذلك مستلزم لعدم الوثوق بشئ من الاخبار التى اشتملت عليها كتب الله المنزلة فلا يتصور مع ذلك ايمان وتصديق جازم بشىء منها مع ان شرط الايمان وصحته التصديقُ الجازم

کچھ شک نہیں کہ جو اسے جائز مانے وہ باجماعِ علمائے امت کافر ہے اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے قیامت تک، اگر تائب نہ ہوں۔ اور وہ جو طائفہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کا پیرو ہے جس کا قول ہے کہ "اللہ تعالٰی سے وقوع کذب بالفعل ماننے والے کو کافر نہ کہنا چاہیے"۔ اللہ نہایت بلند ہے اُن کی باتوں سے۔ تو کوئی شبہہ نہیں کہ جو باری تعالٰی سے وقوع کذب بالفعل مانے کافر ہے اور اُس کا کفر دین کی اُن بدیہی باتوں سے ہے جو خاص وعام کسی پر مخفی نہیں اور جو اُسے کافر نہ کہے وہ کفر میں اُس کا شریک ہے کہ اللہ عزوجل سے وقوعِ کذب ماننا اُن سب شریعتوں کے ابطال کا باعث ہوگا جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن سے اگلے انبیاء ومرسلین پر اتاری گئیں کہ اس سے لازم آئے گا کہ دین کی کسی خبر پر اعتبار نہ کیا جائے جن پر اللہ کی اتاری ہوئی کتابیں مشتمل ہیں اور اس حالت میں نہ ایمان معقول نہ اِن میں کسی کی یقینی تصدیق متصور حالانکہ ایمان اور صحتِ ایمان کی شرط یہی ہے کہ پورے یقین کے

بجميع ذلك قال الله تعالى قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ ولان الرسل كلهم اجمعين قد اتفقوا على صدقه سبحنه وتعالى في جميع كلامه فحينئذ يكون القول بوقوع الكذب من الله تعالى تكذيبا لجميع الرسل ولا شك في كفر من يكذبهم ولا يلزم في ذلك دور بين تصديق الرسل لله

ساتھ اُن سب خبروں کی تصدیق کی جائے۔ اللہ عزّوجلّ اپنے بندوں سے فرماتا ہے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اُتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور بنی اسرائیل کی شاخوں کی طرف اور اُس پر جو کچھ عطا کیے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو کچھ اور نبی اپنے رب کے پاس سے دیے گئے ہم اُن میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے اور ہم اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں تو یہ یہود و نصاریٰ وغیرہم تمہارے مخالفین اگر اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم لائے جب تو راہ پا گئے اور اگر مُنہ پھیریں تو وہ بڑے جھگڑالو ہیں تو اے نبی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے اُن کے شر سے کفایت کرے گا۔ اور وہی ہے سُننے اور جاننے والا۔ اور اس لیے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ سبحنہٗ وتعالیٰ اپنے جمیع کلام میں سچا ہے تو حق سبحنہٗ وتعالیٰ سے وقوع کذب ماننا اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں کی تکذیب ہوگا۔ اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جھٹلانے والے کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ اور اس میں اس بنا پر کہ رسولوں نے اللہ تعالیٰ کی

تعالٰی وتصدیق اللہ للرسل بالمعجزات لان التصدیق بالمعجزات تصدیق بالفعل وتصدیق الرسل للہ تعالٰی تصدیق بالقول فانفکت الجہتان کما وضّحہ صاحب المواقف وامّا استناد ھٰذہ الفرقۃ الضالۃ فی تجویز الکذب علی اللہ سبحٰنہٗ وتعالٰی عما یقولون علوا کبیرا الی تجویز بعض الائمۃ الخُلفَ فی وعید اللہ لِلعُصاۃ فہو استناد باطل لان کل اٰیۃ ونص شرعی مشتملٍ علی وعید لبعض العصاۃ اذا کان ذٰلک الوعید فی تلک الاٰیۃ او النص مطلقا فہو مقید بمشیۃ اللہ تعالٰی بلا ریب لقولہ تعالٰی اِنَّ اللہَ لَا یَغفِرُ اَن یُّشرَکَ بِہٖ وَیَغفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَن یَّشَآءُ اما بالنظر الی کلامہ النفسی الازلی فلانہ

تصدیق کی اور اللہ عزّوجلّ نے معجزات عطا فرما کر اُن کی تصدیق فرمائی، کسی شئی کا اپنے نفس پر موقوف ہونا لازم نہ آئے گا اس لیے کہ اللہ عزّوجلّ نے جو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کی تصدیق معجزات سے فرمائی وہ ایک فعل کے ساتھ تصدیق ہے (کہ اظہار معجزہ فعلِ الٰہی ہے) اور رسولوں کا اللہ عزّوجلّ کی تصدیق کرنا قول سے ہے تو جہتیں جُدا ہو گئیں جیسا کہ صاحبِ مواقف نے اس کی توضیح کی۔ اور وہ جو اس گمراہ فرقے نے مسئلۂ امکانِ کذب میں جس سے اللہ پاک و برتر اور بہت بلند ہے، اِس کی سند لی ہے کہ بعض ائمہ جائز رکھتے ہیں کہ گنہگار کو بخش دے اور عذاب نہ کرے، اُن کی یہ سند باطل ہے اس لیے کہ ہر آیت یا نصّ شرعی کہ بعض گنہگاروں کے لیے کسی وعید پر مشتمل ہو اگر وہ وعید اُس آیت یا نص میں بظاہر مطلق بھی چھوڑی گئی ہو تو بلا شبہہ وہ حقیقۃً مشیّتِ الٰہی کے ساتھ مقید ہے کہ اللہ عزّوجلّ خود فرماتا ہے بیشک اللہ تعالٰی کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اگر اللہ عزّوجلّ کے کلام نفسی قدیم کی طرف دیکھو تو وہاں تو اِس

صفة واحدة فالقيد والمقيد فيها مجتمعان
ازلا وابدا لا يفترقان واما بالنظر للوحي
المنزل فالاطلاق والقيد يفترقان بحسب
تعدد الآيات وافتراقها وكل مطلق فيها
محمول على المقيد منها كما هي القاعدة الاصولية
فكيف يتصور مع هذا لزوم القول بالكذب
على الله جل شانه عند من يقول بجواز
خلف الوعيد والله المستعان على ما يصفون
واما قول رشيد احمد الكنكوهي المذكور
في كتابه الذي سماه بالبراهين القاطعة
ان هذه السعة في العلم ثبتت
للشيطان وملك الموت بالنص واي نص
قطعي في سعة علم رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص
جميعا ويثبت شرك الخ فهو كفر
من وجهين الوجه الاول انه
صريح في ان ابليس واسع
العلم دونه صلى الله
تعالى عليه وسلم
وهذا استخفاف صريح
به صلى الله تعالى عليه

مطلق کا مقید ہونا یوں ظاہر ہے کہ وہ ایک
صفت بسیط ہے تو اُس میں قید و مقید
ازل تا ابد ہمیشہ مجتمع ہیں جن میں کبھی جدائی نہیں
اور اگر اُس اُتاری ہوئی وحی کی طرف نظر کرو تو
اُس میں از آنجا کہ آیات متعدد و جدا جدا ہیں
قید و اطلاق الگ الگ ہوں گے مگر اُن میں جو
مطلق ہے مقید پر محمول ہے جیسا کہ اصول کا
قاعدہ ہے۔ ان وجوہ کے ہوتے ہوئے
کس طرح متصور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے
کذب کا قول، خلفِ وعید جائز ماننے والوں پر
لازم آئے۔ اور اللہ عزوجل سے مدد مطلوب ہے
اِن لوگوں کی باتوں پر۔ اور وہ جو رشید احمد
گنگوہی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے
کہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رَد کر کے ایک شرک
ثابت کرتا ہے۔ تو رشید احمد مذکور کا یہ کہنا
دو وجہ سے کفر ہے ایک یہ کہ اس میں اس کی
تصریح ہے کہ ابلیس کا علم وسیع ہے نہ کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور یہ صاف صاف
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان

وسلم والوجه الثانی انه جعل اثبات
سعة العلم لرسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم شرکا وقد نص ائمة
المذاهب الاربعة علی ان من استخف
برسول الله کافر وان من جعل ما هو
من الایمان شرکا وکفرا کافر واما
قول اشرفعلی التانوی ان صح الحکم
علی ذات النبی المقدسة بعلم
المغیبات کما یقول به زید
فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا
ابعض الغیوب ام کلها فان اراد
البعض فای خصوصیة فیه لحضرة
الرسالة فان مثل هذا العلم حاصل
لزید وعمرو بل لکل صبی ومجنون
بل لجمیع الحیوانات والبهائم الخ
فحکمه ایضا انه کفر صریح بالاجماع
لانه اشد استخفافا برسول الله صلی
الله تعالی علیه وسلم من مقالة رشید احمد
السابقة فیکون کفرا بطریق الاولی وموجبا
لغضب الله ولعنته الی یوم الدین
فهم جدیرون بقوله تعالی قل

گھٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس نے حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی
وسعت ماننے کو شرک ٹھہرایا۔ اور چاروں مذہب
کے اماموں نے تصریحات فرمائی ہیں کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس
گھٹانے والا کافر ہے اور یہ کہ جو کوئی ایمان کی
کسی بات کو شرک وکفر ٹھہرائے وہ کافر ہے۔
اور وہ جو اشرفعلی تھانوی نے کہا کہ آپ کی
ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ
زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس
غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کُل غیب۔ اگر بعض
علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا
تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ
ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے
حاصل ہے تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ
کھلا ہوا کفر ہے بالاتفاق۔ اس لیے کہ
اس میں رشید احمد کے اُس قول سے بھی زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے
تو بدرجۂ اولیٰ کفر ہوگا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ
کے غضب اور لعنت کا موجب۔ تو یہ **لوگ**
اس آیۂ کریمہ کے سزاوار ہیں کہ اے نبی!

أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ هٰذا حكم هؤلاء الفرق والاشخاص ان ثبتت عنهم

هٰذه المقالات الشنيعة

فنسأل الله الحنان المنان ؛ ان يُثَبِّتَنا على الايمان ؛ والتمسك بسنّة سيد وُلْد عدنان ؛ وان يحفظنا من نزغات الشيطان ؛ ووساوس النفوس واوهامها الباطلة مدى الازمان ؛ وان يجعل ماوىنا فى فسيح الجنان ؛ وصلّى الله تعالىٰ وسلّم وبارك على سيدنا محمّد سيد الانس والجان ؛ والحمد لله رب العٰلمين ؛ امر بكتابته المحتاج الى عفو ربه المنجی ؛ السيد احمد ابن السيد اسمٰعيل الحسينی البرزنجی ؛ مفتی السادة الشافعية ؛ بمدينة خير البرية ؛ عليه افضل الصلٰوة والتحية ؛

(مہر: البرزنجی احمد السید)

ان سے فرما دے کیا اللہ اور اُس کی آیتوں اور اُس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے۔ بہانے نہ بناؤ۔ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔ یہ حکم ہے اِن فرقوں اور اِن شخصوں کا اگر اُن سے یہ **شنیع باتیں** ثابت ہوں تو اللہ بڑے رحم والے بڑے احسان والے سے ہم سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سنّت کا دامن ہمارے ہاتھ سے کبھی نہ چھڑائے اور شیطان کے جھٹکوں اور نفس کے وسوسوں اور اُس کے باطل وہموں سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھے اور ہمارا ٹھکانا وسیع جنّت میں کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سرورِ انس وجان پر درود بھیجے۔ اور سب خوبیاں خدا کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔ اِس کے لکھنے کا حکم دیا اُس نے جو اپنے رب نجات دہندہ کے عفو کا محتاج ہے سید احمد ابن سید اسمٰعیل حسینی برزنجی جو حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے مدینہ شریف میں شافعیہ کا مفتی ہے

(مہر: البرزنجی احمد السید)

(۳۲) صورۃ مارقمہ الفاضل الشھیر، من ھو فی بلاد الفھم کامیر، ولسلطان العلم مثل وزیر، مولٰنا الشیخ محمد العزیز الوزیر، المالکی المغربی الاندلسی، المدنی التونسی، حفظہ اللہ تعالٰی عن کل مایسیٔ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

الحمد للہ المنعوت بصفات الکمال: الواجب تقدیسہ وتنزیھہ عما لایلیق فی الاعتقاد والمقال: والصلٰوۃ والسلام علی نبیہ ومصطفاہ: وحبیبہ وخیرتہ من خلقہ ومجتباہ: المبرء من کل ما یشین: المستوجب من تنقصہ کل ھوان ثم عذاب مھین: وعلٰی الہ وصحبہ ھداۃ الانام: الناقلین من دینہ القویم ماتندفع بہ النزغات وترھات الاوھام: وکل ذلک

تقریظ فاضلِ نامور جو کشور فہم میں مثل حاکم ہیں اور سلطانِ علم کے لیے بجائے وزیر مولٰنا حضرت محمد عزیز وزیر مالکی مغربی اندلسی مدنی تونسی ۔ اللہ تعالٰے انہیں ہر بدی سے محفوظ رکھے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

حمد اُس خدا کو جو صفات کمال کے ساتھ موصوف ہے ۔ دل کے اعتقاد اور زبان کے قول میں ہر ناسزا بات سے اُس کی شان کو منزہ جاننا اور پاکی بولنا فرض ہے ۔ اور اللہ تعالٰی درود بھیجے اپنے نبی اور اپنے چُنے ہوئے اور اپنے پیارے اور تمام مخلوق میں سے اپنے پسندیدہ اور اپنے برگزیدہ پر جو ہر عیب سے منزہ ہیں ۔ جو اُن کی تنقیصِ شان کرے دنیا میں ہر خواری اور آخرت میں ذلت دینے والے عذاب کا مستحق ہے ۔ اور اُن کے آل و اصحاب رہنمایانِ خلق پر کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دینِ صحیح سے اُن باتوں کی روایت کرنے والے ہیں جن سے شیطانی جھگڑے اور وہموں کی بناوٹیں دفع ہوجائیں ۔ یہ سب

عہ اندلس بفتح الهمزة او بضم الدال واللام ت ۱۲ ـ تونس بالضم وکسر النون: قاعدۃ بلاد افریقیۃ ق ص ۲۱۸ ۱۲

من معجزاته على ممر الدهور
والاعوام ؛ امّا بعد فقد
طالعت ماحرر في هاته
الرسالة السنيّة ؛ من فضائح
هاته الفرق وضلالاتهم الابليسية ؛
وقضيت من ذلك العجب ؛ كيف
زخرف لهم الشيطان ما اراد
وبلغ منهم الارب ؛ واختلق
لهم انواعا من الكفر فهم فيها
يعمهون ؛ وتفننوا في سلوكها
فهم من كل حدب ينسلون ؛ حتى
اعتدوا على جانب الرب الكريم
وسلكوا مسلكا خبيثا ؛ ومن
اصدق من الله حديثا ؛ وتجرؤا
على خاتم رسله المنتخب من صميم
الصميم ؛ المنزل عليه وَاِنَّكَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ؛ وما سطر
بعدها من الفتاوی والاجوبة
المرضية المجتثة لتلك
الاباطيل من اصلها ؛ الطاعنة
بسنان الحق ورماح الفصل

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے معجزوں
سے ہیں کہ زمانوں اور برسوں کے گزرنے تک
رہیں گے۔ حمد وصلاۃ کے بعد جو کچھ اس رسالۂ
پُرنور میں اُن فرقوں کی رسوائیاں اور اُن کی
شیطانی گمراہیاں لکھی ہیں میں نے دیکھیں۔
مجھے اس سے سخت ہی اچنبا ہوا کہ شیطان نے
اپنی خواہشوں کو اُن کے سامنے کیسا کچھ آراستہ
کیا اور اُن میں اپنی مراد کو پہنچ گیا اور طرح طرح
کے کفر اُن کے لیے گڑھے تو وہ اُن میں اندھے
ہو رہے ہیں اور وہ اُن کفروں کی راہ میں قسم قسم کے
ہو گئے تو وہ ہر اونچی طرف سے ڈھال کی طرف
ڈھلک رہے ہیں یہاں تک کہ خود ربِ کریم کی
بارگاہ میں حملہ کر بیٹھے اور نہایت گندی راہ
چلے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے۔
اور اُن پر جرأت کی جو سب رسولوں کے خاتم اور
خالص در خالص سے چُنے ہوئے ہیں جن پر
یہ خطاب اترا کہ بیشک تم عظیم خُلق پر ہو۔ نیز میں نے
وہ فتاویٰ اور پسندیدہ جواب دیکھے جو اُس
رسالہ کے اخیر میں لکھے گئے جنہوں نے اُن
باطل اقوال کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور
حق کے بھالے اور ٹھیک فیصلے کے نیزے

فی اعناقها و نحرها ؛ فذهبت هباء منثورا لا یذکر ؛ وانی لظلام الدیجور بقاء مع الصبح المنیر الابهر ؛ سیما ما نقحه وهذبه صاحب الرایة العِلمیة ؛ حامل لواء مذهب ابن ادریس بالدیار الطیبة الزکیة ؛ مفتی الانام ؛ قدوة العلماء الاعلام ؛ الاٰتی من البراعة والبلاغة فی کل منزع لطیف ؛ شیخنا واستاذنا سیدی احمد البرزنجی الشریف ؛ جزی الله جمیعهم خیر الجزاء ، ومنحهم بِرّه الجزیل الاوفیٰ ؛ فلم یبق لمثلی مقال ؛ وانی لا اذکر مع الرجال ؛ وهل یذکر مع الصقر الفراش ؛ او یقاس مرأی الفرس بنظر الخفاش ؛ لکن خشیت من عدم الاجابة بهذا الشان ؛ وان کنت بعید الشأو عن فرسان هذا المیدان ؛ ورجوت ان تنالنی مع هؤلاء الفحول بهم صُبابة ؛ وافوز بالقدح المعلّی فی زمرة تلک العِصابة ؛ وانتظم فی سلک من انتضی سیفه نصرة للدین ؛ والله یهدی

عہ لہٗ القدح المعلّی : الخط الاوفیٰ ۱۲ منہ

اُن باطل باتوں کی گردنوں اور سینوں پر مارے کر وہ تباہ و برباد گئیں جن کا نام نشان نہ رہا۔ اور اندھیری رات کی تاریکی صبح روشن درخشندہ کے سامنے کہاں ٹھہر سکتی ہے خصوصًا وہ تحریر جسے مہذب و منقح کیا علم کے نشان بردار پاکیزہ سُتھرے شہروں میں مذہب امام شافعی کے علم بردار مفتی جہاں پیشوائے علمائے مشاہیر نے جو متحیر کردینے والے کمال اور رسائی کلام میں ہر پاکیزہ مقصد کو پہنچے ہمارے شیخ اور استاذ سیّد احمد برزنجی شریف۔ اللہ تعالٰی اُن سب کو سب سے بہتر جزا عطا فرمائے اور انہیں اپنا احسانِ کثیر نہایت کامل بخشے۔ تو اب مجھ جیسے کے لیے کیا کہنے کے لیے رہ گیا ہے کہ مردانِ میدان میں میرا شمار نہیں اور کیا باز کے ساتھ پتنگا ذکر کیا جائے گا یا گھوڑے کی صورت چمگادڑ کی نظر سے قیاس کی جائے گی۔ مگر مجھے اس معاملہ میں جواب نہ دینے سے خوف آیا اگرچہ میں اس میدان کے سواروں کی تیزگامی سے دور ہوں اور میں نے امید کی کہ ان مردانِ میداں کے ساتھ مجھے بھی بچا ہوا پانی پہنچے اور اس جماعت کے گروہ میں سبقت کا بڑا حصہ پاؤں اور اُن لوگوں کی لڑی میں گندھوں جنھوں نے دین کی مدد کو اپنی تلوار کھینچی۔ اور اللہ حق کی راہ

للحق وبه استعين ؛ فاقول مُقتفيا سبيل شيخنا المذكور ؛ ضاعف الله للجميع الاجور ؛ فيما نقحه من التحرير و التاصيل ؛ وهذّبه من التفريع و التفصيل ؛ اِن انطباق الكليات على الجزئيات وادخالَ هٰؤلاء الفرق تحت قواعد الشريعة المطهرة وتنزيلَ الاحكام بمقتضاها قد حررہ سادتنا بالاجوبة المذكورة بما لا مزيد عليه ولا ارتياب ولا شك فيه وانما القصد جَلْبُ بعضِ نصوص توجب الاعتضاد ؛ وتُحكِم اَساس البُنيان والله ولى الارشاد ؛ قال عياض من ادعى الوحى اليه اوالنبوة وما اشبه ذٰلك فهوكافر حلال الدم[1] قال ابن القاسم فيمن تنبّأ و

دکھاتا ہے اور میں اسی سے مدد چاہتا ہوں تو اپنے استاذ مذکور کی پیروی راہ کرتا ہوا کہتا ہوں اللہ تعالٰی اُن سب کے اجر دوچند کرے اُس تنقیح میں جو انھوں نے تلخیص مطلب و تقریر اصول میں کی اور نتائج اور مفصّل بیان کرنے کو آراستگی دی یہ کہ کلیات کا جزئیات پر منطبق کرنا اور اِن فرقوں کا قواعدِ شرعیہ کے نیچے لانا اور احکام کا اُن کے محلِ اقتضا پر نازل کرنا یہ سب کام تو ہمارے سرداروں نے ان جوابوں میں کر دکھائے ایسے کہ نہ اُن پر افزونی کی جگہ ہے نہ اُس میں شک وشبہہ کو راہ ہے اور میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ بعض نصوص لے آؤں جن سے تائید ہو اور عمارت کی نیو مضبوط کردیں۔ اور اللہ ہدایت کا مالک ہے۔ امام قاضی عیاض نے فرمایا جو اپنی طرف وحی آنے یا نبوت یا اس کے مثل کسی بات کا دعوٰی کرے وہ کافر ہے اُس کا خون[1] حلال۔ امام ابن القاسم نے فرمایا۔ جو نبی بنے اور

عہ جُلبا وجَلبا (ض ن) ق - جُلبا وجَلبا (ن) الشیٔ: ساقه من موضع الى آخر ۔ ۱۲ منہ

---

[1] قد تقدم مرارا ان الائمة ذكروا هذه الاحكام لسلطان الاسلام ايد الله نصره فان قتل احد او اجراء الحد عليه انما هو له واليه وعلى العلماء اظهار مكائدهم وابطال عقائدهم ورد مفاسدهم وعلى العوام الفرار منهم و الاحتراز عن مخالطتهم وسماع مغالطتهم والله الموفق ۱۲ مصححه ترجمہ بار با گزر چکا کہ ائمہ نے یہ احکام سلطانِ اسلام کے لیے ذکر فرمائے ہیں اللہ تعالٰی اس کی مدد کو قوت دے۔ اس لیے کہ کسی کو قتل کرنا یا اس پر حد جاری کرنا خاص بادشاہ ہی کے لیے ہے اور اُسی کو اس کا اختیار ہے۔ علماء پر یہ لازم ہے کہ اُن کے مکر کھولیں ان کے عقائد کا رَد کریں ان کے فسادوں کو دور فرمائیں اور عوام پر یہ لازم ہے کہ ان سے بھاگیں ان سے میل جول نہ کریں ان کی دھوکے والی باتیں نہ سنیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے ۱۲ منہ

زعم انه یوحیٰ الیه انه
کالمرتد دعا الیٰ ذلک سرا او
جھرا واستظھر ابن رشید
وارتضاہ ابو المودۃ خلیل
فی توضیحه انه یُقتل دون
استتابة حیث اسرّ لا ما
اذا جھر وقال فی المختصر
عطفا علیٰ مایوجب الردة
او اعلن بتکذیبه او تنبأ
الا ان یسرّ علی الاظھر
وحکم من سب عیاذا باللہ
الجناب النبوی الرفیع
او عابه او الحق به نقصا
فی نفسه او نسبه او دینه
او شبھه علیٰ طریق
السب والازراء علیه
والتصغیر لشانه
والعیب له فھو
ساب له حکمه
القتل قال ابوبکر بن المنذر
اجمع عوام اھل العلم علیٰ ان

کہے کہ میری طرف وحی آتی ہے وہ مرتد کی طرح ہے
خواہ اپنی طرف لوگوں کو پوشیدہ دعوت کرے یا
علانیہ۔ اور ابن رشید نے اسے ظاہر بتایا۔
اور ابوالمودہ خلیل نے کتاب التوضیح میں اسے
پسند کیا کہ سلطانِ اسلام ایسے شخص کو بے توبہ
لیے قتل کردے جب کہ یہ دعویٰ پوشیدہ
کرتا ہو نہ جب کہ اعلان کرے اور مختصر میں اُن
چیزوں کے بیان میں جو آدمی کو مرتد کر دیتی ہیں
اسے بھی گنا کہ علانیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تکذیب کرے یا نبی بنے مگر اُس حالت میں کہ
اعلان نہ کرتا ہو اُس قول پر جو زیادہ ظاہر ہے۔
اور جو شخص معاذ اللہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
بارگاہِ رفیع میں بدگوئی کرے یا عیب لگائے
یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف
کسی نقص کی نسبت کرے حضور کی ذات خواہ
نسب خواہ دین میں، یا حضور کو بُرا کہنے اور
تنقیص شان کرنے اور شانِ اقدس کو چھوٹا
بتانے اور عیب لگانے کے طور پر کوئی تشبیہ دے
تو وہ بھی حضور کو گالی دینے والا ہے اِن سب کا
حکم یہ ہے کہ سلطانِ اسلام اُنہیں قتل کرے۔
ابوبکر بن المنذر نے کہا کہ عام علماء کا اجماع ہے کہ

حکمَ السابِ لمن ذکر یقتل[1] وممن قال بذلك مالك واللیث واحمد واسحٰق وھو مذھب الشافعی وقال محمد بن سُحنُون اجمع العلماء ان الشاتم المتنقِّص لمن ذکر کافر والوعید جار علیه بعذاب الله وحکمه عند الامّة القتل[1] ومن شك فی کفرہٖ وعذابہٖ کفر والنصوص عن مالك من روایة ابن القاسم وابی مصعَب وابن ابی اویس ومطرف وغیرھم مشحونة بھا امھاتُ کتب المذھب ککتاب ابن سحنون والمبسوط والعتبیة وکتاب محمّد بن الموّاز وغیرھا بان حکم من شتم اوعاب او تنقص القتل[1] مسلما کان اوکافرا ولا یستتاب ونص عیاض ان مِمّا یلحق فی الحکم بمن ذکر ان

جو کسی نبی یا فرشتہ کی تنقیصِ شان کرے اُسے سزائے موت دی جائے گی اور امام مالک اور لیث اور احمد اور اسحٰق اسی قول کے قائلوں سے ہیں۔ اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے اور امام محمد بن سحنون نے فرمایا کہ جو کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے وہ کافر ہے اور اُس پر عذابِ الٰہی کی وعید نافذ ہے اور تمام امّت کے نزدیک اس کا حکم سزائے موت[1] ہے **اور جو اس کے کافر اور معذّب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے**۔ اور امام مالک کے نصوص جو اُن سے ابن القاسم اور ابو مصعب اور ابن ابی اویس اور مطرف وغیرہم نے روایت کیے اُن سے عمدہ ترین کتبِ مذہب مثل کتابِ ابن سحنون اور مبسوط اور عتبیہ اور کتاب محمد بن المواز وغیرہا بھری ہوئی ہیں کہ جو بُرا کہے یا عیب لگائے یا حضور کی تنقیصِ شان کرے اُس کا حکم یہی ہے کہ سلطانِ اسلام اُسے قتل[1] کردے گا اور اُس سے توبہ نہ لے گا چاہے مسلمان ہو یا کافر۔ امام قاضی عیاض نے نص فرمایا کہ انہیں مذکورین کے حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ نبی صلّی اللہ تعالیٰ

[1] آئندہ صفحہ پر

ينفي ما يجب له مما هو في
حقه نقيصة مثل ان
يغض من مرتبته او
شرف نسبه او وفور
علمه او زهده فحكم هذا
الوجه كالاول القتل[1] دون
تلعثم ثم قال اعلم ان
مشهور مذهب مالك
في الساب وقول السلف
وجمهور العلماء قتله[1] حدا
لا كفرا ان اظهر التوبة
ولهذا لا تقبل توبته
ولا تنفعه استقالته
وفيئته كانت توبته قبل
القدرة عليه او بعدها
قال القابسي يقتل[1]
بالسب ان اظهر التوبة
لانه حد ومثله
لابن ابي زيد
وقال ابن سحنون لا تزيل توبته

علیہ وسلم کے لیے جو بات لازم ہے اُس کا
انکار کرے جس میں اُن کا نقصِ شان ہو جیسے
اُن کے مرتبہ یا شرفِ نسب یا وفورِ علم یا زہد
میں سے کچھ گھٹائے تو اُس کا حکم بھی پہلی
باتوں کی مثل ہے کہ سلطان اسلام ایسے کو
فوراً بلا توقف قتل[1] کرے پھر فرمایا معلوم رہے کہ
امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مشہور مذہب
تنقیص شانِ اقدس کرنے والے کے بارے
میں اور وہی قول سلف اور جمہور علما کا ہے
یہ ہے کہ اگر وہ توبہ ظاہر کرے اُس حال میں بھی
اُس کا قتل[1] کیا جانا بر بنائے سزا ہے نہ بر بنائے
کفر (کہ کفر تو توبہ سے زائل ہو گیا مگر جو جرم حق العباد سے
متعلق ہے اُس کی سزا توبہ سے بھی زائل نہیں ہوتی)
ولہذا اُس کی توبہ قبول نہ کی جائے گی اور اُس کا
معافی مانگنا اور رجوع کرنا اُسے نفع نہ دے گا۔
خواہ اُس پر قابو پانے کے بعد اُس نے توبہ کی
یا قبل اس کے۔ قابسی نے کہا کہ تنقیصِ شان
کرنے پر قتل[1] کیا جائے گا اگرچہ توبہ ظاہر کرے
اس لیے کہ یہ تو سزا ہے۔ اور ایسا ہی امام ابن ابی زید
کہا۔ امام ابن سحنون نے کہا اُس کی توبہ اُس سے قتل کو دفع

---

[1] هذا كله لسلطان الاسلام ايد الله نصره كما تقدم مرارا اه ترجمہ یہ سب سلطانِ اسلام کے لیے ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد قوی کرے جیسا کہ بارہا گزرا۔ ۱۲

عنه القتل وَ اما ما بينه و
بين الله فتوبته تنفعه
وَعلله عِياض بانه حقٌّ
للنبي صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم ولامته بسببه
لا تُسقطه التوبة كسائر
حقوق الآدميين وَجمع ذٰلك
العلامةُ خليل في قوله
وان سب نبيا او ملكا او
عرّض او لعن او عاب
او قذف او استخف
بحقه اوالحق به نقصا او
غضّ من مرتبته او وُفور
علمه او زهده او
اضاف له ما لا يجوز
عليه او نسب اليه
ما لا يليق بمنصبه
على طريق الذم
قُتِلَ ولم يُستتب
حدا فقال شرّاحه
ان تاب او انكر وَ اِلا

نہ کرے گی۔ یہ حکام کے یہاں ہے۔ ہاں وہ
معاملہ جو خاص اُس کے اور اللہ کے درمیان ہے
اُس میں اُس کی توبہ نافع ہے۔ اور امام عیاض نے
اُس کی دلیل یہ بیان فرمائی کہ یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا حق ہے اور اُن کے ذریعہ سے اُن کی
امت کا، تو توبہ اُسے ساقط نہ کرے گی جیسے
بندوں کے اور حقوق۔ اور علامہ خلیل نے
اِن سب کو اپنے اس قول میں جمع کیا کہ اگر
کسی نبی یا فرشتہ کو بُرا کہے یا پہلو بچا کر اُس پر
طنز کرے یا لعنت کا لفظ منہ سے نکالے یا
عیب لگائے یا زنا کی تہمت رکھے یا اُس کے
حق کو ہلکا سمجھے یا کسی طرح کا نقصان نسبت
کرے یا اُس کے مرتبہ یا وفورِ علم یا زہد میں سے
کچھ گھٹائے یا اُس کی طرف وہ بات نسبت
کرے جو اُس پر روا نہیں یا مذمت کے طور پر
کوئی بات اُس کی طرف نسبت کرے جو اُس کی
شان کے لائق نہیں وہ براہ سزا قتل کیا جائے گا
اور توبہ نہ لی جائے گی۔ شارحین نے کہا حاکم کا
صرف بر بنائے سزا اُسے قتل کرنا اُس حالت
میں ہے کہ وہ توبہ کرے یا حاکم کے سامنے
مکر جائے کہ میں نے ایسا کہا ہی نہیں ورنہ

قتل کفرا وقال عیاض فی عداد ماهو من المقالات کفر ان منها من جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذلک المصلحة بزعمه ام لا فهو کافر باجماع وکذلک من ادعی نبوة احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم او بعدہ او ادعی النبوة لنفسه او جوز اکتسابها قال خلیل او ادعی شرکا مع نبوته علیه الصلاة والسلام او بعدہ او جوز اکتسابها وکذلک من ادعی انه یوحی الیه وان لم یدع النبوة قال فهؤلاء کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبیین وانه ارسل کافة للناس واجمعت الامة علی ان هذا الکلام علی ظاهرہ وان مفهومه المراد منه

بربنائے کفر قتل کرے گا۔ اور امام قاضی عیاض نے کلماتِ کفر کے شمار میں فرمایا کہ وہ بھی کافر ہے جو اُمورِ شریعت میں انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام کا کذب جائز مانے چاہے اپنے زعم میں اُس میں کسی مصلحت کا ادّعا کرے یا نہیں تو وہ باجماعِ اُمّت کافر ہے۔ ایسے ہی جو نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنے کا ادّعا کرے یا اپنی نبوّت کا دعویٰ کرے یا کہے نبوّت کسب سے مل سکتی ہے۔ علّامہ خلیل نے فرمایا جو حضور کی نبوّت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوّت کسی عمل سے حاصل ہو سکتی ہے اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعویٰ کرے وہ بھی کافر ہے اگرچہ مدّعی نبوّت نہ ہو۔ فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں، نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس لیے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور یہ کہ وہ تمام جہان کے لیے بھیجے گئے۔ اور تمام اُمّت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے

دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی کفر ھؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا و سمعا قال سیدی ابرھیم اللقانی ؎

وخصّ خیرَ الخلق اَنْ قد تمّما
بہ الجمیعَ ربُنا وعمّما
بِعثتُہ فشرعہ لایُنسخ
بغیرہ حتی الزمان یُنسخ

وکذٰلك نقطع بتکفیر کلّ من قال قولا یُتوصّل بہ الی تضلیل الامۃ وابطال الشریعۃ باسْرھا وکذٰلك نقطع بتکفیر مَنْ فضّل احدا علی الانبیآء قال مالك فی کتاب ابن حبیب وابن سُحنُون وقال ابن القاسم وابن الماجِشُون وابن عبد الحکم واَصبغ وسُحنُون فیمن شتم احدا منھم او انتقصہ قُتِلَ[1] ولم یُستتب وقال عیاض

نہ اُس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو اِن سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں یقین کی رُو سے اور اجماع کی رُو سے اور قرآن و حدیث کی رُو سے۔ ہمارے سردار ابراہیم لقانی نے فرمایا ؎

یہ فضل خاص سرورِ کونین کو دیا
حق نے کہ اُن کو خاتم جملہ رسل کیا
بعثت کو اُن کی عام کیا اُن کی شرع پاک
زائل نہ ہوگی دہر کو جب تک رہے بقا

اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُسے کافر کہنے پر جو ایسی بات کہے جس سے ساری امت کو گمراہ ٹھہرانے یا تمام شریعت کو باطل کرنے کی طرف راہ پیدا ہو۔ اِسی طرح ہم یقین کرتے ہیں اُس کے کافر ہونے پر جو تمام جہان میں کسی کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسّلام سے افضل بتائے۔ امام مالک نے بروایت ابن حبیب و ابن سُحنون، اور ابن القاسم و ابن الماجِشُون و ابن عبدالحکم و اَصبغ و سُحنون نے اُس کے حق میں جو انبیاء علیہم الصّلاۃ والسّلام میں سے کسی کو بُرا کہے یا اُن کی شان گھٹائے حکم دیا کہ اُسے سزائے[1] موت دی جائے اور اُس سے توبہ نہ لی جائے۔ اور امام قاضی عیاض نے

---

[1] ای قتلہ سلطان الاسلام اید اللہ نصرہٗ ولم یعرض علیہ التوبۃ وان تاب لم یسمع وامضیٰ حکمہ فیہ لان قتلہ حدا والحد لایسقط بالتوبۃ والحدود لایتولاھا الا السلطان کما نصوا علیہ اھ ترجمہ یعنی سلطانِ اسلام نصرہ اللہ تعالیٰ اُسے قتل کرے اور اس سے توبہ کو نہ کہے اور وہ توبہ کرے تو نہ سنے اور اپنا حکم اس میں جاری کرے اس لیے کہ اس کا قتل تو بطور حد ہے اور حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی اور حد جاری کرنے کا اختیار صرف سلطان کو ہے جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی۔ ۱۲

بعد تحریر عقود الانبیاء فی التوحید والایمان والوحی وعصمتهم فی ذٰلك فاما ما عدا ذٰلك من عقود قلوبهم فجماعها انها مملوءة علما ویقینا علی الجملة وانها قد احتوت علی المعرفة والعلم بامور الدین والدنیا ما لاشئ فوقه وقال ایضا ومن معجزاته صلی الله تعالٰی علیه وسلم ما اطّلع علیه من الغیب وما یکون وذٰلك بحر لا یُدرَك قَعرُہ ولا یُنزَف غَمرُہ من جملة معجزاته المعلومة علی القطع الواصل الینا خبرُها علی التواتر وھٰذا لاینافی الاٰیات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا الله وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ فان المنفی عِلمُهٗ من غیر واسطة واما اطّلاعه علیه باعلام الله له فامر متحقق

اس مسئلہ کی تنقیح کے بعد کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اعتقادات توحید و ایمان و وحی کے بارے میں ہمیشہ پاک و منزہ ہوتے ہیں اور وہ اس باب میں غلط و خطا سے معصوم ہیں) یہ فرمایا کہ اِن امور کے سوا اُن کے باقی عقائد کی مجموعی حالت یہ ہے کہ وہ ہر بات میں علم و یقین سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ تمام امورِ دین و دنیا کی معرفت و علم پر ایسے حاوی ہیں جس سے بڑھ کر متصور نہیں نیز فرمایا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے معجزات سے ہے حضور کا جاننا غیب کو اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو' اور یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ معلوم نہیں ہو سکتا نہ اُس کا عظیم پانی کھینچا جا سکے۔ اور یہ حضور کا غیب کو جاننا حضور کے اُن معجزات سے ہے جو بالیقین معلوم ہیں اور جن کی خبر بالتواتر ہم کو پہنچی ہے اور یہ کچھ اُن آیتوں کے منافی نہیں جو بتاتی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ کہ اِن آیات میں نفی اِس کی ہے کہ حضور کا بغیر بتائے غیب کو جاننا۔ رہا خدا کے بتائے سے حضور کا غیب کو جاننا تو یہ امر تو یقینی ہے۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے

عہ طلع علیہ و اطّلع علیہ و اطّلع علیہ بمعنی واحد ت صفحہ ۳۴ ۔ ۱۲

عہ ص ٣ع ١٣ -

فلا یظھر علی غیبہ احدا ۰ الا
من ارتضی من رسول ۰ وقال
العضد فی عقائدہ ولا یجوز
علی اللہ الجھل والکذب قال
الدوانی والوجہ فی دفع الاستناد
الی جواز الخلف فی الوعید ان
آیات الوعید مشروطۃ بشروط
معلومۃ من الآیات الاخر
والاحادیث منھا الاصرار
وعدم التوبۃ وعدم العفو
فیکون فی قوۃ الشرطیۃ
فکانہ قیل العاصی اذا
اصر ولم یتب ولم یعف عنہ
بالشفاعۃ وغیرھا یکون
معاقبا فعدم عقابہ
لعدم تحقق واحد من
تلک الشرائط لایستلزم
کذبا او یقال المراد انشاء
الوعید والتھدید لاحقیقۃ
الاخبار فلا کذب ونقل
عیاض عن ابن حبیب واصبغ

کہ اللہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا
اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ قاضی عضدالدین نے
کتاب عقائد میں کہا کہ اللہ تعالیٰ کا جہل وکذب
ممکن نہیں۔ علامہ دوانی نے اُس کی شرح میں
کہا کہ خلف وعید جائز ہونے سے جو سند لے
اُس کے دفع کی وجہ یہ ہے کہ وعید کی آیتیں
اُن شرطوں سے مشروط ہیں جو اور آیتوں اور
حدیثوں سے معلوم ہوتی ہیں۔ ازانجملہ یہ کہ عاصی
اپنی معصیت پر جما رہے اور توبہ نہ کرے اور
یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے، ان شرطوں کے
ساتھ وعید ہے۔ تو وعید کے جتنے احکام ہیں
معنًی قضیۂ شرطیہ ہیں۔ گویا یوں فرمایا گیا کہ عاصی
اگر اصرار کرے اور تائب نہ ہو اور شفاعت
وغیرہ معافی کی وجوہ بھی نہ پائی جائیں اُس
حالت میں اُس پر عذاب ہوگا۔ تو ان شروطِ
عذاب میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے
کی وجہ سے عذاب نہ ہو تو معاذ اللہ اس سے
کذب لازم نہیں آتا۔ یا یہ کہا جائے کہ اُن
آیات سے مراد، وعید وتخویف کا انشا فرمانا ہے
نہ حقیقۃً خبر دینا۔ تو کذب کا اصلاً دخل نہیں۔
امام قاضی عیاض نے ابن حبیب اور اصبغ

بن خلیل اثناء نازلة تتضمن
الوقوعَ والعياذ بالله في الجناب
الالٰهي مانصه أيُشتَم ربٌّ
عبدناه ثم لا ننتصر له
انا اذاً لعبيدُ سُوءٍ وما نحن
له بعابدين وذكر
الانشريسي في معياره حكى
ابن ابي زيد ان الرشيد
سأل مالكا عن رجل
شتم وذكر النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم
وان فقهاء العراق أفتوه
بجلده فغضب مالك
وقال يا امير المؤمنين
مابقاء الامة بعد
نبيها من شتم الانبياء
قُتِل ومن شتم الصحابة
ضُرِب والله يمنّ بحسن الاتباع ؛
ويحفظنا من الزيغ والزلل
وسوء الابتداع ؛ ونرجو من
فضل الله ووعده ؛ النجاة من الوعيد

بن خلیل سے ایک واقعہ کے بارے میں
جس میں کسی ناپاک نے تنقیصِ شانِ الٰہی
کی تھی نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا۔ کیا وہ رب
جس کی ہم عبادت کرتے ہیں گالی دیا جائے
اور ہم انتقام نہ لیں جب تو ہم بہت بُرے
بندے ہیں اور اُس کے پُوجنے والے ہی
نہ ہوئے۔ انشریسی نے اپنی کتاب معیار میں
ذکر کیا کہ ابن ابی زید نے نقل فرمایا خلیفہ
ہارون رشید نے امام مالک سے اُس شخص کے
بارے میں سوال کیا جس نے بدگوئی کی اور
اُس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نامِ پاک لیا،
اور یہ کہ فقیہانِ عراق نے اُسے کوڑے مارنے کا
فتویٰ دیا ہے۔ امام مالک یہ سُن کر غضبناک
ہوئے اور فرمایا امیرالمؤمنین جب نبی کی
تنقیصِ شان کی جائے تو پھر امت کی زندگی کیسی۔
جو انبیاء کو بُرا کہے وہ قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو
بُرا کہے اُس کے لیے کوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
اچھی پیروی دے کر احسان فرمائے۔ اور ہمیں
کجی اور لغزش اور بُری بدعتوں سے بچائے۔ اور
اللہ تعالیٰ کے فضل اور وعدوں سے ہم اُمید
کرتے ہیں کہ جو وعیدیں اُس نے اپنے عدل سے

ع رجلُ سَوءٍ بالفتح: اي رجلُ فسادٍ ق ۱ ص ۱۷۵ – لسان

بعدلہ ؛ بجاہ المشفع یوم العرض والقیام ؛ خاتم الانبیاء والرسل علیہ وعلیھم افضل الصلٰوۃ والسلام ؛ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ الھادین المھدیین ؛ ومن اقتفی اٰثرھم الی یوم الدین ؛ رقمہ حلیف العجز والتقصیر ؛ المفتقر لعفو ربہ القدیر ؛ عبدہٗ محمد العزیز الوزیر ؛ الاندلسی اصلا والتونسی مولدا ومنشأ والمدنی قرارا ثم بفضل اللہ مدفنا تحریرا فی ۵ ثانی ربیعین سنۃ ۱۳۲۴ھ

مقرر فرمائی ہیں اُن سے ہمیں نجات بخشے، اُن کا صدقہ جو پیشی اور قیام کے دن شفاعت قبول کیے گیے اور انبیاء و رسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ اُن پر اور سب پیغمبروں پر بہتر درود و سلام اور اُن کے آل و اصحاب پر کہ راہ یاب رہنما ہیں اور قیامت تک اُن کے پیروؤں پر۔ اسے لکھا اُس نے جو عجز و تقصیر کے ساتھ دوستی کا عہد باندھے ہے اپنے رب قدیر کی معافی کے محتاج، بندۂ خدا محمد عزیز وزیر نے جس کے آبا و اجداد شہر اندلس کے ہیں اور تونس میں پیدا ہوا اور مدینہ طیبہ کا ساکن ہے پھر بفضل خدا یہیں دفن ہوگا۔ مرقوم ۵ ربیع الآخر سنہ ۱۳۲۴ھ۔

صورۃ ما سطرہ من فی العلم تصدر ؛ وفی الدرس تقرر ؛ ودقق النظر ؛ وورد وصدر ؛ بتوفیق من القادر ؛ الشیخ الفاضل عبد القادر ؛ توفیق الشلبی الطرابُلسی[عہ] الحنفی ؛ المدرس بالمسجد الکریم النبوی ؛ منحہ اللہ تعالٰی من فیضہ القوی ؛

تقریظ اُن کی جو علم میں صدر بنے اور مدرس ٹھہرے اور غور کیا اور مدارکِ علم میں آمد و رفت کی قدرت والے کی توفیق سے حضرت فاضل عبد القادر توفیق شلبی طرابلسی حنفی مسجد کریم نبوی میں مدرس اللہ تعالٰی انہیں اپنے فیضِ قوی سے عطا دے۔

عہ طرابُلس بفتح الطاء وضم الباء و اللام ت ۱۳۳۸ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وحدہ ؛ والصلاۃ والسلام علی من لانبی بعدہ ؛ وعلی الہ وصحبہ ؛ واتباعہ وحزبہ ؛ **اما بعد** فاذا ثبت وتحقق مانُسِب لھٰؤلاء القوم وھم غلام احمد القادیانی وقاسم النانوتی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الانبھتی واشرفعلی التانوی واتباعھم مماھو مبین فی السؤال فعند ذلك یحکم بکفرھم واجراء احکام المرتدین علیھم و ان لم تجرِ فیلزم التحذیرُ منھم والتنفیر عنھم ؛ علی المنابر وفی الرسائل ؛ والمجالس و المحافل ؛ حسما لمادۃ شرھم ؛ وقطعا لجرثومۃ کفرھم ؛ و خشیۃً من ان تسرِی روح الضلالۃ فی العالم ؛ من مؤمنی بنی ادم ؛ وانما قیدنا بالثبوت والتحقیق لان التکفیر فجاجہٗ خَطِرۃ ؛ و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سب خوبیاں ایک اللہ کو۔ اور درود وسلام اُن پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور اُن کے آل واصحاب و پیروان وگروہ پر۔ حمد وصلاۃ کے بعد جب کہ ثابت ومتحقق ہوا جو ان کی طرف نسبت کیا گیا اور وہ غلام احمد قادیانی اور قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور اُن کے ساتھ والے ہیں اور وہ جو سوال میں بیان ہوا تو **بیشک یہ اُن کے کفر پر حکم کرتا ہے** ۔ اور یہ کہ مرتدوں کا جو حکم ہے یعنی حاکم کا ان کو قتل کرنا اُن پر جاری کیا جائے اور اگر یہ حکم وہاں جاری نہ ہو تو واجب ہے کہ مسلمانوں کو اُن سے ڈرایا جائے اور اُن سے نفرت دلائی جائے منبروں پر اور رسالوں میں اور مجلسوں اور محفلوں میں، تاکہ اُن کے شر کا مادہ جل جائے اور اُن کے کفر کی جڑ کٹ جائے اس خوف سے کہ کہیں اُن کی گمراہی کی روح اسلامی دنیا کی طرف سرایت نہ کرے۔ اور ہم نے ثبوت وتحقیق کی قید اس لیے لگادی کہ تکفیر کی راہوں میں خطرہ ہے اور

مهايعه وَعِرَة عه ؛ لم تسلكه ساداتنا العلماء الابنور الاثبات ؛ والاعتماد على قواطع براهين الائمة الاثبات ؛ لا بمجرد تخمين واخبار ؛ مرتقبين يوما تشخص فيه الابصار ؛ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد و على اٰله وصحبه وسلم امر برقمه العبد الضعيف عبدالقادر توفيق الشلبي الطرابلسي ؛ المدرس الحنفي فى المسجد النبوى -

اُس کے راستے دشوار گزار ہیں، ہمارے سردار علماء راہ تکفیر اُس وقت چلے ہیں جب کہ نور ثبوت پایا اور ائمۂ مجتہدین کی قطعی حجتوں پر اعتماد فرمایا نہ مجرد اندازے اور خبر سے، اُس دن کا خوف کرتے ہوئے جس میں آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی۔ اور اللہ تعالےٰ درود وسلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے آل واصحاب پر- اس کے لکھنے کا حکم دیا بندۂ ضعیف عبدالقادر توفیق شلبی طرابلسی نے کہ مسجد نبوی میں حنفیوں کا مدرس ہے۔

عه وَعِرَة : وَعِر صیغۂ صفت ہے۔ تا لگا کر جمع کے لیے استعمال ہوا۔ جیسا کہ اسی کے ہم معنیٰ الوَعِر سے تا، لاحق کر کے جمع کے لیے استعمال کئے ہیں۔ تاج العروس میں ہے المضایق الوعرة بالتسکین - ۱۲ن